ومن یشرک بالله فقد حرم الله علیه الجنة

الحمد للعزیز العلام که رساله قامع الشرک والبدعات و ماحی المضلین المسمیٰ



حسب فرمایش شیخ محی الدین صاحب تاجر کتب زاد الله منته و علمه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزار ہا شکر اس خداوند واحد کا جسنی محمد رسول اللہ کی واسطے و وسیلے سے ہمکو لا الہ الا اللہ کے
معنوں سے آگاہ کر کفر و شرک کی ظلمات سے بچایا اور توحید کے سیدہی راہ پر چلایا اور درود و سلام
اوس سولون کے سردار پر جسنی محمد رسول اللہ کا مضمون ہمین تعلیم فرما کر بدعتی بناوٹی آبائی مذہب
و رسمون سے نکالکر پاک سنی بنایا اور انکے آل و اصحاب پر اور جمیع احباب پر جنکی کوشش
سے سنت و ہدایت کی بنا مضبوط ہوئی اور بدعت و ضلالت کی بیخ و بنیاد کہد گئی اما بعد
خدمتمین اہل انصاف و یقین و تحقیق کرنیوالی مسائل دین کے بندہ گنہگار خاکسار نعلین نعال رسول الثقلین
قاضی محمد حسین ساکن اجرا اضلاع مالوان عفی اللہ عنہ کی التماس یہہ ہے کہ اس سال مین جو
۱۲۸۱ ہجری ہے احمد نگر مین وعظ کا بڑا چرچا ہوا اکثر لوگ راہ راست کیطرف رجوع ہونے لگے تھے
سو بعضے حق پوش گندم نما جو فروش از مانع الخیر بنکر وعظ موقوف کرنے کے لئے بڑا زور و شور
مچایا و رانکی خبرین مختلف سننے مین آتی تھین مگر جب خود حضرت پیر و مرشد راہبر و راہنما حضرت
مولوی نور الہدی صاحب کے تحریر سے تحقیق ہوا تو معلوم ہوا کہ مخالفون نے ایک بیچ مین
وس جہوٹھہ بلا کر مسلمانون کے دلونکو وحشت زدہ و پریشان کر رکہا تھا اور اس اثنا مین فتح کے
نقارچیون سے کئی سوال و جواب تحریر و تقریر سے ہوئے جانا کہ ان سبکو قلمبند کر رکہے تا شک مسلمانونکا
رفع ہو اور تہمت و افترا جہوٹھہ انکا دفع ہو جب اصل اس فساد کا بیجا دیکہا تو مسئلہ ما اہل

لِغَیرِ اللّٰہِ بہ و نذر لِغَیرِ اللّٰہِ و زیارت قبور وغیرہ کا اس عاصی نی حضرت ممدوح سی اون
مسایل کو لیکر اسمین شامل کیا اور اسکا نام منجی المؤمنین من کید الحاسدین اور جواب
سوال کا رسالہ جدا اسکا نام دفع البہتان فی رد وساوس الشیطان رکہا الحق یہہ
دونون نسخی عجیب نافع و شک بہتان کے دافع ہین اہل توحید و سنت کی لئی مشارق الانوار و
بدعتیون کی حق مین حارق الاشرار ہین اس طوفان بی تمیزی مین اسکا مطالعہ وسیلۂ نجات
اور ایسی وقت پر آفت مین اسکا پاس رکہنا تعویذ دفع اتہامات ہی جو مسلمان اسکو نظر تحقیق سی
دیکہیگا اوسکا شک و شبہہ بالکل دفع ہوگا اور مکارون کا مکر اور حاسدونکا حسد اور حق پوشون
کی جعلسازی فتنہ انگیزی و شرر ریزی سی بخوبی واقف ہوکر مسلمانون کی بدگمانی سی بچیگا اور
اپنا ایمان فریبیون کے ہاتہہ سے بچائیگا اسواسطے کہ آخری زمانہ ہی اسلام اور اہل اسلام
ضعیف ہین بدعتیون کی دہوم ہے سنیون پر تہمتونکا ہجوم ہے وَاللّٰہُ یَہْدِی مَنْ یَّشَاءُ
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ بات یہہ ہی کہ اندنون مین چند نفسانی لوگون نے حقانیون پر کئی تہمتین
باندہکر رہزنِ طریق ہدایت و پیشوائی راہ ضلالت کی ہوئی اور بعضے کور باطنون نے واسطے فریب
دینے عوام کے اور تفرقہ ڈالنے درمیان دین اسلام کے رسالہ نویسی شروع کی اسکا نام ردّ وہابیہ
رکہا اسلئی کہ جعلساز خفاش منشونکو نور ہدایت سی تکلیف ہوتی ہی اور فسق و فجور کی ظلمت کی رواج
پانے سی سرور اسواسطی نہایت پیچ و تاب کہاکے نور ہدایت کو بجہانے کے درپے ہوتے ہین اور
ابلہ فریبی کو قابلیت سمجہکر نافہمون کی راہ مارتے ہین شاہِ راہ سنت کی چہوڑ اکر بدعتون کی تنگ گلیون
مین پہنساتے ہین بعضے ملحد صوفیون کے لباس مین چلہ پرستی کی جواز کا رسالہ لکہتی ہین کتنی جاہل عالم
نما ناواقفونکو شبہہ مین ڈالتی ہین اور شب و روز ملت بیضا کی انوار کو بجہانے مین مصروف رہتی ہین
اگر کوئی سنی سنتون کے رواج دینے اور بدعتون کے مٹانے پر مستعد ہووے تو وہی دین کے دشمن شک
و وہم کے کانٹی راہ مین بچہاتے ہین کچہ ہیچ چند انہ و کا ؤکاؤ غوغا نا حق مچاتے ہین جیسا بوم
کو آبادی نہین بہاتی اوسیطرح ان الو دنکو دین کی آبادی خوش نہین آتی نظم

دیکہکر تابان مہدے کو | جل گئے وارثان سفیانی | حق مین آل نبی کے منبر پر
بیٹہے جہک مارتے ہین مروانی | دین کے دشمنونکا خانہ خراب | جنسی اسلام کی ہے ویرانی

بر جگر گوشۂ رسول پہ اب
ہند کی رسم پر ہین قربانی
انکی شادی ہی شرک و بدعت مین
دل مین سب کفر و شرک پنہانی
حق کی طاعت کو جاننا دشوار
آپ کہلانا حاتم ثانے
شاہ جیلان کے امر سے بیزار
نہین بہاتی ہی وضع ایمانی
خارجی کا سا سید دین سے بغض
رکہنا عشق کلام ربانے
ذکر اور فکر اسقدر کرنا
بے حجابانہ رہنا نورانے
سبکو مصحف سنانا اور حدیث
گبر سے لے کے تا بہ نصرانے
اور امرا جو دشمن اسلام
بانی جنگی بہادری خانی
کرتے ہی انکو حال ملائے

ظالمون کی ہی تیز دندانی
جمع ہو یہہ فریق تفرقہ کیش
پیر او نہین کیا غم مسلمانی
نام عبد النبی غلام علی
غیر کو پوجنا بآسانی
دین مین کوڑی ہی خرچ ہووے تو
نام کیا ہے غلام جیلانی
انکا سب قول فعل اور تقریر
رافضی کیسی تہمتین لانی
ذکر اللہ پاک کا ہر دم
کہ ہو تحصیل حب ایمانے
شرک و بدعت کو توڑ کر ہر دم
خواہ ایرانی ہو کہ تورانے
بچنا پیر و فقیر و ملا سے
دین کے گہر کی اونسے ویرانے
اون پہ مرتے ہین شیخ اور ملا
ہیت ملا تو اور ملانی

یہہ جگر خوار سید الشہدا
کی عجب دین کی پریشانی
جیسے ہی لا الہ الا اللہ
کام دیکہو تو ساری شیطانی
مال کر صرف شرک بدعت مین
کہنا لا تسرفوا ہمیخوانی
پیر او نہین سنت رسول سے ضد
ہی سراپا فریب شیطانی
ہی طریق اتباع مصطفوی
نقش دل کرنا وعظ قرآنی
پہاڑ کر ہر حجاب ظلمت کو
کرتے ترویج دین حقانے
دین پر کرنا خلق کی دعوت
کہ یہہ تینون مین آفت جانے
انکی دولت مین ہر مخالف دین
کیا کہون انکی مرثیہ خوانی
جو علما کہ ان بدعت پسند کے

مجتہد اور طرفدار ہین اور جو مشایخ و فقرا کہ انکے پیر و ولی ہین انکا حال نیز کہل گیا ہے کہ کیسی کیسی جعلسازیان کرتے ہین اور اپنے مطلب کیوقت بل کا باڈن کتے بر اور نیم کی چہال گلو پر جاتی ہین کسی نے نواب کو منطق کی زور سے انگوری شراب کے سوا سب شرابین حلال کر دیا ایکنے حکم دیا کہ تمسے روزہ رکہا نہین جاتا تو روز دس روپیہ کفارہ دیا کرو اور روزہ مت رکہو ایک نے کہا حج کے سفر مین بڑی زحمت ہی دو ہزار روپیہ کسیکو دیکر نیابتاً حج کروا لو ایکنے ایک جسیم امیر کو بسبب مٹاپے کے روزمرہ نماز ادا نہونے کے سبب آٹہہ دن کی نماز ایکدم پڑہنے کی اجازت

دیا ایک نے پیر پر بار بنا کلمہ لا الہ الا اللہ عظیم جا بجا ظل اللہ پڑہا اور معاذ اللہ رسول اللہ کے معنے قلتبان
بتایا اور ایک نے شطر المسجد الحرام کے معنے شطرنج فقط مسجد مین حرام ہی کہا ایک صدر کو نئی
خیالی نے دل بہلانے کے لئے ورق الخیال کا شربت امیر امرا کے لئے مباح کہا ایک شتر مرغ کی
خاصیت والی نے اس ملک کو دار الحرب ٹہراکر بیاج کہانے کا فتوی دیا ایک آدہے تیتر آدہے
بٹیر نے حاکمان زمان کی خوشامد سے مسٹر ملبیٹ کو روبرو حضرت بی بی مریم کو لاکہہ درجہ حضرت
فاطمہ سے فضیل کہا اور پہر اوسی نے غلام علی رافضی کی خوشامد مین کہا کہ نفیس علی اگر حسین کے زمانے
مین ہوتے تو حسین کی جوتیان بغل مین دابکر رکاب مین دوڑتے کسی قاضی عقل کے دشمن نے
امیر کی خوشامد سے جو اوسنے ایک عورت کماشتی کو بلا نکاح اپنے گہر مین رکہا تہا کہا کہ کافرہ کے
زنا ثابت نہین ہوتا اور ایک مجتہد ثانی نے آدمی کے ہاتہ پاؤن کٹے ہوئے پر نماز جنازہ فرض
کہا کسی حاضر الوقت نے پوچہا کیا حضرت ختان کے جہڑے پر بہی کہا ہان جی ہان اور بیر جو خو کی شراب
ہوتی ہے اسکو البیر کماء البیر کہا اور ستہ شوال کے روزونکو حرام کہا اور ایک نے بے شہود
نکاح کو درست بتایا ایک نے کہا ملا علی قاری نے جنکا راجہ نجوم کے معتقد کو کافر کہا ایک خارجی نے
کہا کہ حسین اپنی سرکشی سے آپ مارے گئے اور قیامت تک کا فساد چہوڑ گئے ایک نے شاہ عبد العزیز کو
جنکو عرب کے علما شمس الہند لکہتے ہین انکی تفسیر مین وَمَا اُھِلَّ لِغَیرِ اللّٰہِ کی تفسیر سے خفا ہوکر وہابی
کہہ بیٹہا ایک بڑے حضرت کے گہر چہٹے ہوئے سے کسی نے پوچہا یا حضرت کیا یہہ رسم درست ہے جواب
دیا کہ درست تو نہین مگر جو عورتین منع کرین تو کلمہ کفر بکتی ہین ایک سلطان الواعظین نے پیسور کے
راجا کے پاس سورہ بقر مین سے گائے کی فضیلت بیان کرکے دو ہزار روپیہ لیا ایک نے کسی امیر
کی بہن کی ہنڈیون کو جو کسی پیر کی نیاز کی بناکر بانٹتے تہے اسکو حضرت کے فلاخن کے پتہر کی نسبت
دیکر جواز فرمایا اور پہار راجا کی دربار مین کہا کہ گلال اڑانا وَمَا رَمَیتَ اِذ رَمَیتَ سے ثابت
کردیتا ہون ایک حقہ پینے والے مولوی نے حقے کے پانی سے وضو درست کردیا ایک ناس لینے والے
سنیاناس نے قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے ناس لینا ثابت کردیا ایک نے لَا تَقرَبُوا الصَّلٰوۃَ کی آیت سے
نماز پڑہنی منع فرمایا ایک امام نے تین منبردارون کی خوشامد سے صحف ابراہیم و سلیمان و موسی پڑہا ایک
قادریہ طریقے والے پیر پرست نے حضرت پیران پیر کی تعریف مین بے اصل نقلین و روایتین تراشکر

کتاب الٰہی ہی کہ حضرت پیر کی گیارہوین کی کہانے کی ہڈی کو کتوں نے ایک گنہگار کی قبر پر لا رکہا تو عذاب
موقوف ہوا اور حضرت شیخ نے عزرائیل کو طمانچہ مار کر روحون کی زنبیل چہین لی سو لاکہون مُردے جی اُٹہے
عزرائیل نے خدا سے فریاد کی تو جواب ملا کہ تو نے اُس سے کیون چہینی کی وہ جو چاہے تو سب مُردونکو جلا دے مین
مقدر مین کچہہ نہین لکہا اور حضرت پیر نے ایک بانجہ کے حق مین اولاد کی دعا کی جواب پایا کہ اسکی نصیب
بچہ نہین یہہ سنتے ہی جذبہ مین آکر فرمانے لگے کہ تو نہین دیتا تو مین نے اوسے سات بیٹے حسنے
نادر مین بہی نادر تو نے نہ دیا مین نے دیا اور حضرت پیر کے ایک مرید پر عذاب قبر ہو رہا تہا حضرت نے
منکر نکیر کو لاٹہی سے ہانک دیا انہون نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی تو حکم ہوا کہ دوزخ کے شعلون سے اسے ڈرا
جب شعلے لے آئے حضرت نے غصے کی نظر کی تو فرشتون کے پر جل گئے ایک مداری فقیر نے کیف کا پینا ا
کیف سے نکالا ایک مشایخ موسی سہاگ کے فقیر نے آسمان کیطرف جوتا پہینک کر پانی برسانے کی رسم
معتبر ہے ایک مشایخ سگ پرست کتے کے بچہ کو سامنے رکہہ کر نماز پڑہتا اور لا صلوٰۃ الا بحضور
الکلب کی سند بتاتا ایک زانیون کے پیر نے خرچی اور ناچ کی مزدوری کو پاک حلال کہا کہ یاد رکہو
یہہ بانیان اپنی آبرو بیچکر پیسہ لیتی مین اور ناچ تو محنت ہی اور شرع والے زنا ناحق ہی حرام و زنا
اور چیز ہی کسبی اصنی خرچی دینے والا راضی یہہ ایجاب قبول ہو خرچے گویا مہر ہے اسکے گہر والے شاہد ہوئی تو
عند اللہ نکاح ہی حرام نہین نعوذ باللہ من شرار العلما والاحبار والرہبان یہہ علما و فقرا
بدعت پسندون کے مجتہد و پیر مین یہہ حضرات بدعت پسندی کے سبب اور صلح کل کے مذہب کے باعث سنت جماعت
ہی رہے بلکہ اونکے جمہور و اجماع سے کوئی انکو شریعت کا منکر یا نبوت کا دعوی کرنیوالا یا پیغمبرون کی اہانت
کرنیوالا یا مسئلہ بدلنیوالا یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے کے سبب کافر یا رافضی یا خارجی یا
بدمذہب یا منکر ائمہ یا نیا مذہب بنانیوالا نہین کہتا اور نہ کہیگا بلکہ یہہ لوگ ہزارون نادیلون سے انکی عیب
ڈہانپ ہی دیوین گے اور توحید و سنت پر چلنے یا چلانیوالونکو غریب و بے وسیلہ جانکر وہابی کہینگے
آفرین و شاباش ہی ان تعصب و حق ناشناسی پر تو خدا سے شرماوین کہ دیندار بے وسیلہ نہین بلکہ
وسیلے احکم الحاکمین و سید المرسلین ہین اوسکے انتقام سے خوف کرین اور حضرت کی روح مبارک سے شرماوین
یہہ لوگ فقط جاہلون کے عالم بنے کو مرتے ہین اور پہاڑ کہود کر چوہا نکالتے ہین کہ وہابی کی کتاب بنا کر جاہلون
کے سامنے پڑہتے ہین یا ایہا الفرکہ واحد بدنہ بہرکہ فی مکان دھرکہ فین ان برفقہ محمد حسین

سے چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا بہ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا وجاہل بیچارے کیا جانیں
پس عربی عبارت پر اور بڑے پھرون پر غش میں انکی استحالیت و ر لسانی پر انکو تاثیر انطل یو ق جانتے ہیں
پر بنگلونی میں بڑی تاثیر ہے بحول اللہ وقوتہ انکی کہنے سے حق کا باطل اور باطل کا حق نہوگا دیندار تو لوگون
کو خدا اور رسول کیطرف بلاتے ہیں دنیادار انکو حاکمون کے پاس بلواتے ہیں فیہ دو تو اوس شاہنشاہ عالیجاہ کی بارگاہ
کے سامنے جانے کے ڈر کو یاد کرین یہ تو جاہلانہ سنت ہے کہ اپنی بات پر دلیل نہیں بتا سکتے تو کہسیانے ہوکر
حاکمون سے ذلیل کرواتے ہیں دیندار تو اس ذلت کو عین عزت و وسیلہ نجات جانتے ہیں دیندار خدا سے عزت
چاہتے ہیں اور دنیادار بندون سے دیندار خدا کو رزاق جانتے ہیں دنیادار امیرونکو یہہ خدا و رسول و صحابہ
و مجتہدونکو بڑا جانتے ہیں اور وے باپ دادا کو یہہ دنیا کی ذلت کو عزت جانتے ہیں اور وے دنیا ہی کی عزت
کو غنیمت سمجھتے ہیں یہہ خدا کی راہ میں جان و مال کو حقیر جانتے ہیں وے جان و مال کو ایمان سے عزیز تر سمجھتے
ہیں یہہ جان دینے پر مستعد وے جان چراتے پھرتے ہیں یہہ جام شہادت کے طالب وے غلبہ دنیا کی راغب انکا
توکل خدا پر اور انکا گھمنڈ ز ر پر یہہ اجماع امت کو جماعت جانتے ہیں وے بدعتیونکو اجماع سمجھتے ہیں یہہ تو احکم
الحاکمین تک رسائی کہتے ہیں وے فقط حاکمون تک پہنچے جاتے ہیں ان مظلومون کے آہ عرش کے پار اور ان ظالمون کے
دوڑ مجسٹریٹ کا دربار یہہ رسول اللہ کے طریق پر چلتے مرتے ہیں وے طریقہ محمدیہ کے نام سے کٹتے ہیں یہہ آخرت
کی رسوائی سے کانپتے ہیں وے دنیا کی بیعزتی سے بہاگتے ہیں یہہ عاشقان بدنامی کے شائق وے بوالہوسان
نیکنامی کے عاشق یہہ سنی رسول و اصحاب و تابعین کے تابعدار وے بدعتی بڑے لوگونکے خوشامدی طرفدار انکا
دین نبوی انکا دین آلوہی انکا فرمانا خدا ہی من گفت انکا بکنا بابائی من گفت یہہ کہتے ہیں خدا کا حکم
رسول کی معرفت سے آیا وے بہی بولتے ہیں سچ تو ہے مگر گھر سے خط گھر سے آیا انکا قول سمعنا و اطعنا و انکا
سمعنا و عصینا انکا عمل وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا انکا
عمل ما وجدنا علیہ آباءنا پر انکا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انکا کلمہ لا الہ الا اللہ باپ
دادا رسول اللہ یہہ کام کے سچے مسلمان وے جہوٹے نام کے مسلمان انکا دستور العمل حدیث و قرآن انکا مطلب قلبی
و نان یہہ عبد القہار وے عبد الدینار انکی سند فقہ و حدیث و آیات قرآن انکی دلیل دو تا بیہ و رسالہ
مولوی خلیل الرحمن انکی شریعت رسول اللہ کا قول و فعل انکی شرع بزرگون کے رسومات سند و عمل یہہ محمدی
طریقے پر مرتے ہیں وے محمدی کے نام سے چڑتے ہیں اس سبب سے یہہ انکے پاس وہابی ٹہرے وے انکے نزدیک

ہوائی ہربانی ہوتی قبرونکو پوجنے والی اور سجدہ کرنیوالی تریدون سے سجدہ لینیوالے جلد پڑھنے والی کا فرون سے مشابہت کی کام کرنیوالی تا بہتہ پر کنگن منہہ پر سہرا الشکار سواسی شہرہ ہونے والے نہ ملحد بنتے منکر رسول نہ بدعتی بلکہ وہی آپ اپنے کو بڑے مسلمان رسول اللہ کے بڑے معتقد یعنے حنفی و سنی جانتی ہین اور شرک و بدعت کی رسمونکو دینداری جانکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر شتر بے مہار بفراغت تمام ہزارون کام کلمے کو باطل کرنیوالی کرکے اپنی منہہ سی میان مٹہو مسلمان بنتی ہین اونکا حال ان نمازیون جیسا ہی **نقل** ہے کہ چار نمازیون نے کبہی یہ سنا کہ نماز مین بات کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے یہہ سنکر کسی مسجد مین گئے ایک امام بنا مین مقتدی تکبیر تحریمہ کے بعد ایک مقتدی نے کہا اپنی پاس والے سے کہ نماز مین بات کرنے سی نماز فاسد ہوتی ہے دوسرے نے کہا ہان تیسرے نے کہا چپ ہوا امام صاحب فرمانے لگے مین نے اب تک بات نہین کی اور چارون ابہی اپنی کو نماز مین جانتی تہے **نقل** ایک بیچارا آٹا گوندہ رکہکر نماز پڑھنے لگا اتنے مین کتا آکر آٹا کہانے لگا یہ بیچارا حیران تہا کہ نماز توڑتا ہون تو مشکل آٹا کہانے دون تو مشکل انا اعطینا کا سورہ پڑہ رہا تہا سو وانحر کی لفظ کو زور سی وانہر بڑہا بڑہ کا آواز سنتی ہی کتا چلا گیا یہ بیچارا خوش ہوا کہ آٹا اور نماز دونو بچے مثنوی نگین کے بیتیں

احمقی ہین وہ سبہون سے بیس تہا
یعنے جسدن آپکو خوش باز نگا
گہر گیا ایک آشنا کے ہو سوار
نیند مین سائیس بہی جو دہو گیا
لیگیا گہوڑی کو کوئی کہو لکر
تب میان ہنسنی لگا دم توڑ توڑ
دستخط پر کچہہ اضافہ کیجئے

روز اول ہی و لیکن دستیار
فرد اضافی کی اوسنی ان لاؤ نگا
تہی سر رہ یک جگہہ اوسکے دکان
سر کے نیچے ہاتہہ دہر کے سو گیا
جاکے کوٹہے پر کہا کیون جی میان
پس کہا سائیس نے یہہ ہاتہہ جوڑ
حمق اچہی ہی کچہہ ابہی تکمین نہین

ذکر ایک گہوڑی پہ یک سائیس تہا

یہہ کیا تہا اپنے آقا سی قرار
اتفاقاً اسکا آقا ایکبار
اسکے اوپر چلکے بیٹہا دہ جوان
اسکو میزان خرد مین تو لکر
چہوٹ کر گہوڑا اپنے آیا یہان
آپ پہلے خوب سا ہنس لیجئے
دیکہہ تو اس حال مین ہے یا ہنس نہین

جیسا انہون نے نماز مین بات کرکے اور اوسنی وانہر کہہ کر اپنی نماز کو درست سمجہا اور اس احمق سے گہوڑا اکہوکر تنخواہ بڑہانی چاہا ایسی ہی یہہ لوگ بہی بدعتی کی کام کرکے اپنی کو خالص دیندار سنی سمجہکر خدا کی مغفرت اور رسول کی شفاعت کے امیدوار ہین سبحان اللہ مسلمان ہون تو ایسی ہون نعوذ باللہ اگر یہان پر جہانگیر بعد منہہ پر دربان کر ہین سنو صاحبو محمد رسول اللہ کا امتی طریقہ محمدی کا مخالف ہرگز نہوگا کیون کہ مسلمان

کتاب و سنت کی پیروی پہلی ضروری ہے یہ ظاہر ہے کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین و کل اولیاء اللہ کا
یہی طریقہ اور عقیدہ تہا اور اب بہی اکثر علماء عرب و ہند و سندہ و بخارا و کابل و تبت بلکہ
اجماع اسی بات پر ہے یہ عجب ہے کہ بعضے لوگون کو آیات و احادیث کی سند بتاؤ تو کہتے ہین کہ فقہ کی
سند بتاؤ ہمکو قرآن و حدیث کی سمجھہ نہین ہے جب فقہ کی سند بتاؤ تو دلائل عقلی و تاویلات رکیکہ سے
اسکو باطل کیا چاہتے ہین اب کوئی دوسری دلیل کہان سے لاوے کہ انکو بتاوے انہون نے علم منطق
از بر کیا ہے کہ منطقی تقریرون سے حق کو باطل اور باطل کو حق کہتے ہین غرض نفسانیت و حسد و بغض کے غلو
سے ہر صحیح بات کو باطل کرنا واجب جانتے ہین غرض انکی یہہ ہے کہ اپنی بات بنجاوے اور حقانی لوگونکی
بات کوئی ہیچ نمانے لیکن یون ہین نمانی تو مضائقہ نہین پر وہابی ٹہرا کر نماننا اس نقل کے مطابق
ایک بکری کا بچہ پیاسا ہو کر ندی پر گیا وہان دیکہا کہ بہیڑیا پانی پی رہا ہے یہہ غریب اورجا کر نیچے
کیطرف پانی پینے لگا بہیڑیئے بد ذات نے دیکہا سو اسے کہا جانے کا ارادہ کیا سو گہرک کر بولا کیون نے
پانی گندیلا کر ڈالا اوسنے عاجزی سے کہا کہ آپکو دیکہہ کر مین نے اسلئے نیچے کیطرف آکر پانی پیا تا آپکا اور
پانی میلا نہو بہلا نیچے کیطرف سے میلا پانی اوپر کیطرف کسطرح جاویگا بولا جب ادب منہہ زوری
کرتا ہے تو نے مجہے گالیان بہی دی ہین اس مسکین نے پوچہا کب بولا چہہ مہینے ہوئے اوسنے کہا خود عمر
میری چار مہینون کی ہے تب بولا ابی یہہ شوخی کرتا ہے ابے تو نہین تیرے باپ نے دی ہونگی اونکی
کہا قبلہ کہا جاتا ہو تو یون نہین کہا جائے الزام رکہکر کہانا کیا ضرور ہے نقل ایک بقال کی بکری کا
بچہ کتا لیگیا بنیئے نے بہیان اوسکے پاس کہول کے پوچہا کہ تیرا امیر الجہدین لین نہین تو نے کس حساب
سے میرا مال لیا کتے نے کہا ابے بنیا تو لاہو سے لاچار ہون پہ کہا تنے بہی مین تیرا نام نہین
ان گرگان معنوی کے ناحق بدنام کرنے سے اور سگان دنیوی کی ہتو ہتو سے لاچاری ہے نہین تو
انکے پاس وہابی کہنے کی کوئی دلیل معقول نہین ہے طرفہ تر یہہ ہے کہ جاہل زر سودیر شتون ابلہ فریبون
کے لبڑ دہون دہون سے عجب ہندیچی ہے کہ لنگڑے چونچے گنگے بولے زن مرید جنکو مسئلہ پوچہنے
کی گت نہ تحریر کی قدرت نہ تقریر کے طاقت نہ سننے سمجہنے کی قوت نہ بانکی قابلیت نہ علما کی مجلس کی لیاقت
سو وہی بیچی مقدمون مین بے اختیار رہا تہہ پاؤن جہاڑنے لگے کان کان غو غو سے ناحق
مغز تراشی کرتے ہین جو منہہ مین آتا ہے سو بکتے ہین کوئی کہتا ہے کہ حضرت پیر بر جان نقشبندی کی

کوئی کہتا ہی کہ شیخ سدو کی نیاز دہیر اگی کہو ہو تو بہی ہم حبث کرین گے کوئی بولتا ہی یارو وہابیو
نی تو بالکل بجز نیاز بند کردی تہی پر ہمارے تجربت نے رواج کہہ کر سب کہولدیا کوئی کہتا ہے
وہابی پہکر نہین چلتی کوئی ہو نکتا ہے کہ شفاعت کے منکر ہین کوئی کہتا ہے ساتہ شرب کا
بکرا اگر ذبح کوئی کہتا ہے مینہی صاحب نے کاجی کو بہی وہابی بناڈالا غرض خلل اندازون نے
دین مین عجب طرحکا رخنہ مچا رکہا ہے ؛ **اشعار**

راست گو حق پرست واعظ پر — یون چلین جون غلیل پر مزرد
کیا غضب ہے کہ بوجتے مین قبور — صاف کرنے وہان کو ع وکد
جو ان افعال بد کا مانع ہو — کوئی سنتی عاقبت محمود
نام اسکا رکہے ہین وہابی — جہوٹی گذرانین لاکے او سپہ ہو
مالدارون کو قبلہ جانین ہین — دیندارون کو بد کہین مردود

تمامی کتب اسلامیہ مین لکہا ہی کہ وہمی گمانی قرینون سی کسی مومن کے حق مین بدگمانی ثابت نکیا
چاہیئے اور جبتک کسی کی کلام مین احتمال خیر کا ممکن ہو شر پر احتمال کرنا روا نہین **سوال** بلکہ
فاسق رسمی مسلمان علانیہ فسق و فجور کرنیوالا باپ دادون کی رسمون پر چلنیوالا کسی مسلمان ظاہر الصلاح
پرہیزگار پر کلمہ کفر و احتمال بدی کی تہمت بلا بینہ شرعیہ کرے باوجودیکہ وہ مسلمان کفر و بدکاری
سی انکار کرتا ہو تو وہ تہمت لایق قبول کے ہے یا نہین **جواب** ایسا فاسق معلن مسلمان
ظاہر العدالت پر بے گواہ شرعی تہمت کرے تو مسلمانونکو باور نکرنا چاہیئے تنویر الابصار مین ہے
کہ گواہی یوہی کوئی کسی مسلمان پر مرتدی کی حالانکہ وہ منکر ہے تو اس مسلمان کا مزاحم نہوا جائے
کیونکہ اوسکا انکار صورت توبہ کی ہے **سوال** جن مسلمانون کے سامہنے وہ تہمت ظاہر کرتا ہی
اور وے مسلمان اوسکے منع پر قادر ہون تو ان مسلمانونکو کیا کہنا چاہیئے **جواب** اس مسلمان
ظاہر العدالت کی مدد کرنا اور اوس فاسق کو مقدور بہر منع کرنا کہ حقوق اسلام سی ہے حضرت نے فرمایا ہے
اگر مسلمان کی ذلت ہو کسے سامہنے پس مقدور ہوتے جو اسکے مدد نکریگا خوار و رسوا کریگا اوسکو اللہ
حاضران قیامت کے سامہنے اور فرمایا علیہ السلام نے جو اپنی بہائی مسلمان کی آبرو لینے والے کا مزاحم
ہوگا اسکے بچانیکا تو اللہ تعالے اسکو دوزخ کی آگ سی نگاہ رکہیگا **سوال** ایسی تہمت لینیوالے کے حق
مین کچہہ وعید ہی **جواب** حقتعالے نے سورہ احزاب مین فرمایا ہی جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین
مسلمان مرد و عورت کو نکو اس بابت جو انہون نے نکئے وہ کام البتہ بوجہہ بہتان اور بڑی ظاہر گناہ

کہلاتے ہین اور فرمایا علیہ السلام نے جو مشہور کرے مسلمان پر عیب تاکہ عیب دار کرے اسکو ناحق
تو عیب دار کریگا اوسکو اللہ تعالی اوسی عیب سے آتش دوزخ مین قیامت کے دن روایت کیا بیہقی نے
شعب الایمان مین ابی ذر رضی سے اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کہے کسی مسلمان کی حق مین وہ چیز کہ
نہین اوسمین تو ٹہراویگا اوسے اللہ تعالی دوزخیون کے دہوون کی گڑہے مین الفقیر ابوالدم المحابین
شیخزادہ عبد الغفار عفی عنہ اور ہم تو نادان ہین کہ سلف الون کی سنت ہمسی خود بخود ادا ہوتی
ہے دیکہو اگلی حاسدون نے بایزید بسطامی کو ان کی رفیقون سمیت بستی سے نکالدیا ذو النون مصری کو
طوق و زنجیر کرکے بغداد کی طرف ہانک دیا ابو سعید خراز اور سہیل بن عبد اللہ اور شبلی اور
سید احمد کبیر رفاعی اور امام ابو القاسم اور بخاری اور عبد الحق اور امام محمد غزالی اور قاضی
عیاض اور ابو الحسن شاذلی اور عبد اللہ بن زبیر اور حضرت امام اعظم اور حکیم الہی ثنائی اور شیخ
اکبر و صوفی سرمد اور بہت سے علما و مقتدا اور اولیا کو اسلام کے دعوے کرنیوالے حاسدون نے
کسیکو کافر کہا کسی کو ملحد ٹہرایا کسیکو زندیق کسیکو رافضی کسی پر کچہہ بہتان کرکے قتل و قید کروایا اور پہانسیان
دلوائین دُرّے مروائے شہر سے نکلوائے اور حضرت مجدد الف ثانی کی ساتہہ بدعتیون نے کیسی کیسی ازیتین
کین کہ کسے چارون مذہب کے مفتیون سے تنتیس فتوے انکے کفر کے لکہوائے ان بزرگوارون کو اس سے
کچہہ ذلت نہوئی کیونکہ وے مجبور اور مظلوم تہے ؏ جو راس در کا جہر باسے ہے
موت یہان عین زندگانی ہے ہم لوگ بہی تمہاری بدولت ان بزرگون کے جیسے مجبور و مظلوم
اور انکے غلامون مین ہین اسلئے ہمین بہی قید و اخراج سے کچہہ ذلت نہین بلکہ عین عزت ہے قید مین
گرفتار ہونگے شرک و بدعت مین انشاء اللہ بہینگے شہر سے نکالے جائینگے مگر سنت و جماعت سے
نہ نکلینگے قیدی ہونگے پر بدعتی نہونگے یہان کی طوق و بیڑی قبول ہے پر بدہی بیڑی حنفی طوق
نذر لغیر اللہ وغیرہ ہمکو نامقبول کیونکہ یہان کے قید و طوق بیڑی دروزہ و سہل و گذشتنی ہے وہان کی
قید و طوق و زنجیر ہمیشہ و سخت ہونے والی ہے اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ذٰلِكَ یزید یون نے بہت کیا
تو پانی حسینیون پر بند کردیا حسینیون نے آب کوثر کی امید پر بدعتیون کے کہنے کو نمان کر جام شہادت
پی لیا اونکی طرح ظہران کی حکومت پر انکی نظر عاقبت کی سلطنت پر تہی سنی حسینی ہین بدعتی یزیدی
ہین ظالم اور حقانی لوگونکا وعظ نفسانیونکو اسواسطے پسند نہین کہ حقانی کلام کی تاثیر سے فاسد لوگ

ہوشیار ہوجاتی ہین اور برے کامونسے باز آتے ہین نیک کامون کی طرف متوجہ ہوتے ہین بہت لوگ
کو نام رکہتی ہین کہ انہونے کبہی نیک کامون کی نصیحت کی اور بری کامون کی مذمت نہین سنا
یہہ کہنا اونکو دشوار و گران گذرتا ہی اپنی سرو بازاری کی ڈر سے رشک حسد کے مارے چند خدا
فراموشونکو اُلٹے تختے پڑہا کر اپنے ساتہہ لئے تہمتین تراشتے ہرتے ہین اور ایذارسانی کی درپے ہوتے
ہین تا سید بے راہ بتائے ہوئے ناصحون سے نفرت کرکے پہر جاتے ہی مسند مین آ ر جو حقگو کہ عوام
کی رسم و عادت کی خلاف باتونکو منع کرتے ہین یہہ لوگ ان لفظونکو کلمہ کفر ٹہراکر واہی تباہی بکتے
ہین ناحقانی لوگ ان الغرض نتیجے نتائجی دوستون اور دشمنونکے ہاتہہ سی تنگ ہو وین اور ان
حاکمونکو دہائی کا معنا دنگی باز فتوری سمجہاکر غیر واقعی باتون کی نمک مرچے لگاکر فسادی ٹہراتے
ہین تاکہ کہین ٹہرنے نپاوین سبحان اللہ ان بیرپا بالعون سے بچہ ہین ہین آیہ شریفہ اَرْضُ اللّٰہِ
وَاسِعَةٌ شاید ملاسی نہین پڑہا اسپر جاہلونکے خیر خواہ بہتان کرتے ہین کہ یہہ دہائی قرآن کے معنے
اُلٹے کرتے ہین اور ہمکو بہکاتے ہین وہی نادان اونکی جبہ و دستار پر انکو سچ کہنے والے جانتے ہین
اور راہ و رہی بہسل پڑتے ہین خبر کیجے لوگ اون خناسونکے بکنے چپڑے طمعدار باتونپر فریب
کہا جاوین یا انکی دیکہونسے ڈر ہو کے ہوکر انکی سے گانے لگین تو خدا اور رسول کا کیا بگڑا اور یہ
نصیحت کرنیوالونکا کیا نقصان ہوا مرید و شاگرد اگر پہر گئے تو پیر و استاد کا کیا بگڑا ایسا ایسا نذر آتی
اول ہی سی نہ لیتی تہی جو مفرر ہنی رانون مین خلق کی لاحق کہوجاتے اور حضرت سے کتنے منافق ہو گئی صحابہ
اور اہلبیت سے کتنے رافضی و خارجی ہو گئے اماموں سے کتنے بیدین ہل گئی لیکن خدا نخواستہ اون
حضرات کو کچہہ نقصان نہوا اُلٹا اونہین کا نقصان ہوا جو نصیحت نمانا اور سچی نصیحت کرنیوالون سے
پہر جانا گویا قرآن و حدیث و فقہ سی بلکہ خدا اور رسول و فقہا سی پہر جانا ہی ایسے بدبندون کے گروہ ان
کا پہر جانا ہی بہتر ہی خاشاک کم جہان پاک ناصح نے کہا زہی قسمت کہا اور پہر کسی نے مفسد کہا لیکن تو
نصیحت کرنیوالی کا کیا گیا مثنوی ایک بینا کوئی اندہی کا تہا یار ربط تہا دونوں میں باہم بیشمار
بارہی بکبار ہی ہوئی دونی ہمسفر الجہا انکا ہوا شب کو گذر تہی بڑائی تیجی ایک اندہی کو بار
کچہہ سفر کٹنے کے تہے اسکو آسر ایک پہکٹہ درا گیا اوسکا جو ٹوٹ ہاتہہ سی تہی گری آندہی کے چہوٹ
تہی نہ خواہش اسکی چندان گو اسے پر لگا وہ ڈہونڈہنی ہر سو اسے ڈہونڈہتا اسکو جو وہ ہر جا گیا

سانپ اسکی ہاتہہ مین لپک آگیا   خوب جو نرمی پہ اسکے غور کی   جی مین سمجہا ہی یہہ مچہی اور کی
اوسنے اوس مچہی کو اچہا جانکر . بولا ابدل وسکا مت ارمان کر   روشنی اتنی مین سمجہو جب بروز کی
تب پڑی آنکہہ اوس پہ اُس سوزنی کے   یک بیک گہبراکی وہ اُٹہا پکار   مار تیری ہاتہہ مین ہی اسکو مار
کور بولا مین نہ گہبراتا نہین   ان دنون مین مطلقاً آتا نہین   پاگیا اب دست مین مطلب تیرا
سینے مین پہنک اور رتولے اُٹہا   کور تہا اس گفتگو کے درمیان مین   سانپ نے کاٹا ہے اسکی ران مین
زہر کا رنگین اثر اوسکو ہوا   کاٹتے ہی اوسکو وہ آندہا ہوا   تو بہی کالی سانپ کو مچہی نجان
تا زبان پہنچی نہ کچہہ اے مہربان   دیکہہ جان اور بوجہہ کر اندہا نہ بن   زہر کو تو مت سمجہہ کالی کا من

بعضے نا ہنجار بیعت شکن اپنی منکر ہونے کی خجالت یہہ کہکر مٹاتے ہین کہ انکی بدمذہبی دیکہکر ہم الٹی پہر گئی سبحان اللہ عقل کے اندہون ہیکی بہوتون نی یہہ کہاوت شاید نہین سنی کہ پیر کرنا پہچان کر ان ٹہ مل پل بقیندو کہ ایسی ہی عادت ہی کہ پہلے اندہے کیطرح گر پڑتے ہین پہر پچہتاتے ہین پہلی ہی سے جانکر پچہتانیون کے مرید یا شاگرد ہوتے تو کیون پچہتانا پڑتا مگر حقیقت تو یہہ ہے کہ یہہ لوگ ابن الغرض اور اچہی طرح سی بخوبی واقف ہین کہ یہہ لوگ دیندار حق پرست سنّی ہین مگر انکی طرف رہنی سے دنیا کا مزہ اور سب آرام چہوٹ جاتا ہی اور دوست آشناؤن سی لڑنا جہگڑنا پڑتا ہے تیجے کے پلاؤ کے پانچ آنے توشہ کی روٹی شب برات کی پہولی چپاتی اور فاتحہ دینے کے پانچ پیسے اور بہوانی کا بکرا کاٹنے کے دو پیسے اور کارن بنگا چہوٹ جاتا ہی عرس میلے مین جانا ناچ دیکہنا موقوف ہوتا ہی اور بڑی لوگ دنیادار جو پیر اوستاد کے مخالف ہین انکی گہر کے رسم رسومات کی کہانے ہاتہہ سے جاتی ہین سو بہت سوچ سانچکر شیطان و نفس کی مشورت سے اُستاد و پیر کے عاق بنکر انکو نالی کہنے لگے تا لوگ جانین کہ یہہ بڑے مسلمان ہین کہ پیر و استاد و دوستون کی مروت بہی نہین کرتے دین کی حرارت کی سبب پیر و استاد و دوستونکو بہی چہوڑ دیتی ہین یہہ لوگ ظاہر پرستونکے پاس دیندار ٹہرہی مگر دل تو جانتا ہی اور دیندار تو انکے مکر سے واقف ہی ہین کیونکہ ملّانی سبق کو تنخواہ جلد نہ لانے پر سبق نہ یاد کرنے کے بہانے سے مارتا ہی تو ملّان اور بچہ مارنے کا سبب جان لیتی ہین ایسا ہی ان منکرونکا انکار دین کے سبب سے نہین یہہ سب بدبینی کی سبب سے ہی جو اندہو کور ہوا اور خدا کی پناہ خود ایسے شرک و کفر کے کام کرتے ہین اور مسلمان کی بال برابر عیب کو پہاڑ برابر سمجہکر مشہور کرتے ہین بلکہ

اسکی ہنر کو عیب لگا کر اپنی شرک بدعت سی بدتر جانتے ہین جیسا نقل ہے کہ ایک مرد وولہطی ز
خالی دیکھکر لواطت مین مشغول ہوا اتفاقا کسی نمازی کا وہان گذر ہوا اس حرکت نامعقول کو د
اخ تہوک کے پیچہے پہرا وہ جو نیک کام مسجد مین کر رہا تہا سو مسجد کی بی ادبی سمجھکر حرارت اسا
وغیرت ایمانی سے جہنجہلا کے کہنی لگا بہلا ای ملعون کیا کرون کام مین ہون نہین تو تو جدا
گہر مین تہوک کر رہے نا تہہ سے سجکر جاتا سو دیکہتا ویسا ہی انکا حال ہے کہ اپنے شرک کفر و بدعت
فسق و فجور کو نہین دیکھتی بلکہ اچہا جانتے ہین اور مسلمانون کی عیب چینی کر کے اپنی دینداری او
سنی بنا جتاتے ہین اور بعضی بہی شک مین پڑے ہوئے ہین کہ خدا جانے حق کسکی طرف ہے سمجھان ت
مسلمان کا دعوی کرتے کرتے عمر گذر گئی مگر ابتک دین کی تحقیقات کا اتفاق نہوا اسلئے شبہہ مین پڑ
ہین انکی ویسی کہاوت ہے جیسی نقل مشہور ہے کہ ایک عورت کا خصم مدت سے پردیس مین جاکر جورو
کی نان و نفقہ سی بالکل بیخبر ہو گیا تہا خط کے جواب تک بہی بی پروا تہا ایکبار جورو نے خط مین لکہوا
کہ تیری جورو رانڈ ہو گئی تو جلد آ خصم نے یہہ سنتی ہی پگڑی سی ماری اور زار زار رونے لگا لوگون
پوچہا خیر تو ہی کہا خیر کہان کی بری ہے گہر اجڑ گیا لوگون نے پوچہا کسطرح کہنے لگا جورو میری رانڈ ہو گئی
لوگ ہنسنے لگے تو کہیا نا ہونے لگا لوگون نے کہا ای بیوقوف تو جیتا بیٹہا ہے جورو کیسی رانڈ ہو گئی تب
تو سوچکر کہنے لگا کہ تم بہی سچ کہتے ہو مگر گہر کا خط مہری ہے کیونکر نہ اعتبار کیا جاوے اور ایک نقل ا
عجیب تر ہی کہ ایک مغل کا لڑکا طالب العلمی مین ایسا مستغرق تہا کہ دنیا و ما فیہا سے بیخبر تہا رات بہر مطالعہ
سی کام رکہتا تہا جوان جورو کی طرف مخاطب نہین ہوتا تہا ایکروز شفیق باپ نے کہا کہ بابا من خلقت
مرد کی عورت کی واسطے اور عورت کی مرد کی واسطے ہے کہا کہ راست ہے باپ نے جب دیکھا نا بلد پایا تو کہا
کہ چندا روز مطالعہ موقوف کر اور دوسری ذو ورقی کتاب کی مطالعہ مین مشغول ہو کہا کسطرح بولا
کہ اپنی بی بی کی ناف پر کنی انگلی رکہکر ناپ جہان انگوٹہا لگے وہان دخول کر اوس طویل القد سے
جو ناپا تو انگوٹہا کسی ور جا کر ٹہرا وہان بموجب ہدایت باپ کے دخول کرنے لگا بی بی نے کہا مان یا خدا
منع فرمودہ است کہا خاموش بابا ئی من ہمچنین گفتہ است اسیطرح یہہ شکی لوگ ہیں بہی جواب دیتی
ہین کہ یہہ چال باپ دادا سی چلے آتی ہے اور یہہ لوگ عمل انکا بہی خوب جانتے ہین جنکو یہہ لوگ مانتے
ہین ہر کہا کرین انکا کہا مانین تو لقمہ تر ملتا تہہ سی جاتا ہے علم ہمارے شیطانی وسوسہ ڈالنے والے انکی

فریبی باتون سی فکر و اندیشے مین پڑتے ہین کہ خدا جانے کون سچا ہی یہہ لوگ تو قرآن و حدیث بتا
اور وے بہی سچ کہتے ہین کہ اگلے لوگ نادان تہی پہر کثرت کو دیکہتے ہین جسطرف کثرت ہو اسطر
بند کرکے گر پڑتے ہین اتنا جانتے نہین کہ اکثر جہوٹہہ کیطرف لوگون کی رغبت ہوتی ہی اور سچے ا
ہوتے ہین نوح علیہ السلام کیطرف تراسی یا نداز تہی اور بت پرست لوگ بیشمار ایسی ہی ہر انبیا
تہوڑے ہی لوگ ہوا کرتے تہے حضرت امام حسینؓ کیطرف بہتر آدمی تہی عبد اللہ بن زیاد کی ساتہہ
چالیس ہزار اور جو لوگ کہ جان چکے ہین کہ یہہ لوگ حقیقت مین سچے ہین مگر بڑے بڑے لوگ جو انکے
طرف نہین ہین تو بڑے لوگونکی خوشامد سی اور انکی شرارت کے خوف سی جان بوجہہ کر باطل کیطرف
ہو جاتے ہین بعضی دونون طرف کو سنبہالتی ہین مولانا روم فرماتے ہین ~~~ ہم خدا خواہی و ہم
دنیا ئی دون ۞ اینخیالست و محالست و جنون مثنوی ~~~ ایک صاحب کے قبیلے دو تہی جان

ایک بڑہیا تہی اہہون مین بچوان ‖ بار ہی بار ہی ہتی وہ ہر ایک ہین ‖ تاکہ ہو کوئی نہ اونمین سے ادہر
وہ جو تہی وہ جو رو نکے بس پڑے ‖ بال داڑہی کی اہہون کے بس پڑے ‖ ساتہہ بڑہیا وہ سو جاتے جب
نیند مین غافل وہ انکو پاکے تب ‖ بال داڑہی مین جو انکے تہی سیاہ ‖ انکو قینچی سے کترتے خواہ مخواہ
یعنے جب ہو جائینگے سارے سفید ‖ ہوگی جو رو دوسری تب نا امید ‖ جانکر بوڑہا اوسے وہ ہوگی تنگ
رات دن کرنے لگے گی اوس سے جنگ ‖ کچہہ غنیمت مجہکو تب جانیگا یہہ ‖ جو کہونگی سو اوسے مانیگا یہہ
رہتے جب وہ دوسری جورو کے گہر ‖ تب وہ غافل پاکے کرتی یہہ ہنر ‖ جتنی داڑہی مین سفید انکے تہے بال
موچنے سے لیتی وہ انکو نکال ‖ جی مین کہتی یہہ سفیدی جائیگی ‖ پیری انہین اسا کی جب آئیگی
یعنے وہ بڑہیا ہی مین جوان ‖ کیا غضب ہے مین کہان اور وہ کہان ‖ الغرض دونو یہی کرتی تہین کام
ہو گئی اوس کام مین داڑہی تمام ‖ دین اور دنیا کی جو ہین پائمال ‖ ہے یہہ اونکی نقل نکلین جسے جال
﷽ سچ ہے دنیا سے ظالم ہاتہہ اوٹہا ‖ دیکہہ دونون سی ہو رہ ایک کا ﷽
یا تو دنیا ہی کے سارے کام کر ‖ ہین جو دنیا دار اونکا نام کر ‖ کام کر یا دین کا ایسا کہ بس
گرد آپہنچے نہ دنیا کی ہوس ‖ اور جو دونو نکا رکہا تو نے خیال ‖ تو نہ داڑہی کا بچیگا ایک بال

حقیقت یہہ ہی کہ جبتک ایکطرف کا نہو وے تب تلک بندا رضیفا پکا مسلمان نہوگا منافق کہلائیگا
اور بعضے جاہل ایسے منہہ زور ہین کہ بیڈہرک بکتے ہین اور کہتے ہین دونون ہو لوی جہنم مین جاوین

دونون جہوٹے ہین نہ اُنکی سننا نہ اُنکی ماننا اپنی قدیمی رسمون پر چلے جانا معاذ اللہ نفسانیت کے
جہگڑے دنکا یہہ نتیجہ ہے اور ان جلد افراموشون کی چہاتیون پر وعظ حقانی ہونے سے سانپ پہرتے
ہین اور رات دن اسی فکر مین ہین کہ قرآن کا وعظ نہونے پاوے اور ابوجہل کی طرح ایک ایک
دنیا دارون کی خوشامد کرتے پہرتے ہین اور انکو سبز باغ بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ یارو تمہارے
باپ دادا کا دین بگڑتا ہی خدا کے واسطے قرآن کا وعظ کسیطرح بند کرو تو تمہاری ہماری آبرو رہتی
ہے غرض انکی یہہ ہی کہ قرآن کا وعظ نہونے پاوے ایسے لوگ دونون جہان مین نامراد ہین اور غضب
یہہ ہی کہ خدا پرستون کی ضد سے ایسی واہی تباہی باتین بکتے ہین کہ دین کے دایرے سے خارج
ہوجاتے ہین نقل ہے کہ ایک بوڑہے کے پاس ٹوٹا ہوا لوٹا تہا اس غریب کے پانخانے لیجانے
پانی تلک سب پانی ٹپک جاتا تہا اوس بیوقوف نے سمجہا کہ لوٹا مجہہ سے ضد کرتا ہی ایکدن پہلے
ہی آبدست لیکر پاخانے کو بیٹہا اور لوٹے سے کہا کیون بے توری ضد چلی کا توری

نقل

ایک ہندو اور ایک مسلمان کہین جاتے تہے مسلمان نے بسبب نہونے پانی کے سنڈہور لگے ہوے پتہر سے
پاکی کر لیا ہندو نے کہا یہہ کیا حرامزادہ ہے کہ ہر م کی چیز کو حقیر جانکر پلید کیا یہہ چکے ہوے اپنی مسلمانی
اسی مسلمان تورا کہدا ئی کون ہے مسلمان نے تاڑا اور کاج کی پہلی بتا کر کہا کہ یہہ ہی ہندو نے ہندو کے
ماری دس پانچ پہلیان لیکر زوری تو آبدست لیا مگر کہجلانے کہجلاتے حیران ہوا اور کہا کہ اے
مسلمان تورا کہدا ایہل جبردست ہے حاصل یہہ کہ ضد کا انجام بد سب ہے ضد تو ضد خدا اور رسول کی
شریعت سے کیا ضد از پہہ بازی از ریش بابا ہم بازی سوکن کے جلاپے سے خصم کو مارنا بچاہے
بہلا صاحبو ان حنفیون پر غصے ہوتے ہو تو کتابین دیکہو کسی فقیہ نے باب الجنایز مین بہی تیجا
دسوان بالیسوان برسی وغیرہ کی ترتیب نہین لکہا روح نکالنا کہوٹ بہرنا عرفے کے دن میت
کو مردون مین ملانا اور ثواب پہونچانے کے دن تاریخ مقرر نہین کیا اور لیپ پوت کر فاتحہ
اچہوتے پر دینا اور جنازے پر پہولون کی چادر سہاگن کے جنازے پر لال چادر کنواری کے کہانے کو
سہرا تارا جنازے کے سرہانے دو روٹیان قبر کا غلاف عرس کا میلہ وغیرہ نہین لکہا باب النکاح
مین ہلدی مہندی تیل برہی ساچق برہی بیل تورن کنگنہ سہرا ایک چہڑنا رتجگا اللہ
میان کا رحیم تا دا نان کو کہلانا کود کا ناریل شب گشت جیلے چاول دنکو کہانا

سانی یہی نذ معندی لگانا دولہ کے ہاتہہ بوڑ کر سالبنی نواسے کہلانا اوس دولہہ کو لنگڑا سمجہکر دوسرے
نے گہوڑے پر بیٹہانا لال کپڑون سے جورو کو نماز پڑہانا نماز پڑہانی والے نے پانچ پیسے لینا
اور ہر جمعہ کے بعد بی بی برہی کی نیاز دینا ست سوہاگنان کہلانا چوک بہرنا سہرا بیوہ کے
گلے مین جوتیان پہنانا جوبی کے باسن مین نہیں وغیرہ بہرنا سہد ہیونکو گالی دینا چوتہی مین
بینگن پہاڑ مارنا محرم مین دولہہ دولہن کو جدا رکہنا دولہہ کے ہاتہہ مین کٹار دینا اور
گلے مین مالا پہنانا جلوہ ٹونے ٹوٹکے کا حال کسی کتاب مین نہین باب العقیقہ مین چہٹی
چہلا بوٹن چاٹن سنڈن سالگرہ گود بہرنی ستواسا کہیر کہلانی وغیرہ کا ذکر نہین باب النذر
کونڈا کندوری دسترخوان رابعہ بصری کی کہچڑی بی بی کی صحنک بڈہے بابا کا روٹ
امام ضامن کا پیسہ بڑہی تبڑہی ہنسلی طوق کنٹھل چاند تارا ترت بی بی کے گہر جنے بی بی گرج کا
ساگ روٹی بی بی اگٹ سمٹ کی گڑ کی روڑی بی بی حجابت کی سیارہ یان پیر ملاو کی
روٹی پیر بہولے کی اوجہڑی سید احمد کبیر کی گائے شیخ سدو کا بکرا شاہ راول کا لنگر
رجب سالار کا مرغ وغیرہ کا حال نہین لکہا اگر بڑے مرد ہو تو ان ناموں کو وہابی سمجہکر انکا
غصہ کرو عوارف المعارف فواد الفواد طحطاوی در المختار ہدایہ عنایہ نہایہ کفایہ مشکوۃ
بخاری مسلم بغوی حسینی کو پہاڑ ڈالو یہہ بیچارے تو اسکے تابعدار ہین انپر تمہارا غصہ
بیجا ہے اگر ان اگلوں کے مسلوں پر راضی نہین تو اپنے آپکو سنت جماعت امت محمدی مت
کہلاؤ شکنہ پیر کے تابعدار یا اگلے بڑے جو شیخ زعفران مشہور تہے اونکی امت کہلاؤ
اہی یارو تمکو کیا شامت ہنگئی کہ اگر ہموہی طریقہ کو کوئی چہوڑ دے تو اوسکا ایک بال بہی
ٹیڑہا نہین کر سکتے اور اگر کسی نے تمہارے ایوہی طریقہ مین ذرہ بہی کم وبیش یا تغیر وتبدل یا تغافل
وتساہل کیا تو اسکے جان کے دشمن ہوتے ہین مخلوق پرستون نے ایک نیا ڈہب ایسا نکالا ہے کہ
جس سے بڑی رسمین مٹتی نہ پاوین اور توحید وسنت مین خلل آجاوے بلکہ لوگ طریقہ سنت
کو نیا طریقہ سمجہکر چہوڑ دین شک مین پڑ جاوین اسیواسطے فریبی لوگ حدیث خیر القرون
کی عوام کو سناکر کہتے ہین کہ یہہ وہابی بہتر فرقون مین ہین اور ہمارا طریقہ سنت وجماعت
وہی دوزخے ہم جنتی اسکا **جواب** یہہ ہے کہ حضرت نے جنتی فرقے کا نشان آپ ہی

فرما دیا ہی تاکہ شبہ نرہے کہ جو میرے اور میرے صحابہ کی چال پر چلیگا وہ جنتی ہی اور اوس
کے دکا بڑو نکا پتا بہی بتلا دیا کہ جو دین کی راہ درست کرینگے اور میرے طریقہ کو
کو جو میرے بعد ہوگا اصلاح کرینگے آب یہان انصاف کیجئے کہ دو بند اوردن کا ارادہ
اور کوشش یہی ہی کہ توحید الٰہی و سنت رسالت پناہی جاری رہی اور مخلوق پرستی
کو راہدن یہی خیال ہے کہ کسی حیلے سے باپ دادا کی رسمون مین خلل نہ پڑے انکو شب و روز انہی
دلیل کی تلاش ہے کہ کہین سے کوئی سند یا کوئی حیلہ شرک و بدعت کے کرنیکے واسطے ہاتھ لگے

بطور دستاویز کے لیجائے نظم
ہم روایات قوی و محکم است
روز محشر پیش حق رسوا شوند
اینکسانند صاحب عقل و کمال
عمل بر آیات متشابہ کنند
آنکسان بی عقل و مجنون جاہلند
بہر زر احکام حق پنہان کنند

قول احسن خبر و آیہ ناسخ است
قول علما آنچہ منکور است
اینکسان از حق ہدایت کردہ است
رہنمائی بندگان فی الجلال
بر حدیث نسخ متشابہ روند
کہ ہوای نفس را تابع شدند
بہر آن ضعف و اتبہا دہند

نیز آیات و حدیث محکم است
آن کسان عمل بر رسم کنند
راہ جنت در جہان نمودہ است
و آنکہ بر آیات منسوخ عمل کنند
عمل بر ضعف و ابتہا کنند
مال مردم از رہ باطل خورند
بہر جاہ و زر خوشامد کنند

جب ناجی فرقہ اہل سنت و جماعت کا حضرت کی فرمانے سی وہی ٹہرا جو حضرت و صحابہ کے طریق
پر مستقیم ہین آب اہل انصاف سی دادخواہی ہی کہ اسوقت حضرت اور انکے یارونکے طریقے
پر کون چلتا ہی اور اس طریقے پر لوگونکو کون بلاتے ہین اور سنت کی رواج مین اور
بدعت کے مٹانے مین کون کوشش کرتے ہین اور بدعقیدون کے طعنے و ایذا کون سہتے ہین اور
بُری رسمون کے مٹانے مین ذلتین کون اوٹہاتے ہین امر معروف اور نہی منکر کے سبب گالیان
اور مار کون کہاتے ہین رسول اللہ و صحابہ کی تابعداری مین کون شہر بہ رہوتے ہین
اور جان سی گذر جاتے ہین سو دریافت کرو آج تمام کے مسلمان فرقہ ناجیہ سی بالکل خارج ہین
اگر شک ہو تو صحابہ کی شادی و میت و ریت و رسم و رواج کو اپنی شادی و غمی و
رسمون سی مقابلہ کرکے دیکہین موافق ہو تو ہم جہوٹے اور اگر مطابق نہوا اور مخالف ہو
تو بس دعویدار جہوٹے ہیں فائدہ اس عجز ادائی کا نہ سمجہا مین کبہی + اس قدر کہی

سی کیون بیزار ہین + ایخدا اپنی کرم سی تو کسی موسی کو بہیج + سیکڑون مانند فرعون اتبو غرور انبیر
جتہندی ہی پرست شدسے پرست نجوم وفال کے معتقد اہلبیت وصحابہ کے دشمن شرع کی مخالف قدریہ
جبریہ دہریہ حلولیہ وغیرہ بہی اپنی کو ناجی جانتی ہین جسطرح رسمی مسلمان باوجود مخالفت شرع کی
اپنی کو سنی و فرقہ ناجیہ والی جانتے ہین آن ہم غلط این ہم غلط انکا سنت جماعت بنا لی کی تمیزہ کا
وضع ہی کہ ہزار ہا جا بجون سی ٹوٹتا ہے نہین اوسیطرح انکا سنت وجماعت بنا شرک وکفر وبدعت
کی رسمون سی جاتا نہین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ہرچند کہ اس سی پہلے بہی علما و بندار
و فضلاء عالیمقدار نے مفتریون کی جوابات دندان شکن ورفع شبہات عوام مرد و زن کے
لکہے ہین مگر چند سی لوگون کی تسلی خاطر نہوئی اور شبہ رفع نہوا اور خاطر تسلی تو ہونا غیر ممکن ہے
اگر شک ہوتا تو البتہ رفع ہوتا اور دین کی تحقیقات ضرور ہوتی تو اپنی کتابین ان مسایل سے
مطابق کر کر صاف ہوجاتے یہہ لوگ تو جان بوجہہ کر تجاہل عارفانہ سے نفسانیت کر رہی ہین انکا
شبہ دور ہونا امر محال ہی لاکن یہہ عاصی اپنی اور اپنی دینی بہائیون پر سی تہمتین نامعقول تراشیدہ
بوالفضول دفع کرنیکے لئے اور مسلمانو نکو بدگمانی کے گنہ سے چہوڑانے کے واسطے اب بہی بعضی
اتہامات کی رد او نہین کتابون سے تالیف کر کے لکہتا ہی تا اہل حق حق و باطل مین تمیز فرماوین
فصل اول وسمین اون تہمتون کا بیان ہی کہ بالکل اتہام ومحض افترا ہی واسطے جوش مین
لانی خواص اور بہکانے عوام کے آب علما فحول و فضلاء ذوی العقول کو تامل و غور سی سنکر شیخ
سعدی رح کی قول پر اعتماد کرنا چاہئی ع باطل است آنکہ مدعی گوید **پہلا افترا** کلمات اہانت آمیز حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کہتے ہین **دوسرا افترا** انبیا علیہ السلام و اولیا
عظام وشہداء کرام کے ارواح کے توسل سی منع کرتے ہین **تیسرا افترا** چار مذہب کے اماموں کو خصوصاً
ابوحنیفہ رح کو برا جانتی ہین **چوتہا افترا** خطبے مین خلفائی راشدین کا نام نہین لیتی ہین
پانچوان افترا حضرت محبوب سبحانی رح اور دوسرے اولیا انکو گالیان دیتی ہین **چہٹا افترا**
اجماع امت کی تابعداریکو منع کرتے ہین **ساتوان افترا** لوگون کو پہلے پیرون سی منکر اور بد
اعتقاد کر کر اپنی اپنے مرید کرتے ہین **آٹہوان افترا** درود شریف پڑہنا منع کرتے ہین
حاشا وکلا ہم حنفیون سی یہہ افعال و اقوال ناشائستہ کبہی صادر نہوئی اللہ سبحانہ تعالی

نسبت لگائی والو تکو ز در رو و سیاہ رو کرے معلوم نہین کہ انہون نے یہہ چال رفاض و خوارج کی کہ
سیکھی ہی آیا اثر ہو یا دراثہ کیونکہ یہہ بہتانات ویسی ہین جیسی صحابہ رضی و اہلبیت پر رافضیون
اور خارجیون نے کئے تہے اور اگر حقیقت مین جو کوئی ان اتہامات کے موافق کرے بلکہ بے اللہ
کی پاس مردود اور مسلمانون کے پاس مطرود ہی رباعی سخن چین کا تو اہم چارہ انش کرد
کہ من زخود نگویم او چہ چیند ولیکن مفتری را چارہ نیست کہ او از خود سخنہا آفریند
ابیات مظہر الحق کے اور یہہ کتاب ابوالظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی
خلد مکان کے عہد مین حضرت سید مرتضی صاحب مرحوم کی تصنیفات سے ہے مثنوی

وانکہ بر اظہار حق انبیار
یا بر آوروند برون از شہر شان
مؤمنان صادق و مخلص ویند
از بشر ترسند و حق پنہان کنند
زان بیان امر و نہی منعش کنند
چون بہ بینند فسق و بدعت خوش شوند
چون بہ بینند عالم با للہ را
خود حرام و ظلم و بدعتہا کنند
قبر و تصویر و دوسے و مردو را
ہم رواو نیک میدانند ورا
نیز لاؤ اول ہوا ارو بالا درا
یار وایات جواز آن دہند
ہر کہ منع از شرک و بدعت میکند
روز و شب او را مذمت میکند
بہر سخن خویش حق را رد کنند
ناروا را زان روا جایز کنند

انبیا را کشتہ اند اہل ہوا
کان ہمیکردند بہ خلق خاص و عام
از خدا ترسند و حق ظاہر کنند
آنکسان اہل نفاقند در جہان
فاسقان را زان سبب قوت دہند
چون منافق بشنود پند خدا
زو گریزند کین کنند رسوا مرا
بہر جیجک بت پرستی میکنند
ہم بہ زرگ و اولیا زندہ را
زان ہزاران کلمہ گو کافر شوند
مینمایند کلمہ گویان سجدہ ہا
راضی و خوشدل از انہا میشوند
ہیچ تہدید از عذاب حق کنند
در نکاح و عرس بدعتہا کنند
بہر عز و مال حق پوشی کنند
ہر کہ حق گوید ورا غیبت کنند

زین سبب کشتند شان اظہار را
امر عدل و نہی از ظلم و حرام
مومنان کاذب منافق ویند
کار و نار اضیند از مؤمنان
چون بہ بینند عمل دین غمگین شوند
میگریزد چون خر از شیر خدا
گو کلام موعظہ و شرع کنند
بہر طفلک مرد و زن کافر شوند
میکنند بوسہ رکوع و سجدہ ہا
گرچہ دعوے دین و ایمان میکنند
ہر کہ بد ظلم و بدعت میکنند
روز و شب تحسین خلق و بت میکنند
میخورند غصہ بر و بد میبرند
مرد و زن اہل السنۃ نیک انہا کنند
بہر آن باطل و لائل آورند
ہر کہ پوشد حق ثنائی وی کنند

راه دین از بهر رشوتها زنند
مرد نادانان و هم دانا شوند
بهر فسق و عز و زر ایشان و آن
اهل بدعت را حمایتها کنند
مبدهٔ هر فتنه و ظلم و فساد
حق نمیخواهد که حق پنهان شود
وانکسانکه کافران و نافقند
گرچه تلخست و گران بر فاسقان
کافر آن از پند حق بد می برند
مرض حب مال و فسق بدعتست
عالمان خود فسق و بدعتها کنند
یک گروه باید که باشد از شما
امر نیکی نهی از منکر کنند
متفق بر حق بود این‌ها و شان
یک دهد بر قول اضعف فتوها
فتنه‌ها پیدا بگردند آن زمان
این فساد اکبرست اندر جهان
مختلف مثل یهودان در جهان
عالمان چون بر ره تقوی روند
جاهلان زین کفر و بدعتها کنند
بیخ بدعت آن زمان کنده شود
زانکه بر وی امر حق اظهار شده است
دادن یاری حرام مطلق است

صادقان بر اظهار آن کاذب کنند
گفت حق در شهر هم و رد و آن
ظلم حق پوشی کنند بر مردمان
هر که گوید حق برو تهمت کنند
این اکابر مجرمند اندر بلاد
آنکسانکه مؤمنان مخلصند
تابع شیطان و راه بدعتند
چونکه حق پوشی نمائید عالمان
مؤمنان بر پند حق خوشدل شوند
او شود غمگین از اظهار آن
در نکاح اسراف و بدعتها کنند
کان نخوانند سوی نیکی خلق را
اندران شان متفق خود بوند
گر شوند شان در مسایل مختلف
یک دهد بر قول محکم فتوها
مؤمنان چون فرقه فرقه‌ها شوند
که بگردند فرقه فرقه مؤمنان
چون بگردند متفق در امر دین
جاهلان زین بر ره فتوی روند
عالمان گر متفق در خود شوند
ظلم و جور ظالمان مانده شود
بر حرام و بدعت و بهتانها
زانکه بر وی نهی آمد از خدا است

زان مزاوان مؤمنان کافر شوند
کرده ام اکثر اکابر مفسدان
مکر و حیله کرده بدعتها کنند
تهمتی کرده ورا ایذا دهند
کافران خواهند که حق پنهان شود
تابع قرآن و راه سنت اند
گفتن حق لازم است بر عالمان
آن زمان ظلمت شود اندر جهان
هر که در وی مرض طلب عزت است
بهر نامشروع خواهد حکم آن
گفت مر علما و شیخا از خدا
از کلام الله و سنن مصطفا
وان گر علما کنند تائید شان
یا بگردند در خبرها مختلف
راه حق پنهان شود زین جهان
بغض و کینه در میان خودها نهند
زانچه گفته بناشند عالمان
آن زمان جاری بگردد راه دین
چونکه شان بر مسئله ضعف و خند
اتفاقی کرده زین جاری کنند
مدد بر نیکی و تقوی واجب است
بر رسوم کفر و فسق و ظلم‌ها
عالمان یاری دهند مر خلق را

از روایاتِ توسّع و فتوها
زین شود جنگ جدل در مردمان
مختلف باشند و گردد فرقه‌ها
زان شود در مؤمنان بغض و حسد
در جهان پیدا بگردد فتنه‌ها
جدل و هم بحث مناقض از کتاب
ظلم و بدعت میشود محکم ازان
حزب الله مالغان بد کنند
حزب شیطان در طریق بدعت است
متفق باشید در احکام دین
مشکلست بر کافران و مشرکین
اتفاق از موجبات رحمت است
سبب صلاحست بین المؤمنین
اتفاق عالمان در راه دین
اُمّتان هم متفق بر حق شوند
این فسادِ اکبر است در راه دین
در ره دین بر دو قسم است ای فلان
اختلاف اهل سنت صادق است
گروه در دین اختلاف اکثر ازان
زان کجی معنی قرآن حدیث
اعتقاد و عمل بر وی جایز است

ور ندو از مسئله ضعف کنند
هم شود ظلم و فسادِ اندر جهان
زان شود پنهان حق در جهان
آن حسد در دیگر گشتند
زلت علما و نامشروع شان
بهر باطل کردن راه صواب
حزب الله صالحان و ناصر است
حزب شیطان جمله اهل بدعتند
گفت حق ای انبیا و عالمان
مختلف هرگز نگردید اندرین
دافع اشر اتفاق است در جهان
اختلاف از موجبات آفت است
اختلاف عالمان در راه دین
دافع کفر و حرامست بالیقین
عالمان چون مختلف در دین شوند
راه دین جای زنگیرد ازین
زان بجی حق و صواب رحمت است
اختلاف اهل بدعت باطل است
وان بحرص مال و شرف عالمان
کج بفهمند کج بگویند در حدیث
در خطا و در ضعف بس آفت است

خود شوند گمراه و هم گمراه‌کنند
مؤمنان از دین طریق مستقیم
هم رود زان اتفاق از مؤمنان
از فساد اختلاف فرقه‌ها
حکم حکام معتل و ظالمان
برکند اسلام را از بیخ آن
حزب شیطان فاسقان او هی است
حزب الله در طریق سنت است
دین حق سازید جای در جهان
زانکه بودن متفق در راه دین
مسید و شر اختلاف است اندران
اتفاق عالمان در راه دین
موجب جنگست بین المسلمین
عالمان چون متفق بر حق بوند
مؤمنان زین فرقه فرقه میشوند
اختلاف عالمان زاهدان
وان دگر کذب خطا و فتنه است
اختلاف فهم و طبع عالمان
گشت کج در راه دین فهم شان
اختلافی کان موافق محکم است
کندران جایز حرام و بدعت است

قَالَ اللهُ تَعَالىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا

گر بترسید از خدا ای مؤمنان | چونکه ترسید از امیر و حاکمان | آنچه فرموده خدا است آن کنید

حدیث

دل سیه میگردد و میرد از آن
سودا و ور امید به پند خدا
مرده است ایمان و دل هرکس را
زان نیارد او بجا احکام حق
بعض شان مر بعض را دشمن شوند
گروه گم آید از راه خدا
گروه اندر گمره ز مکر و حیلها
آن به شیطان بگویند ای لعین
پس بگوید او بشان ای مجرمان
وعده میدادم بغفران خدا
نفس اماره شما ای مجرمان
رو بگردانید از وعده خدا
من بنودم بر شما ای مجرمان
من کنانیدم بزور و جبرها
نفس اماره شما کردش قبول
پر حذر باشید از وی چو سود
زانکه مکر من ضعیفست ای عمو
ساختم باغی شما را از خدا
مشرکان و بدعتی و غفلتند
هم بحسرت دستهائی خود گزند
کلشکی ما ایمان نکرده در جهان

هرکه یک لقمه حرامی میخورد
چون شناسد حق و باطل را از آن
او بترسد از عذاب و قهر حق
نیست آنرا سود از پند خدا
در قیامت دوستان و آشنا
در میان خویش بحث و جنگ کنند
تابعان گویند که ما را انجدا
تو بده دو چند ایشان را عزا
کرده ما را تو گمره در جهان
من نکردم مر شما را گمرهان
بر حرام و ظلمها وعده عذاب
بهر مال و شرف و لذات جهان
چون مرا دانید دشمن ظاهرا
غالب و جبار و حاکم در جهان
لیک من حظره حرام و ظلمها
رو بگردانید از حکم رسول
پس مرا لعن و ملامت می کنید
مکر نفس و زن عظیمست و قوی
من شدم بیزار ازین شرک شما
چون بمیرند آن زمان آگه شوند
آن زمان زاری و واویلا کنند
پیروی مصطفی با قلب و جان

طاعت جهل و ور او دور شود
زنده است ایمان و دل هرکس را
هم بجا می آورد احکام حق
او بترسد از عذاب قهر حق
در میان خود شوند نا آشنا
یک دگر را هم بگویند تو مرا
اینهمه سردار ما و مقتدا
چون در آیند در جهنم مجرمین
ورنه ما بودیم مومن صالحان
من شما را در حرام و ظلمها
حقتعالی داده بود اندر کتاب
زود اجابت کرد او وعده مرا
پس چرا روی نگردید از مرا
که شما را کفر و فسق و ظلمها
داده بودم در دل و سینه شما
باوجود آنکه حق این گفته بود
بل ملامت نفس خود را اکنید
من بدم نفس اماره شما
بل مرا کردید انباز خدا
از حرام و ظلم خود غمها خورند
کاندران این آرزوشان کنند
کاش می کردیم هرگز در میان

دوستی ظالمان و فاسقان
باز نظاره مان کنند و زیاها
ز حرام و بدعت و ظلم و خودی
فسق ایشان دیده ما فاسق شدیم
آنچه شان کردند ما آن کرده ایم
رهزنان دین ما ایشان شدند
نیست مقبول و رد این نزد ما
چون به دوزخ مجرمان را افکنند
هیچ نشنید را ز خدا ای مجرمان
گویند آری آمد و ناصح بسا
لیکن حکم نفس خود بشتافتیم
وای بر ما این جگر دم در جهان
وای بر بی عقلی و بر جهل ما
آن فریبند خلق را از علم دین
علم و عمل و دین نمایند خلق را
امر و معروف اغنیاء خلق را
کز مبادا شان نیابد مبرند
نشنود ان میرسد ز اعمال شان
با صلاح و نرمی و رفق حیا
فتنها پیدا شوند از عالمان
علم نامشروع و ضعف قولها
زین هزاران جاهلان گمراه شوند
مردمان چون در پی ایشان روند

کردشان گمراه ما را در جهان
عذرها آرند گویند با خدا
منع شان گاهی نکردند در جهان
بدعت شان دیده بدعت کرده ایم
هم امیر و حاکم و سردار ما
باز ره تو باز ما را داشتند
زانکه اول گفته بودم در قرآن
خزنه دوزخ بر آن طعنه زنند
واعظ و ناصح شما را کس نبود
پند و بیم از بهر حق کرده بما
پس بغصه دستهای خود گزند
کز خلاف حق نمودیم اندر آن
گفت آنحضرت که در آخر زمان
یا فریبند از عبادتهائی دین
بهر شیخی و رجوع مردمان
نهی نکنند از حرام و ظلمها
نذر و هدیه شان بما بان نادهند
صالحان حیران بمانند اندر آن
در ملا اعمال صالح میکنند
تهمت و تقریر باطل در جهان
گر کسی پند و نصیحت اندر آن
کفر و نامشروع و بدعتها کنند
مردمان اکثر هوا را تابع اند

از ره قرآن و خبر و عقل آن
عالم و درویش ما را از بدی
ورنه ما توبه همین کردیم از آن
ما همه باقی و تابع شان بدیم
هم فقیر و عالم تابع هوا
پس خدا گوید که این جمع رشما
پر حذر باشید از مکر بدان
نامده آیا شما را در جهان
مانع ظلم و بدیها کس نبود
لیک ما گردن از آن تافتیم
حیف بر خود کرده خود را خود کنند
وای بر اعمال نامشروع ما
اینچنین باشند و فقرا از ابدا
خرقه پشمینه پوشند از ریا
بهر مال و حرج و خانه خادمان
کلمه حق پیش ایشان نا گویند
نه مرید و خادم ما یان شوند
صورت ایشان بهی و در ظاهرا
در خلا اعمال طالح میکنند
فتنه وضع حدیث و قولها
میکنند مانع شوند زان مفسدان
زانکه ایشان مقتدای مردمند
عاشق عمل حرام و بدعت اند

در منع اعمال بدعت مردمان
زان سبب حق تلخ و سخت است و گران
صالحان او را ثناها میکنند
فاسقان زان کار حق ناخوش شوند
این نمیدانند که زان کافر شوند
در جهان آنند که شان احکام ما
حق نگهبانست ایشان را در آن
چون خزان وحشی از تیر و کمان
این ره حق است و راه مصطفا
جز باین راه جمله راه باطل است
زانکه در روی زبانشهای حق
بر خلاف خواهش نفس کمین
شهد از زانست اندک را خنند
سهل و آسان وافق از نفس و هوا
کلهم خلق اندرین ره آمدے
سختی و ایذاست هم فقر و بلا
عمل آیت نسخ و هم متشابهات
هر که این راه میرود او را سزاست
آنکسان این راه را تابع شوند
سهل و آسان است این که مردمان
زین سبب این راه هزاران خوش شوند
مقتدا را نیک صالح کن و را ز
کان بحق گویا عداوت می نهند

ظاهر و مشهور گردد در جهان
روشنی نیکان ازان بیان روشن شود
فاسقان او را مذمتها کنند
حق گو نزد یک ایشان مفسد اند
زانکه بد را نیک حق را بد گویند
میرسانند خلق را از خوف ما
از بدی ظالمان فاسقان
راه آیت ناسخ و هم محکمات
این صراط المستقیم بے دغا
لیک این راه خدا و مصطفا
اکثر است از فقر و از ایذائی خلق
عمل شرعی مثل شهد است اور جهان
می گرانست لیک اکثر شار بند
فسق و نامشروع در جا دیز بند
هیچکس بیرون ازین ره بد نجو
زین سبب این راه گریزند مردمان
راه سنن نسخ و هم متشابهات
آنکسان کاندر دل شان فتنه است
زانکه در روے فسق و بدعت جا نزاند
زانکه این راه باطل و نفس و هوا ست
مال و جان و دین این ره میدهند
آنکه خناس و شیاطین در مان
هم نهی از گفتن حق میکنند

آن شود رسوائی ایشان ازان
فاسقان ازان سیه رو میشود
صالحان از کلمهٔ حق خوش بوند
هر که گو ید حق و را مصلح گویند
گفت خالق بندگان خاص ما
آن نمی ترسند از کس جز خدا
میگریزند اشقیا ازو اعظان
راه سنن ناسخ و هم محکمات
این ره عرفان حق و جنت است
سخت تر بر نفسهای بنده ها
راه حق و مصطفا و عمل دین
عمل نامشروع چو خمر است اندر آن
گر بدے راه خدا و مصطفا
رو دو در وے شرف و زر حاصل شان
لیک در راه خدا و مصطفا
راه باطل میگرفتند در جهان
این طریق و راه منسوخ و خطا ست
قصهٔ نامشروع و فسق و بدعت است
راه نامشروع و بدعت در جهان
اندر این آرام و فرحت نفس را ست
یا الهی رحمتی کن بر جهان
راه حق بگذاشتند اندر جهان
دوستی با اهل بدعت می نهند

مدو کفر و شرک و بدعت میکنند
در میان مومنان جنگ افکنند
مدبرانند از دو بوها و خبایان
بر زبان بیم و حفگو بی شان
کاهد حق را نگویند در جهان
پس ازین آیه بشد معلوم آن
در غم و سختی و ظلم ظالمان
خصم گر تنها بر آرد کسل فقیر
حق نیابد پیش حاکم و ظلفور
یا کرلی تحقیق گفته کس کنند
کاذب است و فتنه انگیزی کنند
پس ازین گشته است معلوم ز یقین
هست ضعف یا او نسخ و افترا ست
و آنچه در وی نفع دین است آن کنند
گرچه او ظاهر فقیه و فاضل است
صالحان آنان که ترسند از خدا
امر با نزاهم بران قایم کنند
تا که مردم بر طریق حق روند
راه سنت اندران جاری کنند
راه حق ظاهر بکلمه حق کنند
ورنه جهلا هیچو گاو خر بوند
قسم دیگر عالمان فاسقند
تا که گاه و زر کنند حاصل ازان

از ره حق مومنان تنک را
مومنا نرا رنج و ایذا میدهند
و آنکه حضرت را و یاران را
از وطن اخراج کردند کافران
مشرکان بدعتی رند و بد برند
که بود دیگفت حق صد امتحان
و آنکه بی تحقیق دعوی مدعی
نان و نان بی خصم قول او مگیر
هر که بی تحقیق مسله دین گوید
کاذب است آن فتنه بر پا کند
هر که اکنون میکند نهی از حرام
بر خلاف نفس آمد راه دین
در شرع عالم فقیه گویند ورا
و آنچه نقص دین کند زان کشند
عالمان دو قسم اندر مردمند
و آنچه فرموده است او آرند بجا
امر معروف نهی از منکر کنند
از حرام و شرک بدعت رد کنند
فاسقان و ظالمان را از کتاب
وارثان انبیا این عالمند
هر که ایشان را حقارت میکند
بیخ هر فتنه فساد این عالمند
عمل نامشروع و بدعتها کنند

باز مبدا رند مکر و حیله ها
این شیاطین مردمان را
کافران داوند ایذا ما
هر کرا اکنون نیز اندر مرد
پس مهند ایذا و اخراجش کنند
از بلا و فقر و طعن مردمان
مد و آن کردن نهی کرده
تا نیایند هر دو خصم اندر حضور
یا که هر سخنی شنیده میگوید
یا که بی تحقیق گفته کس کنند
ظالمان دیر اد میدا ایذا
و آنکه هر حکمی که بر وفق هوا ست
که شناسد نفس او عدم و بقا
هر که عکس این کند آن جاهل است
زان یکی ستوده و دیگر جاهلند
قایل بر حکم دین هم قائمند
بهر حق نه بهر نام و زر کنند
راه بدعت دور را از مردم کنند
میکنند تنذیر و تهدید از عذاب
جاهلان بین عالمان انسان شدند
کافر و مردود و ملعون میشود
علم خوانند و نخوانند از آن
مردمان را سوی آن دعوت کنند

آنچه در قرآن و خبرات حکمها
تا نگردد فاش فسق و ظلم شان
زان هزاران فاسقان افسق شدند
بد بر ندوا ز بیانش رو کشند
این چنین دانند که زان کافر شوند
علمها خوانند و گردند عالمان
شرک نامشروع بدعتها کنند
میکنند با صالحان بحث و خصام
عمل بر ضعف روایتها کنند
میکنند تحریف از تاویلها
اجتهاد این فقیها و ران شدست
علم دین خوانند باشند عالمان
بر روایتهای اقوی میروند
نے کنند آن صالحان هر نجا
وارثان انبیا و مرسلند
افضلند در اجتهاد و آنجهان
عالمان نزد دانش کج گمرهند
دانش کج هم ازان پیدا شود
عالمی را چون خدا گمراه کند

از حرام و نهی تهدید خدا
فاسقان و ظالمان را از کتاب
حاکمان و عاملان ظلم شدند
واعظانش را ازان مانع شوند
جای خود در آتش دوزخ کنند
بهر زر احکام حق پنهان کنند
از حسد با نعش پنهان کنند
بر جواز امر بدعت آورند
هم بمردم آن روایتها دهند
بهر زر تعلیم تقریرے کنند
ظلم و بدعت زین بد اکثر شدست
عمل بر آیات محکم میکنند
عمل بر اقوال محکم کی کنند
آن گروه از عالمان صالح اند
هم خلیفه خالق و هم احمد اند
هر که ایشان را مذمت میکند
ورنه ایشان از همه افضل ترند
دانش کج از حسد پیدا شود
از حدیث صحیح و قرآن رو کشند

میکنند آنرا نهان از مردمان
میدهند وعده بشارت از ثواب
کاندران اذکار علما بد اند
تهمتی کرده ورا ایذا دهند
چون خبیثین شریرین مردمان
بهر سخن خویش حق را رد کنند
بهر جایز کردن و فسق و حرام
خبر موضوعات و منسوخ آورند
معنی اصلی احکام خدا
کاذبان اما که شان صادق شوند
چونکه مردم طیبین و صالحان
بر حدیث و آیت ناسخ بوند
عمل بر منسوخ و بر تشابهات
رهنما و خیر خواه عالم اند
فضلشان بر عابدان و زاهدان
او شود کافر بر لعنت بود
نیت بد مردر اید تر کند
طمع زر اسلام را ابتر کنند
مسلمان بھائیو یہہ وقت بہت

سخت آیا ہی ایمانداروں پر تکلیف و مصیبت، اور بے ایمانوں کو آرام و فراغت
نفس کی خواہشوں کا دروازہ کھلا ہی شیطان مردود دسنے لگا ہو یا ہی مسلمانوں میں محبت نہیں
رہی اللہ کا ڈر دل سے اوٹھہ گیا شرع کے احکام کا خوف نہ رہا اتفاق و انصاف کا نام
نشان مٹ گیا دین میں ہر کوئی مختار بنا شرع کے حد باقی نہ رہی اسلام و کفر ملگیا

رسومات آبائی اسلام ٹہرا اسوقت مین مسلمان رہنا اور سیدہی راہ پر پوری پوری چلنا
بہت مشکل ہے اب اچہی مسلمانونکو لازم یہہ ہے کہ اپنے دین و دنیا کی کام حضرت پیغمبر
خدا اور انکے آل و اصحاب و تابعین و مجتہدین کے فرمانے اور کرنے کے مطابق سچے دیندار
اور واقف کار لوگون سے جو کفار او بے دینون سے شیر و شکر کے مانند نہین ملجاتی و ہر
معاملے مین کسی کی خوشامد و خاطر نہین کرتے اونسے پوچہہ کر عمل مین لاوین اور کسی دنیادار
نیم ملا خطرہ ایمان کی بات پر ہرگز اعتماد نکرین کیونکہ وہی خود گمراہ ہین دوسرونکی کیا
ہدایت کرینگے انکو تو دنیا کمانی اور نام بڑہانے سے کب فرصت ہے کہ اللہ و رسول کے
حکم بجا لاوین یا لوگونکو اچہی راہ بتاوین ہزارون مسلمانونکو ایسی ہی گمراہونے
بہکا رکہا ہے کیونکہ انکے گمراہ رہنے مین انکی عزت بنی رہتی ہے اور سیدہی راہ پر آوین تو
انکی قلعی کہلجاتی ہے ایسون کے اعمال و عقیدون سے ہزارہا مسلمان خرابی مین پڑے ہین
کیونکہ دین کا مدار علما پر ہے یہہ لوگ سردار اور راہ دکہانے والے ہین اور عوام انکے تابع
اور انکے بتائے ہوئی راہ پر چلنے والے سو اگر عالم دیندار رہی اور شرعی حکمون پر خود قایم
رہکر لوگونکو نصیحت کرین تو لوگ بہی انکو قایم دیکہکر شرع کی راہ اختیار کرینگے اللہ
و رسول سے ڈرینگے مگر اب اس زمانے مین بعضے نام کے عالم عوام آن پڑہون سے زیادہ
ڈہیٹہہ ہوکر بلا تحاشا ظاہر حرام و ناروا و بدعت کی کام اپنی گہرون مین کرتے ہین
دوسرونکو کس منہہ سے منع کرینگے اور منع بہی کرین تو کون مانیگا الٹی فضیحت ہونگے
اسواسطے چپ چاپ بیٹہے ہین بلکہ اپنی بڑے کا مونہہ اور جاہلون کی آبائی رسمون کو الٹی
تقریرون سے اور جہوٹی تاویلون سے رواج و مباح بتاکر نصیحت کرنیوالون سے مقابلہ کو تیار
ہوتے ہین مکر و فریب و حسد و بغض و حیلہ سازی و تہمت بندی مین پکے ہین علم کو دنیا کمانے
کی ٹٹی بناکر شرعی صورت و لباس بناکر لوگونکو فریب کے جال مین پہنساکر راہ راست سے پہیرنے
کے فکر مین دن رات لگے رہتی ہین حضرت نے آگے ہی ان شریرون کی شرارت سے آگاہ
فرمایا ہی کہ قریب ہی کہ آویگا لوگونپر ایک زمانہ کہ باقی نرہیگا دین مسلمانی مگر نام اوسکا اور باقی
نرہیگا قرآن سے مگر نشان اوسکا مسجدین انکے آباد ہین اور وے حقیقت مین اجاڑ

ہین ہدایت کی راہ سی علمأ انکے بدترین خلایق زیر آسمان ہین انکی نزدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ اور
اونہین کی طرف وہ فتنہ پلٹیگا اور روایت ہی زیاد رضہ کہ فرمایا مجہہ کو عمر رضہ نی آیا جانتا ہی
توکیا چیز گرادیتی ہی اسلام کی بنیاد کو کہا مین نے نہین فرمایا گرا دیتے ہے اوسکو بہسلنا
عالم کا اور جہگڑنا منافق کا ساتہہ کتاب اللہ کے اور حکم کرنا گمراہ سردارونکا یعنے عالم جبکہ
اپنی راہ چہوڑکر فسق اور فجور اور بدعت کی کام کرنے لگین تو اسلام کی جڑ کیونکر نہ کہد لگے
اسیطرح جب جہوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتون مین جہگڑنے لگے اپنی خاطر خواہ بزور معنے
نکالنے لگے اور بیجا تاویلون سی لوگونکو شک مین ڈالنے لگے اور ظالم حکام مین من مانتی
زورسی لوگون پر حکم چلانے لگے تو دین و اسلام ویران ہوگیا سو وہی حال اس زمانی مین
ہے کہ کوئی خدا کا بندہ اللہ و رسول کی راہ پر لوگون کے لانیکو زور مارہی تو یہہ خناس انکے
بہلائی عوام کی گمراہی مین سمجہکر اونکو اوسی چال سی مانند ہارون کی مانند ہدایت مین
آنی نہین دیتی اور کفر و بدعت سے بچنے کے روادار نہین ہوتے اور اِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ
وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ
کی مصداق بنتی ہین سو اگر تہوڑا بہی ایمان اور اللہ و رسول کا ڈر لوگونکے دلون مین ہوتو
اون باتونکو جو ایمان دار لوگ بتاتے ہین اللہ و رسول کو درمیان دیکر مولویون سی پوچہین
اگر ٹہیک ہی تو اپنی اعمال سی توبہ کرکے سچے مسلمان ہوجاوین باپ دادا کی بری راہ چہوڑ دین
اپنی ہادی حقیقی محمد رسول اللہ اور انکی آل و اصحاب و مجتہدون کی پیروی اختیار کرین اور
جو لوگ انکے کہنے سی اس نعمت کی حاصل کرنے سے اٹک رہی ہین انکو بہی سمجہاوین کہ اللہ و رسول
اونسی راضی ہوجاوین اور دین کی چال جہان مین پہیلی بری کام اور بدرسمین جو دین کی رونق
بگاڑ رہے ہین لوگون سی چہوٹ جاوین اور جنکو اللہ تعالے نے حکومت کا مرتبہ عنایت کیا انکو
لازم ہی کہ دینداروںکے مقدمے جب بیدینون اور خود پسندونکے ظلم سی انکے کچہریون مین رجوع
کرین اور ظالم لوگ غریب مسلمانونکو کفر و بدعت کے رسم دفع و منع کرنیکے سبب سے دوکہہ دینی پر مستعد
ہووین تو شرع کے حکم بموجب کسی دیندار بے طمع حقانی منصف مولوی سی فتوے لیکر خوب تحقیق
کرکے حکم دین تاکہ لوک اپنی دین پر قایم ہون اور مفسد نادم ہون اسمین اللہ و رسول

کی سامھنے انکی سرخروئی ہو اور ملک مین امن چین رہیگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی
قوم مین برے کام ہو رہے ہون اور مقدور رہوتے اوس بری کام کو جو باز نہین رکہنا تو انکے
موت کے پہلے سب پر اللہ تعالی عذاب بہیجتا ہی ان روایتون سے معلوم ہوا کہ اچہے مسلمانون کا
یہی کام ہے کہ مقدور رہی لوگونکو نیک باتون کے سکہاتے اور بری باتون سی بچانے
مین کوشش کرتے ہین اور جو برے لوگ اپنی برائی سی باز نہ آوین تو اونسے میل نرکہیں
کہ کہین انکے سبب سے عذاب الہی مین گرفتار نہو وین دیندار و شرعی احکام سکہانے مین کسی مخالف
سی نہ ڈرو اخلاص و محبت دینی سی خالصًا مخلصًا للہ یہہ طریقہ جاری رکہو اللہ تعالی تمہاری
جان و مال و عزت کا نگہبان رہیگا اور اگر دنیا مین دین کی دولت اور خدا و رسول کی پیروی
و تابعداری پر کمر باندہنی اور لوگونکو سکہلانے سے کچہہ ذلت ہی ہو گی تو وہ عین عزت ہے
دنیادار یہان کی عیش کو جنت جانتی ہین اور لوگون کی بہکانے کو قابلیت اور ہدایت سمجہتے
ہین اور دربی اذیت و بدنامی دینداروں کے ہوکر کمر مخالفت انکی ذلت پر باندہتی ہین دیندار
تو سنت رسول کی تاکید کرتے ہین اور ہندؤن کی رسمون سے روکتے ہین پس مخالف اگر
حسد و عداوت سی اس طریقے کو جس سے لاکہون آدمی سنورے اور سیدہی راہ پر آئی اور
جاہلونے باپ دادا کی رسم چہوڑ دے برا کہین اور لوگونکو بہکا دین تو اللہ اور رسول کو
کیا منہہ دکہا دینگے انشاء اللہ تعالی وہی مالک الملک احکم الحاکمین شاہنشاہ عالیجاہ
بی پروا عزیز ذو انتقام قہار ذو البطش الشدید اس جہان مین بہی ظلم و بی انصافی کی
سزا انکو دیگا اور حسد و عداوت کا بدلہ وہان بخوبی لیگا سچ تو یہہ ہے کہ انبیا اور اولیا
و اعظون کو ایسی تکلیفین ہمیشہ ہوتی آئی ہین اوسکا مطلق اندیشہ نہین غرض کر اپنا
کام کرتے رہتے اور اللہ مالک الملک کی سوا کسے سے نہ ڈرتے نقل ہے کہ ایک بادشاہ
بیدین تہا اوسکا ارادہ ہوا کہ بنی اسرائیل کی قوم کو جو اسلام کا دعوے کرتے تہے
اور اوسکو کافر کہتے تہے تباہ کری اور انکو بیدین اکی بہی خیر خواہ بناوے وزیرونے یہہ صلاح
ٹہرائی کہ اس قوم کے علما و امرا کو طمع کے دام مین لا کر اونسے کام لیا چاہئی انہین کو
اپنا نائب بنا کر دیوی پہرونکو اپنا دین و آئین کی ترغیب دلوائیے پہر جو لوگ لائق و قابل

دامنگران عزت دار تھا انکو بڑی شاہرت سے نوکر رکہا جب یہہ نوکر ہوئو تو انکی خوشامد کرنی
ضرور پڑی خوشامد سے بڑے بڑے عہدے ملے غریب دیندارون نی جب انکا یہہ حال دیکہا
کہ دنیا کے طمع سے یہہ لوگ خدا فراموش ہوئے تب اسوقت کی پیغمبر کو یہہ خبر پہنچائی پیغمبر نے
اون عالمون اور امرا کو بلا کے دنیا کی ناپائیداری اور آخرت کی ذلت ظاہر کی لاکن اون کمبختون
کی دلون مین جو دنیا کی محبت چہا گئی تہی کچہہ اثر نہوا بلکہ بعضے اوس بادشاہ کی تعریف کرنے
لگے غرض وہ نمکحلال بچے خیر خواہ بنکر اچہے منافق بلکہ جاسوس مرتد بنے چندروز کے بعد اوس
بادشاہ نے اون عالمون اور سردارون کو حکم فرمایا کہ تم ہمارا نمک کہاتے ہو اور ہماری بدولت
عیش کرتے ہو پس جیسے تم ہماری خیر خواہ ومددگار ہو ایسی ہی کسی تدبیر سے سب کو بنا دو یہہ تو
ہزارہا روپیہ کہا کر دولتمند بنے تہے اور مادہ مستعد ہو رہا تہا یہہ سوچے کہ کیونکر اپنے خداوند
نعمت کی حکم عدولی کرین اور اس نقد عیش کو آخرت کے ادہار نعمتون پر کسطرح چہوڑ بیٹہین
دل سے مستعد ہوئے نقلی دلیلین عقلی دلیلون سے جہٹلانے لگے بلکہ بیدینون کی دلیلین ثابت
اور شرعی دلایل ناقص کرنے لگے غرض اوسی بہکا کر آخر بدراہ کئی تہوڑے ہی عرصے مین آ بچے
ترغیب تحریص و فریب سے ہزارون دیندار بیدین بنگئے اور بادشاہ کی طریقے پر چلنے لگے
اللہ کے دوستون کی بستی اجڑ گئی ناخداون کی جمعیت بڑہ گئی لالچی اور بہکانے والو
جگہہ جہنم مین مقرر ہوئی **دوسرا فصل** اون بہتانون کے بیان مین جو تفصیل طلب
مین مجملاً اہل حق پر اون باتون کی نسبت کرنا محض افترا ہی **پہلی تہمت** ادنے سے
اعلے کہتے ہین کہ ہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب پیغمبر برابر ہین - اس تہمت کی تفصیل
یہہ ہی کہ آجتک کسی جاہل گانجہ کش کی زبان سے بہی یہہ کفر کلمہ نہ نکلا ہوگا سُبحانَکَ
هٰذا بُهتانٌ عَظِیمٌ کسطرح سے ہم مین اور حضرت علیہم الصلوۃ والسلام مین برابری
ہو سکتی ہین کیونکہ حضرات انبیا علیہ السلام اشرف المخلوقات ہین خصوصاً سرور کائنات
مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ہم سنت وجماعت والونکا اعتقاد تو یہہ ہی کہ کوئی غوث
وقطب امام وولی بہی حضرت کے ادنے صحابی کی ہمسر نہین ہوسکتا چہ جائی ہم گنہگار رو سیاہ
بدکار اس جناب کے برابری کا دعوی کرین نعوذ باللہ منہا اسمین نفرت کا دعوی باطل

اور بالکل غلط اور بیہودہ ہی جو کوئی کسی وجہ سی دعوی ہمسری کا آنحضرت علیہم السلام کے
ساتہہ کرے اور اون عالیجنابونکو اپنے جیسا سمجہے وہ کافر ہی کیونکہ کافرونکا یہہ
عقیدۂ ناپسندیدہ ہی اور یہی عقیدہ انکی کفر کا موجب ہے چنانچہ ارباب حق پر پوشیدہ نہین
ہے ہان اگر کوئی قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ وَ اِنَّمَا رَجُلٌ مِّثْلُکُمْ کے معنے حکایۃً
بیان کرے تو کیا قباحت ایسی محل پر حضرت کو بشر کہنے سے ہمسری و برابری کا دعویٰ
لینے والے پر ثابت نہین ہوتا **دوسری تہمت** یہہ کہتی ہین کہ انبیا علیہم السلام
مردے ہین اور اس عالم سی بالکل بیخبر ہین تفصیل اس تہمت کی یہہ ہے کہ ایسی بی ادبی کی الفاظ
کسی ادنی مسلمان ہر کرن خوان سی بہی صادر نہونگی کسواسطی کہ حضرات انبیاء کو بی شبہ
قبرون مین یا جنت مین حیات حقیقی ہے خصوصًا ہمارے حضرت کو ملائکہ کے خبر پہنچانے سی
خبر ہوتی ہی چنانچہ مفتاح الابواب وغیرہ کتابون مین ہی کہ آنحضرت صلعم اپنی مرقد مبارک کے
حقیقی حیات سی مشرف ہین اور بعضی شافعیونکے نزدیک جنت مین فرشتی خدمت با
برکت مین آنحضرت صلعم کی بندون کے اعمال مجملاً عرض کرتے ہین ہان اگر کوئی ایسا اعتقاد کرے
کہ آنحضرت صلعم غیب کی خبرین سب جانتی ہین اور خدا کی مانند سب جگہہ حاضر و ناظر ہین اور اسکے
جواب مین کوئی کہی کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی عالم الغیب اور ہر جگہہ حاضر و ناظر
نہین نہ نبی نہ ولی تو کیا قباحت ہوئی تاتارخانیہ و بحر الرائق کا مسئلہ اسپر گواہ مقبول الشہادۃ
ہے رجل تزوج امرءۃ ولم یحضرہ الشہود فقال خدا اور رسول گواہ کردم بطل
النکاح وکفر الناکح اسواسطی کہ اوسنی حضرت رسول کو ناظر حالات و سامع دعوات
انبیاء جانا **تیسری تہمت** کہتی ہین کہ یہہ لوگ ذات انبیا سی صدور فیض اور مدد
کے قابل نہین جواب اسکا یہہ ہے کہ ہم لوگ ذات بابرکات جناب سرور کائنات فخر الاولین
والآخرین شفیع العصاۃ والمذنبین رحمۃ للعالمین امام الانبیا والمرسلین کو ایسا معدن
فیض اور چشمۂ امداد جانتی ہین کہ مثل انکی جملہ عالم مین کسیکو نہین جانتی ہمارے اعتقاد
مین ذات بابرکات آنحضرت صلعم کی از ابتدای تجلی تجلیۂ وجود لغایت روز حضور رب الارباب
رب المعبود کے چشمۂ فیض اور معدن برکات زمان حیات مین طرح طرح کی مددین

اور فیض اشرف اندرزان حضرت نبوی کو ذات متبرک سی حاصل ہوتی ہین اور بعد وصال اظہر کے
عالم برزخ مین بہی ذات مبارک موجب نزول انواع رحمت و برکات ہی اور حشر کے دن بہی
ذات مبارک سی فیض عام اور امداد کافۂ آنام بلاشبہ پائی جاویگی یعنے اسوقت کہ تمام انبیا
اولوالعزم نفسی نفسی پکارینگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سبکو نکو بطریقہ شفاعت
بالاذن سی کربت والم سی نکال کر باذن اللہ پار اوتارینگے تو دیکہو کہ ہم جناب رسول اللہ
صلعم کو کیسا معاون اور شافع اور مددگار بجناب ایزدی سمجہتی ہین پہر نسبت کرنا انکار
امداد انبیاء کا ہماری طرف محض اتہام ہے ہان البتہ ہم لوگ اسطرح کی امداد سی بلاشبہ
لوگون کو منع کرتے ہین کہ اپنی حاجتین جیسی مال اولاد اور صحت و رزق وغیرہ علی ہذا القیاس
بالاستقلال آنحضرت صلعم سے حاضر ناظر اور رستی والی دعاؤن کے جانکر طلب نکرنا چاہئے
اسلئی کہ یہہ خاصہ جناب باریتعالی کا ہی کہ سب کی سب اوقات مین سی اور سبکو سب کچہہ دے
اب رہی استمداد اس نہج کی کہ اللہ تعالی سی حاجات دنیاوی طلب کرین اور آنحضرت
صلعم کو وسیلہ پکڑین سو تحقیق اس باب مین یہی ہی کہ صلحاء امت جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو کہ اپنے زمانہ مین موجود ہون وسیلہ پکڑا جاوے کیونکہ صحابہ اور باقی سلف
صالحین جناب رسول اللہ کو بعد وصال آنحضرت کی وسیلہ دعا مین نہین پکڑتے تہے چنانچہ
بخاری مین ہی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالی عنہ کان اذا قحطوا استسقے بالعباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی
عنہ فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فتسقینا و
انا نتوسل الیک بعم نبینا صلعم فاستقینا پس دیکہو کہ باوجودیکہ صحابہ رضی اللہ
تعالی عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر جانتی تہے لاکن بعد وصال آنحضرت
وسیلہ آنحضرت کا اپنی دعا مین نہین پکڑتی تہی اور وسیلہ صلحاء موجودین کا جو کہ بہ نسبت آنحضرت کے
یہہ رتبہ نہین رکہتی تہی پکڑا کرتے تہے سو ایسا ہی اب بہی متبع سنت نبوی پیروی سنت خلفاء
الراشدین مہدیین کو لازم ہے کہ سب حاجات اپنی جناب باریتعالی سی طلب کرین اور اپنے
دعا مین اگر وسیلہ پکڑنا منظور خاطر ہو تو صلحاء امت محمدیہ کو جو کہ موجب دسجیات

بحیات ظاہری ہون وسیلہ پکڑین اور اسمین جناب رسول اللہ کی کمال عظمت درحالو مرتبت پائی جاتی ہے کیونکہ جب اونکی ادنی پیروان سنت کو یہ منصب توسل حاصل ہوا تو شان اوس متبوع عالی منزلت کی تو کیا ہی کچھہ ہوگے

مثنوی

لازم و فرض است بر مرد و نسا
دافع الشر جز خدا دیگر نه است
نیست رزاق حقیقی جز خدا
زانکه تاثیر دوا از حکم اوست
نه بود هرگز تصرف ذره را
گفت حضرت مصطفی صم خلق را
فاسق و کافر نماند هیچکس
گر نبیند جن و فرشته و اولیا
نیست مخلوق و نبی و اولیا
کو رسانند خلق را حاجات شان
چون کند توبه بود در مومنان
آن زیارت گورستان آمده است
طالب آمرزش نمائید از خدا
میکنند بیت یهود و فاسقان
قبرها را زین عمل بت میکنند
این بیان اظهار حقست و یقین
زان بخواهند بدعتی اظهار آن
نے نهد قدرت توانائی بر آن
نے دوائی میکند نے اولیا
هرکه درویش و ولی با خدا

هرچه خواهند از خدا خواهند و بس
جز خدا نفع رساننده نه است
دافع درد و بلا ها جز خدا
نیز تاثیر دعا از حکم اوست
هرچه سبب کفر و شرک زنده است
گر هدایت میدهی در دست ما
گفت خالق تو بگو یا مصطفی
مالکان نفع و اضرار شما
هرکه داند اولیا و صالحان
دفع بیمار زند بلا و ضرر شان
نیست جائز از بزرگان صالحان
از برائی پند و عبرت آمده است
چون زیارت را بگورستان روند
بر قبور اولیا و صالحان
گفت حضرت چون نه بدین سبها
گرچه ذم فاسقانست اندرین
هرکه بگوید کسے را جز خدا
کو رساند خلق را حاجات شان
بدعیان زین گفتنش بد میبرند
میکنند انبار در کار خدا

خواستن مقصود و نصرت از خدا
که بجز حق نیست معطی هیچکس
نیست هادی حقیقی جز خدا
نیست دارو و طبیب و اولیا
چونکه در اموال خواجه بنده را
کردن آن شی حرام و غیبت است
در جهان گمره نماند هیچکس
با گروه مشرک و اهل یهود
لایق سجده و پرستش جز خدا
نمی نهند قدرت تصرف بهر ایشان
آن شود مرتد و کافر بیگمان
طلب میسازند مقصد از شان
هم برائی اهل آن خوانند دعا
پس برآنها فسق و بدعتها کنند
هم در ابوسند هم سجده کنند
بت مگردان انجدا قبر مرا
زانکه حق سختست و تلخست در جهان
هیچ درویش و نبی و اولیا
دفع بیمارے و آفت جز خدا
هم کنند انکار زان هم رد کنند
در است دانند گفتنش را جاهلان

جاہلان نہ ایشود ایمان براں	این نمید انند کہ زان کافر شوند	زین عقیدہ کفر رو و زخ رو ند

چوتھی تہمت شفاعت کے منکر ہین یہہ صریح بہتان اور افترا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن باذن اللہ ہماری شفاعت کرینگے جو شخص اس شفاعت سے منکر ہو اسکو ہم کافر اور مرتد جانتے ہین حضرت ہمارے بلاشبہ شافع ہین اور سید الشافعین ہین اور حضرت کی شفاعت سے کڑوڑون گنہگار جہنم سے نکلکر جنت مین جاوینگے اسکا انکار کسی مسلمان سنت جماعت والی کو نہین ہان انکار کافرون مشرکون کی شفاعت کا توضرور ہے کیونکہ حضرت شفیع المذنبین ہین نہ شفیع الکافرین والمشرکین احیاء العلوم مین ہے کہ شفاعت پر اعتماد کرکے گناہ کے کام کرنا ویسا ہی جیسا بیمار ماہر طبیب مشفق حکیم پر بہروسا کرکے پرہیز چھوڑ دے یہہ سراسر نادانی اور حماقت ہے اور معروف کرخی رح فرماتے ہین طلب بہشت کی بغیر عمل کے گناہ ہی اور امید شفاعت کی بی سبب اور علاقے کے ایک نوع کا فریب ہے اور امید مہربانی کی رکہنا اوس سی جسکے فرمانبرداری نکرنا حمق و جہالت ہی یہہ سب ایکطرف ایکروز حضرت عمر رض نے ام ہانی رض سے کہا کہ نیک عمل کرنا کہ کل تیری کام مین آوین کیونکہ حضرت محمد صلعم تیرے کام نہ آوینگے اللہ کے سامہنے ای صاحبو اس کہنے سی تو صاف شفاعت کا انکار پایا جاتا ہی مگر چونکہ انہون نے وحشت دلانی اور سیدھے راہ پر چلانے کے لئے اسطرح فرمایا ہی اسواسطی آج تک حضرت عمر رض کی کسی دشمن نے بہی انکو منکر شفاعت نہین کہا بہلا جب حضرت عمر رض اور امام محمد غزالی رح اور معروف کرخی رح اس کہنی سی وہابی اور منکر شفاعت نہوئے تو ہم بہی لوگون سی گناہ چہوڑانے کی نیت سے بر سید المرسلین صلعم کی دین و امت کی خیرخواہی سی ان لوگون کو جو کہ شفاعت کی امید پر ہزارہا گناہ کرتے مین اور باز نہین آتے کہتے ہین کہ حضرت شفیع المذنبین ہین لاریب فیہ مگر کفر و شرک اور ارتداد کے کام کرنے والون کے اور حلال و سبک گنہ کو جاننے والون کے شفیع نہین ہین انہی کہنے سے ہم بہی وہابی نہین ہوتے اگر اس طوفان بےتمیزی مین تم چلا چلا کر ہزار بار وہابی پکارو اہل ایمان جان چکے کہ نفسانیت سے تم مین ہزبان بکتے ہو ایماندار و سچے مقلد ہون مین ہرگز ضد سے ایسی بات نکریگا جس سی جاہلون

کا عقیدہ بگاڑ مفسد اور حسد ہی سی تو ابلیس جیسا اتنا بڑا مولوی تہا لعنتی ہو گیا افسوس یہی ہی کہ مولوی
ہو کر بدعتیون کی طرفداری ہی حقگو انکا دشمن بنے اے نافہم معنی شفاعت کے تو ہم بکار کرتے
ہین کہ ہماری حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن پانچ جگہہ شفاعت کرین گے
ہم پر کسطرح شفاعت کی انکار کا افترا تمہاری فریبی تقریرون سی ثابت نہین ہوتا ہمارے
اعتقاد پاک ہین اور حضرت ہماری شَفِیْعُ الشُّفَعَا ہین تمنے بڑی بڑی کتابین پڑھ
ڈالین مگر حیف ہی کہ عبادت طبعی و بلادت ذہنی سی شیخ سعدی کی گلستان و مولانا جامی
کے عقاید نامہ کا مضمون بہی ابتک نہ سمجہا الحاصل قرب قیامت قریب ہے ہر طرف سی اہل بدعت
کا زور ہی اور مفسدون کا شور ہی اتباع سنت رسول کے نام سی اہل سنت کے دشمن بنجاتے
ہین اور طرح طرح کے طعن و تشنیع جو سراسر جہوٹہہ و بہتان ہی کر کر بدنام کرتے ہین حاصل انکا
عوام لوگونکو سیدہے سادے سی بد اعتقاد کروانا ہی کہ جسکے لیے ظاہر خلقت کو بہکا کے شرک و بدعت
کیطرف دعوت کرنا اول کچہہ جہوٹہہ کچہہ سچ ملا کر مکر و فریبی تقریرون سی عوام کو حقانی علماء سے
نفرت دلانا پہر بیچاری ان پڑہون انجانون کو شرک و بدعت کے گرداب مین ڈبونا
اور اپنے جیسا انکو بہی گمراہ کرنا ہی نہین تو کونسا مردود ہوگا جو رسول اللہ کی شفاعت
کا اور اولیاؤن کی کرامت کا اور میت کے ثواب رسانی کا مانع و منکر ہوگا اللہم
احفظنا من شرور الحاسدین و ظنون الفاسدین

نظم

اہل دنیا چون سگ دیوانہ اند	دور شو ز ایشان بہ بیگانہ اند	علم دین با علم دنیا رہزن است
اہل دین را اہل دنیا دشمن است	اہل دین آنند حق ظاہر کنند	اہل دنیا آنکہ حق پوشی کنند
طرف ناحق گشتہ حق باطل کنند	عزت و زر را ز ستم حاصل کنند	طرف حق ذرہ نہ دم زنند اندران
مانع آنرا بدانند از بدان	در دل خود خوف فوت زر نہند	خوف فوت دین و ایمان کی نہند
این چنین را گفت ملا کافران	گرچہ در ظاہر نمایند مومنان	نیستند آن عالمان بلکہ خرند
زان خران انسان ہزاران بہتر اند	گر نہ بے سبیلے شرف عالمان	کی بدی شیطان و بلعم راندگان
علم در جامہ پلیدت کو بود	نیست آنرا شرف اگرچہ نو بود	

پانچوین تہمت

مولود شریف سی ہم منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ مطلق پڑہنے اور سننے مولود شریف

سے یعنی ذکر وقائع میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تخصیص ماہ اور تاریخ معین اور التزام
عقد مجلس خاص مستقل مقصود بالذات اور قیام بوقت ذکر وضع نبوی وغیرہ ذالک لوازم
ہیئت کذائی پر مشتمل نہو منع نہین کرتے بلکہ ایسے ذکر مبارک کو موجب نزول انواع برکات
اور مثمر حصول رحمت خالق البریات سمجھتے ہین اور جو کوئی ایسے ذکر حق سے منع کرے اوسے
برا جانتے ہین ہان البتہ ایسی مجلس مولود سے منع کرتے ہین جو باہ معین ربیع الاول روز
معین بارہ کے یا کسی اور دن مجلس خاص منعقد کرکے پڑہا جاوے اور وقت ذکر وضع نبوی
کے قیام کیا جاوے پہر اگر اس محدث بہ ہیئت کذائی کو امور شرعیہ موجبات ثواب سے سمجہا
جاوے اور باعث زیادت محبت کا ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانا جاوے
اور تارک کو اسکے تارک سنت سمجہا جاوے یا اس نہج کی مجلس سے منع کرتے ہین کہ جسمین
باوجود ذکر میلاد کے طرح طرح کے منکرات مثلاً راگ رنگ اور قصہ کہانے جیسے بدر منیر
چوہی نامہ گلشن نامہ گیدڑ نامہ طوطا کہانی اور رواہیہ اور رزٹل غزلین شعر اور تارہے
پڑہی جاوین پس اگر ان دو قسمون کی مجلس مولود سے منع کرنے کا نام انکار مولود ہے
اور انکی منع کرنیوالے وہابی ہین تو اگلے اور پچہلے بہت سے علماء ربانین اور ائمہ مجتہدین
وہابی ہون گی کیونکہ ایسی اقسام کے مجلس مولود کو بہت اماموں اور عالمون نے جنہین کوئے
حنفی ہے اور کوئی ملکی اور کوئی شافعی اور کوئی حنبلی ہین مذموم اور مردود کہا
ہے اگر سب کے ذکر کیا جاوے تو اس رسالہ قامع الشرک والبدعت مین لکہین تو اسکے سوا ایسے
بڑی ایک اور کتاب تیار ہوتی ہے مگر چونکہ جواب دینا اس تہمت کا ضرور تہا اسواسطے
چند اقوال چند راسخین علماء اور ائمہ صلحاء کے بطور مشت نمونہ خروارے اس مین
نقل کئے جاتے ہین تو اولاً معلوم کرنا چاہیے کہ آغاز اس بدعت کا سنہ چہہ سو چار ۶۰۴
ہجری مین بیچ شہر موصل کے ساتہہ ایجاد مسمی شیخ عمر بن محمد کے ہوا پہر چند لوگ بڑے
عالمون طالبان دنیا سے اور چند امیران بدعت دوست نے اسکا اقتدا کیا اور بدعت
کو بڑا رواج دیا اور بعد وہ ان کا ملک ابوسعید کوکبری بادشاہ
شہر اربل تہا اب سنو کہ امام اجل شیخ الشیوخ حضرت تقی الدین

سبکی ابو عبد اللہ ابن الحاج مالکی اور امام اجل فقیہ اصولی علاء الدین اسمعیل شافعی
اور امام حافظ ماہر ابو بکر بن عبد الغنی شہیر بابن نقطہ بغدادی حنفی اور امام شیخ الحنابلہ
شرف الدین احمد معروف بابن قاضی جبل جسکے حق مین جزری نے کہا ہے کہ منتہی ہوا
ساتھ اسکے علم ساتھ اختلاف مذاہب کے اور شیخ عبد الرحمن مقری حنفی اور علامہ احمد
بن محمد مصری مالکی اور علامہ معز الدین حسین خوارزمی اور شیخ اجل ابو الحسن علی بن
الفضل مقدسی مالکی اور علامہ ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید مالکی مقری اور
شیخ کامل محمد بن ابی بکر المجر دمالکی اور امام نصیر الدین وودی شافعی اور امام علامہ
کعب العلوم العقلیۃ والنقلیہ شمس الدین ابن القیم اور علامہ احمد بن الحسن اور رفاعی
شہاب الدین دولت آبادی اور شیخ اجل امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی
شیخ احمد سرہندی اور مولانا و مستندنا شیخ المشایخ شاہ عبد العزیز دہلوی اور
صاحب الشرعۃ الالہیہ اور صاحب ذخیرۃ السالکین اور صاحب نور الیقین ابن الطیب
اور علامہ امام الائمہ قاطع اعناق المشرکین و المبتدعین امام تاج الدین فاکہانی مالکی
اور سوا انکے اور کئی علماء نے ایسی اقسام کی مجلس مولود کو بہت تشنیع اور تقبیح
سے اور خوب بسط اور بیان شقوق سے ابطال اسکا کیا ہے چنانچہ کچھ کلمات انکے
بطور اختصار اس مقام مین نقل کئے جاتے ہین کہا امام ابو عبد اللہ بن الحاج نے
بیچ کتاب مدخل اپنی کے فصل فی المولد و فی جملۃ ما احدثوہ من البدع مع
اعتقادھم ان ذالک من اکبر العبادات و اظہار الشعایر ما یفعلونہ فی
الشہر الربیع الاول من المولد و قد احتوی ذالک علی بدع و محرمات الی ان
قال و ہذہ المفاسد مترتبۃ علی فعل المولد اذا عمل بالسماع فان خلا منہ
و عمل طعام فقط و نوی بہ المولد و دعی الیہ الاخوان و سلم من کل ما تقدم
ذکرہ فہو بدعۃ بنفس نیۃ فقط لان ذالک زیادۃ فی الدین و لیس من عمل
السلف الماضین و اتباع السلف اولی و لم ینقل عن احد منہم انہ نوی المولد
و نحن تبع السلف فیسعنا ما وسعہم انتہی ترجمہ یہہ فصل ہے مولد مین اور بیچ جملہ

که لوگون نی نئی بدعت نکالی ہی ساتہہ اعتقاد عبادت ہونے اسکی کے اور ظاہر کرنے رسوم
اسلام کے ایک یہہ ہی کہ ماہ ربیع الاول مین مجلس مولود شریف کی کرتے ہین اور وہ
کتنی بدعتون اور حرامون کو شامل ہوتی ہی یہان تک کہ کہا مصنف مدخل نے کہ
یہہ سب مفاسد مرتب ہوتے ہین مولد کے کرنے پر جب کیا جاوی ساتہہ سماع کے پہر اگر
خالی ہو ان مفاسد سے اور کرے کہانا اور نیت کرے مولد کی ساتہہ اس کہانے کی اور
بولاوی کہانے کے واسطے برادری کو اور بچے ان سب فسادون سی کہ پیشتر گذرے
ہین پس وہ بدعت ہے صرف نیت سی اس عمل کے کیونکہ یہہ زیادتی ہے دین مین اور
معمول سلف سی نہین اور پیروی سلف کی بہتر ہے اور کسی سی منقول نہین اہل سلف
سی کہ انہی مولد کیا او رہم پیروی سلف کی کرتے ہین پس ہمارے واسطے وہی روا ہے
جو انکو روا تہا اور کہا احمد بن محمد بن بصرے مالکی نے بیچ قول معتمد کے و محمد ا
قد اتفق علماء المذاهب الاربعة علی ذم العمل به فمنهم العلامة
معز الدين حسن الخوارزمي قال في تاريخه ان صاحب اربل الملك المظفر
ابو سعيد الكوكبري كان ملكا مسرفا يأمر علماء زمانه ان يعملوا
باستنباطهم واجتهادهم وان لا يتبعوا المذهب غيرهم حتى مالت اليه جماعة
من العلماء وطائفة من الفضلاء ويحتفل لمولد النبي صلعم في الربيع الاول
وهو اول من احدث من الملوك هذا العمل وقال ابو الحسن علي بن الفضل
المقدسي المالكي في كتابه جامع المسايل ان عمل المولد لم ينقل من السلف
الصالح وانما احدث بعد القرون الثلثة في الزمان الطالح ونحن لا نتبع
الخلف فيما اهل السلف لانه يكفيهم الاتباع فاي حاجة لنا الى الابتداع
ترجمہ اور باوجود اسکے اتفاق کیا ہی علمائی ہو چہار مذہب کے مذموم ہونے پر اس عمل
سے ایک ان مین سی علامہ معز الدین حسن خوارزمی ہی کہا اسنی کہ اربل کا بادشاہ
ابو سعید کوکبری مسرف تہا اپنی زمانہ کے علماؤنکو کہتا کہ اپنی قیاس اور اجتہاد پر
عمل کرین اور کسیکے مذہب کے تابعداری نکرین تاکہ میل کیا اسکی طرف ایک

گروه نی عالمون اور فاضلون سے اور محفل کرنا مولود نبوی صلعم کی ماہ ربیع الاول مین دو ہی تھا جسنی یہہ بدعت اول نکالے بادشاہون سے اور کہا ابو الحسن علی مالکی نی جامع المسائل مین کہ عمل مولد کا سلف صالح سے منقول نہین بلکہ بعد قرون ثلاثہ کے برُے زمانے مین نکالا گیا ہے اور ہم پیروی خلف کی نہین کرتے جس چیز مین کہ سلف نی نہین کیا کیونکہ ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتی ہے کیا حاجت ہے بدعت نکالنے کی وقال الامام ابو عبید اللہ بن الحاج المالکی فی کتابہ المدخل بعد تعداد المفاسد فی هذا العمل وان سلم من کل ما تقدم ذکرہ فهو بدعة بنفس نية فقط لان ذالک زيادة فی الدين وليس من عمل السلف الماضيين واتباع السلف اولی ولم ينقل عن احد منهم انه نوی المولد ونحن نتبع السلف فيسعنا ما وسعهم اور کہا امام ابو عبید اللہ بن الحاج المالکی نے بیچ کتاب اپنی مسمی مدخل کے پیچھے شمار کرنے ان خرابیون کی کہ جو اس مولد مین لوگ کرتے ہین کہ اگر خالی ہو مجلس مولود کی ان خرابیون سے جنکا ذکر گذر چکا تو بہر ہے یہہ عمل بدعت ہی صرف نیت سے اس عمل کی کیونکہ یہہ زیادتی ہے دین مین اور نہین ہی عمل سے سلف گذشتہ کے اور اتباع سلف کا بہتر ہی حالانکہ نہین منقول ہوا کسی سے کہ اوسنے نیت کی ہو مولد کی اور ہم تابع ہین پہلے لوگون کے بس گنجایش رکہتی ہی ہمکو وہ چیز جو گنجایش رکہتی تہی اونکو وقال ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجيد المالکی المقری فی تكملة التفسير ما يهتم بعمل المولد فيليق ان ينكر علی ما يهتم به وقال محمد بن ابی بکر المخزومی المالکی صاحب المنهل شرح الوافی فی کتابه للبدع والحوادث ومن المنكرات القبيحة والمکروهات الفضيحة فی هذه الاعصار ما يعمل بمولد النبی صلعم فی بعض الامصار وما هلك امة من امم المرسلين الا بالابتداع فی الدين وقال الامام العلامة تاج الدين لفاكهانی المالكی فی کتابه لرد هذا العمل ان عمل المولد بدعة مذمومة وقال الفقه الاصولی علاء الدين بن اسمعيل۔

[illegible]

الشافعی فی شرح البعث والنشور مما یحتفل لمولده صلعم بدعة یذم فاعلها وقال
الحافظ ابوبکر بن عبد الغنی الشهیر بابن نقطة البغدادی الحنفی فی فتاواه ان عمل
المولد لم ینقل عن السلف ولا خیر فیما لم یعمل السلف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یصلح آخر ہذہ الامة ما یصلح اولها وقال شیخ الحنابلة شرف الدین احمد
المعروف بابن قاضی الجبل الذی قال فی مدحه الجزری انتهی بدا العلم باختلاف
المذاهب فی التاویلات ان ما یعمل بعض الامراء فی کل سنة احتفالا لمولده صلعم
فمع اشتماله علی التکلفات الشنیعة بنفسه بدعة احدثها من یتبع هواه ولا یعلم
ما امر صاحب الشریعة وبناه انتهی اور کہا ابو القاسم عبد الرحمان بن عبد المجید
مالکی مغربی نے تکملہ تفسیر مین کہ جو اہتمام کیا جاتا ہے مولد شریف کے عمل مین بس لائق ہے کہ انکار
کیا جاوے اہتمام کرنے والے پر اور کہا محمد بن ابی بکر مخزومی مالکی صاحب منہل شرح
درافی کی نے اپنی کتاب مین کہ بیان بدعات مین تصنیف کی ہے کہ ایک منکرات قبیحہ سے
اور محرمات زشت سے اس زمانے مین وہ کام ہے کہ کرتے ہین واسطے مولد نبوی صلعم کے
بعضے شہرون مین اور نہین ہلاک کوئی امت اسنون سے پیغمبر ان کے مگر دین مین بدعت نکالنے
کی شامت سے اور کہا امام علامہ تاج الدین فاکہانی مالکی نے اپنی کتاب مین کہ مولد معمولی
کے رد مین تالیف کی ہے کہ عمل مولد کا بدعت مذمومہ ہے اور کہا فقیہ اصولی علاء الدین شافعی
نے شرح البعث والنشور مین کہ جو محفل بناتے ہین واسطے مولد آنحضرت صلعم سو بدعت ہے
مذمت کیا جاوے کرنے والا اسکا اور کہا حافظ ابوبکر بغدادی حنفی نے اپنی فتاوی مین کہ
عمل مولد کا سلف سے منقول نہین اور جو کام سلف مین نہین ہوا ہمین کچھ خیر نہین کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین اصلاح کرنے کے پچھلے لوگ اس امت کے جیسا اصلاح کیا اگلون نے
اور کہا شیخ حنبلیون کے شرف الدین احمد معروف ابن قاضی جبل نے جسکی تعریف مین
امام جزری نے کہا تھا کہ نہایت کو پہونچا تھا اس شخص کی علم اختلاف مذاہب کا
اور ولایات مین جو کہ معمول ہے بعضے امیرونکا ہر سال مین محفل کرنا واسطے
مولد آنحضرت کے سو بعینہ بدعت ہے باوجود شامل ہونے کے تکلیفات شنیعہ پر بنیانکا

اس کو ایسی لوگ وہ نبی کہ جو اپنی نفس کی تابعدار ہیں اور نہیں جانتے کہ صاحب شریعت نے
کس چیز کا حکم کیا اور کس چیز سے منع کیا وفی الشرعة الالهية واذا علمت معنی
البدعة فاعلم ان من البدع المذمومة الشائعة فی الامصار والبلاد مجلس مولد
النبی صلعم لانہ لم یثبت من الادلة الشرعیة اما عدم ثبوتہ من الکتاب والسنة
فظاهر واما من القیاس فلان المعتبر هو قیاس المجتهدین بالشرائط المقررة
فی الاصول ولم یذهب مجتهد الی تجویزه واما من الاجماع فلان المعتبر هو اجماع
المجتهدین ولما لم یثبت ذهاب احد من المجتهدین الی اباحته فکیف یتصور
اجماعهم علی اباحته واستحسانه علی ان الاجماع لا بد له من سند وخلاف
الواحد مانع له کخلاف الاکثر والسند منتف ههنا وکثیر من العلماء قد بالغوا
فی تقبیحه قال ابن الحاج من المالکیة ومن جملة ما احدثوه من البدع مع اعتقادهم
ان ذلک من اکبر العبادات واظهار الشعائر ما یفعلونه من شهر ربیع الاول
من المولد وقد احتوی ذلک علی بدع ومحرمات وقال عبد الرحمن المغربی
من الحنفیة فی فتاواه ان عمل المولد بدعة ولم یقل به ولم یفعله رسول الله
صلی الله علیه وسلم والخلفاء والائمة وسئل الامام نصیر الدین الاودی
عن الاحتفال لذکر مولد النبی الکریم فاجاب لا یفعل لانه لم ینقل عن السلف
الصالح وانما احدث بعد قرون الثلثة فی الزمان الطالح ونحن لانتبع الخلف
فیما اهمل السلف لانه یکفی بهم الاتباع وای حاجة الی الابتداع وبهذا قال
ابن الفضل وقال احمد بن الحسن فی ملفوظه ان هذا العمل لم ینقل عن السلف
ولا خیر فیما لم ینقل عن السلف قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصلح آخر
هذه الامة ما یصلح اولها نقله عن ابن النقطة وما احدث هذا العمل من یتبع
هواه ولا یعلم ما امره صاحب الشریعة وما نهی عنه قال ابن قاضی الجبل وانا
قد روینا فی التاریخ ان صاحب اربل الملک المظفر ابو سعید کوکری کان ملکا
مسرفا یأمر علماء زمانه ان یعملوا باستنباطهم واجتهادهم ولا یتبعوا لمذهب غیرهم

شاذہم من الائمۃ الاربعۃ حتی مالت الیہ جماعۃ من العلماء وطائفۃ من الفضلاء
ویحتفل لمولد النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی الربیع الاول من کل سنۃ وہو اول
من احدث وروج ہذا العمل انتہی اور شرعۃ الالہیۃ مین لکہا ہی کہ جب جان چکا تو معنی بدعت
کا یہ جان لی کہ بڑی بدعتون مین سے جو مشہور ہو رہی ہین شہرون اور ملکون مین ایک مجلس
مولد آنحضرت صلعم کی ہی کیونکہ وہ ثابت نہین ادلہ شرعیہ سی سو ثابت ہونا اسکا قرآن و حدیث
سی تو ظاہر ہے ہی لیکن ناثابت ہونا قیاس سی اسواسطی ہی کہ قیاس معتبر مجتہدونکا ہی ساتھ
شرطون کے کہ کتب اصول فقہ مین مقرر ہین اور کوئی مجتہد اسکے مباح ہونی کی طرف نہین گیا
اور ثابت نہونا اسکا اجماع سی اسواسطے ہی کہ اجماع بھی مجتہدونکا ہی معتبر ہے سو جب کسی ایک مجتہد
کا جانا بہی اسکی مباح ہونے پر یا اچہا جاننے پر علاوہ یہہ کہ اجماع کے واسطے سند ضرور ہے
اور خلاف ایک مجتہد کا مانع ہی اجماع کا جیسا خلاف اکثر کا مانع ہے اور سند اس مسئلہ مین
نابود ہی اور بہت علمانی اسکی تقبیح مین مبالغہ کیا ہی کہا ابن الحاج مالکی نی کہ جملہ محدثات
اور بدعات سی کہ نئی نکالی ہی لوگون نی باوجود اعتقاد کرنے کی کہ یہہ بڑی عبادت ہی
اور ظاہر کرنا شعارون اور رسوم اسلام کا ہی ایک یہہ ہی کہ ماہ ربیع الاول مین مولد
شریف آنحضرت صلعم کا کرتے ہین حال آنکہ وہ شامل ہے بہت بدعات اور حرامون پر
اور کہا عبد الرحمان مغربی حنفی نی اپنی فتاوی مین کہ عمل مولد کا بدعت ہی نہ نقل کیا گیا ہے
اور نہ کیا ہی اسکو آنحضرت نے اور نہ حضرت کے خلیفون نے اور نہ دین کی پیشواؤن نے اور
سوال کیا گیا امام نصیر الدین وردی محفل کرنے سے واسطے ذکر ولادت نبی کریم صلعم کے
جواب کہا کہ نکیا جاوی کیونکہ یہہ سلف صالح سی منقول نہین نیا نکالا گیا ہی بعد قرون
ثلاثہ کے برے زمانی مین اور ہم پچہلون کی پیروی نہین کرتے اوس چیز مین کہ سلف نے
نہین کیا کیونکہ ہمکو متابعت سلف کی کفایت کرتے ہی نئی بدعت نکالنی کی کیا حاجت اور
یہی کہا ہی ابن تفضل نی اور کہا احمد بن حسن نی اپنی ملفوظ مین کہ یہہ عمل مولد کا سلف سے
منقول نہین اسمین کچہہ خیر نہین کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین درست کرین گے
پچہلے اس امت کی جو کچہہ درست کرین گے پہلے اسکے یہہ نقل کیا ابن النقطہ نے اور

نیا تھا لا اسکو تم کو خواہش نفس کی تابعداری سے جو نہین جانتی کیا پھر فرمایا صاحب شریعت نے اس
لئے سی منع کیا اور کہا ابن قاضی جبل نی کہ روایت کیا گیا ہے ہمکو تاریخ مین کہ صاحب شہر
اربل کا بادشاہ مظفر ابو سعید کوکری بادشاہ مسرف تہا یعنی فضول خرچ بیجا خرچ کرنیوالا
اپنی زمانی کی عالمون سے کہا کرتا کہ اپنی قیاس اور اجتہاد پر چلو اور کسی دوسری کی مذہب
تابعداری مت کرو چاروں اماموں سی یہانتک کہ راغب ہوا اسکے طرف ایک گروہ علماء
فاضلون سے اور محفل کیا کرتا ولادت نبی صلعم کے ربیع الاول مین ہر سال سی وہی ہے جسنے
اول یہہ بدعت نکالی اور اسکو رواج دیا تمام ہوئی کلام صاحب شرعۃ الالٰہیہ کی قال
الامام کعب العلوم شمس الدین ابن القیم فی زاد المعاد ولا یخص لمکان الذی
ابتدی فیہ الوحی ولا الزمان بشیء ومن خص الامکنۃ والازمنۃ من عندہ
بعبادات لاجل ھذا وامثالہ کان من جنس اھل الکتاب الذین جعلوا زمان
احوال للمسیح مواسم واعیادا کیوم المیلاد انتہی اور کہا امام کعب العلوم شمس الدین
ابن القیم نی زاد المعاد مین کہ خاص کیا جاوی مکان ابتدائی وحی کا اور نہ زمانہ اسکا ساتھ کسی
کام کے عبادت سی اور جو شخص خاص کری مکانون اور وقتونکو اپنی طرف سی ساتھ عبادات
کی اس غرض سی اور مانند اسکی ہوگا وہ جنس یہود ونصاری سی جنہوں نے وقت احوال مسیح علیہ
السلام کو اور اوسکی وقت ولادت کو موسم خوشی کی اور عید ٹہرایا وقال فی مجموعۃ الفتاوی
للقاضی شہاب الدین الدولت ابادی سئل القاضی عن مجلس المولد الشریف
قال لا ینعقد لانہ محدث وکل محدث ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار انتہی
ترجمہ اور کہا ہی قاضی شہاب الدین دولت آبادی نی مجموعۃ الفتاوی مین کہ سوال کیا
گیا قاضی مجلس مولود شریف سی کہا نہ بنائی جاوی کیونکہ وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی
ہی اور ہر گمراہی دوزخ مین جائیگی وقال صاحب خیرۃ السالکین موافقا لصاحب
نور الیقین لمن طلب الدین چیزیکہ نام آن مولدی نامند بدعت است اچہ رسول صلعم ہیچکس
را بدین امر نفرموده ونہ خلفاء اوونہ ائمہ ونہ خود این فعل کرده انتہی وقال مسند الو
شیخ المشائخ الشیخ المجدد فی بعض مکتوباتہ الحمد للہ الذی ھدانا وما کنا

لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاءت رسل ربنا بالحق علیهم من الصلوة
اتمها و من التحیات اکملها صحیفه التفات که از روی کرم نامزد این احقر ساخته بود
بوصول آن مبتهج و مسرور گردید جزاهم الله سبحانه خیرا اندراج یافته بود که اگرچه مبالغه
در منع سماع متضمن منع مولود که عبارت از قصائد و نعت و اشعار غیر نعت خواندن است
نیز بود اخوی اعزی میر محمد نعمان و بعضی یاران آنجا که در واقعه آنحضرت صلعم دیده اند
از این معرکه مولود بسیار راضی اند بر ینها ترک شنیدن مولود بسی مشکل است مخدوما اگر
واقعه را اعتبار بود و بر منامات اعتبار باشد مریدان را به پیران هیچ احتیاج نباشد و التزام
طریقی از طرق عبث می افتد چه هر مریدی موافق وقایع خود عمل خواهد کرد و مطابق منامات
زندگانی خواهد نمود آن وقایع و منامات موافق طریق پیر باشند یا نباشند و مرضی او
بوند یا نبوند برین تقدیر سلسله پیری و مریدی برهم میخورد و هر بوالهوسی بوضع خود مستقل
گردد و مرید صادق هزار وقایع را با وجود پیر برهم میخرد و طالب رشید بدولت حضور
پیر منامات را اضغاث احلام میشمرد و هیچ التفات بآنها نمی نماید شیطان لعین دشمن قوی
است منتهیان از قید او ایمن نیستند و از مکر او لرزان و ترسان اند از مبتدیان و
متوسطان چه گوید غایة ما فی الباب منتهیان محفوظ اند و از سلطان شیطان مصئون بخلاف
مبتدیان و متوسطان پس وقائع ایشان شایان اعتماد نباشد و از مکر دشمن محفوظ نبود
ثم قال بنظر انصاف ببینند که اگر فرضا حضرت ایشان در این زمان در دنیا زنده میبودند و این
مجلس و این اجتماع منعقد میشد آیا باین راضی میشدند و این اجتماع را می پسندیدند یا نه
یقین فقیر آنست که هرگز این معنی را تجویز نمی فرمودند بلکه انکار مینمودند الی آخره آورد
جناب شاه عبد العزیز دهلوی قدس سره العزیز نے کتاب تحفه اثنا عشریہ میں
بضمن اوهام رافضیون پندرهوین قسم اوهام مین بعد رد کرنے اس فعل کو رفضا کی جو
هر محرم کی عشره کو ماتم ٹهرا رکهاہی فرماتی هین از ینجا معلوم شد که روز نزول الیوم
اکملت لکم دینکم و روز نزول وحی و شب معراج را چرا در شرع عید
قرار نداده اند و عید الفطر و عید النحر را قرار داده اند و روز تولد و وفات مسیح نبے

عبد نگروانیدند الی آخر قال اور کہا امام الائمہ شمس الامۃ امام تاج الدین فاکہانی
نے اما بعد فقد تکرر سوال جماعۃ من المبارکین عن الاجتماع الذی یعملہ بعض
الناس فی شہر ربیع الاول ویسمونہ مولداً اھل لہ اصل فی الشرع ھو بدعۃ
احدثت فی الدین وقصدوا الجواب عن ذالک مبیناً والایضاح عنہ معیناً
فقلت وباللہ التوفیق لا اعلم لھذا المولد اصلاً فی کتاب ولا سنۃ ولا ینقل عملہ
عن احد من علماء الامۃ الذین ھم القدوۃ فی الدین المتمسکون باٰثار المتقدمین
بل ھو بدعۃ احدثہ البطالون وشھوۃ نفس اعتنی بہا الا کالون بدلیل ادرنا
علیہا الاحکام الخمسۃ فقلنا اما ان یکون واجباً او مندوباً او مباحاً او
مکروھاً او محرماً ولیس بواجب اجماعاً ولا مندوب لان حقیقۃ المندوب
ما طلبہ الشرع من غیر ذم علی ترکہ وھذا لم یأذن فیہ الشرع ولا فعلہ الصحابۃ
والتابعون المتدینون فما علمت وھذا جوابی عنہ بین یدی اللہ ان عنہ
سئلت ولا جائز ان یکون مباحاً لان الابتداع فی الدین لیس بمباح باجماع
المسلمین فلم یبق الا ان یکون مکروھاً او حراماً فحینئذ یکون الکلام فیہ فی
فصلین والتفرقۃ بین حالین احدھما ان یعملہ رجل من عین مالہ لاھلہ واصحابہ
وعیالہ لا یجاوزون فی ذالک الاجتماع علی اکل الطعام ولا یقترفون شیئاً من
الاٰثام وھذا الذی وصفناہ بانہ بدعۃ ومکروھۃ وشناعۃ اذ لم یفعلہ احد
من متقدمی اھل الطاعۃ الذین ھم فقہاء الاسلام وعلماء الانام سراج
الازمنۃ وزین الامکنۃ والثانی ان تدخلہ الجنایۃ ویقوی بہ العنایۃ حتی
یعطی احدھم الشئ ونفسہ یتبعہ وقلبہ یولمہ الی ان قال ھذا مع ان الشہر
الذی ولد فیہ صلعم وھو ربیع الاول ھو بعینہ الشہر الذی توفی فیہ فلیس الفرح
فیہ اولی من الحزن فیہ وھذا ما علینا ان نقول ومن اللہ تعالی نرجوا احسن
القبول انتہی ترجمہ اما بعد یعنے بعد حمد و صلوۃ کے پس بار بار ہوا سوال ایک جماعت
صاحبان برکت کا جمع ہونے سے جو بعضے لوگ ماہ ربیع الاول میں کرتے ہیں اور نام اسکا

مولود شریف دہرتے ہین آیا اسکی لئی کچہہ اصل ہے شرع مین یا بدعت ہے نئی نکالی گئی دین مین
اور جاہا جواب اس مسئلہ کا روشن اور واضح کہ حاجت دوسرے کی نچہوڑی پس جواب کہا میرنے
ساتہہ توفیق الہی کی کہ نہین جانتا مین اس مولد کے کچہہ اصل کتاب و رسنت مین اور نہین
نقل کیا گیا کرنا اسکا علمائی امت سے جو کہ پیشوائی دین اور چنگل مار نیوالی ہین ساتہہ آثار
اگلون کے بلکہ یہہ بدعت ہے نکالا اسکو بیہودہ لوگون نے اور خواہش نفس کی ہی ارادہ کیا اسکو
بہت کہانیوالون نی ساتہہ دلیل کے کہ پہیر لیئے ہمنے اسپر پانچ حکم کو پس کہا ہمنی کہ یا یہہ واجب ہو
یا مستحب یا مباح یا مکروہ یا حرام اور یہہ واجب نہین از روئے اجماع کی اور نہ مستحب ہے کیونکہ
حقیقت مین مستحب وہی ہی جسکو طلب کیا شارع نے سوا مذمت اسکی ترک پر اور اسمین نہین اذن
شارع سی اور نہ کیا اسکو صحابہ رضی نی اور نہ تابعین نی جو کہ دیندار تہی اور نہ کیسی اور نی جنکو مین
جانتا ہون اور یہہ ہے ہی جواب میرا اس مسئلے سے سامنی خدا تعالی کی اگر اس سی پوچہا گیا مین
اور یہہ بہی نہین جائز کہ مباح ہو کیونکہ بدعت نکالنا دین مین مباح نہین ساتہہ اجماع مسلمانون
کے پس باقی رہا مگر یہہ کہ مکروہ ہو یا حرام ہو اب کلام اسمین ہی بیچ دو فصلون کے اور فرق
کی درمیان دو حالون کے ایک یہہ کہ کوئی شخص اپنی خاص مال سی کری کہانا اپنی اہل و عیال اور
یاروں کے واسطے اور نہ بڑہین اس جمع ہونے مین کہانا کہانی سی اور نہ کرین کوئی چیز
گناہون سی یہہ قسم وہ جسکو ہم مکروہ اور بدعت اور زبون کہتی ہین کیونکہ نہین کیا اسکو
کسی نی اگلون سی جو اہل طاعت تہے اور فقیہ اسلام کے اور عالم جہان کی اور چراغ زمانون کے
اور زینت مکانون کی دوسرا یہہ کہ داخل ہو اسمین جنایت اور قوی ہو ساتہہ اسکی اہتمام یہانتک
کہ دیتا ہی ایک اونکا کچہہ چیز اور جیو اوسکا پیچہی جاتا ہی اوس چیز کے اور دل اوسکی کو رنج
پہونچاتا ہی وہی سنا اوس چیز کا یہانتک کہ کہا اوس امام نے آخر کلام مین کہ یہہ ماہ ربیع الاول
وہ مہینا ہی جسمین آنحضرت صلعم پیدا ہوئی اور یہی مہینا بعینہ وہ ہے جسمین وفات پائی
سو خوشی کرنی اسمین بہتر نہین غم کرنے سی اسمین یہہ ہی جو واجب تہا ہمپر اسکا کہنا اور
اللہ تعالی سی امید وار مین اچہی قبول کرنے کے واللہ اعلم بالصواب تمام ہوئی کلام انکے
بعد رصنر ور ہے آور اعام فاکہانی کا شیخ جلال الدین سیوطی نی تعقب بہی کیا ہی اور ایک

رسالہ مین اونہرے قدح بہی کیاہی لیکن ناصر فاکہانی لی رسالی سیوطی کا حرف حرف ارد لکہدیا
طالب شایق کو چاہئے کہ رسالی ناصر فاکہانی کو ملاحظہ کری تو متیقن ہے کہ کیسطرح کاشک کلام مین
مانعین اس مجلس مولود کی بہتمان اور نہ کوئی اعتراض مجوزین کا باقے ہی اور کلام ان
جیسی اکابر علما اور ائمہ مذاہب کے جو منقول ہوئی بلاریب تشنیع اور تقبیح پر اس قسام کی مجلس
مولود کی چسپان اور دال ہی اور اعتراضات سی محفوظ ہی پس اگر یہہ لوگ اگلی اور پچھلی
حنفی اور شافعی حنبلی اور مالکی سب کے سب وہابی ہین تو ہم بہی وہابی ہی ہین لطیفہ سبحان اللہ
قربان اس الٹی سمجہ کے نیکی برباد گنہ لازم ایسی مولود کی مجلس والی رسول اللہ کے دوست
ٹہرے اور اسکی منکر وہابی بنی بدعتی گور پرستون کی کچہہ عادت ہی ہوگئی ہی کہ اگر ذرا بہی
اپنی مرضی کی خلاف کسی کا قول وفعل پاتی ہین تو فورا وہابی کہدیتی ہین چنانچہ انہون مین
بعضے چلہ پوجنی والون نے چلہ پرستی حرام وکفر کہنے والی بزرگون کو ناحق وہابی مشہور کردیا
اور در باب درست ہونی چلہ پرستی کی ایک رسالہ بیہودہ اور پوچ کہ جسمین کلمات کفر کے
موجود اور دلیلین نامعقول واسناد غیر معقول ہین چہپوایا اور اپنی جاہل مریدون اور
معتقدون کے نزدیک شیخ اکبر بنی صندل عرس میلہ وقبور کا ذبہ کی زیارت کو سنت وعجائبات
کی نشانیان ٹہرایا اور انکی جواز کی دلیلین حدیثین موضوعہ ومسایل فقہ وتصوف غیر مسموعہ
لائے لوگون پر تہمت کرتے کرتے اتنا مشق ہوگیا کہ رسول وفقہا وصوفیان با صفا پر بہی
ہاتہہ صفا کرنے لگے اور حدیث من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار سے
نہ ڈرے مصرع چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد تعجب ہے کہ اگر چہ ہزار جاہل زانی
شرابی چور بت پوجنی والا رافضی خارجی بی نماز ہیو دسے فاسق فاجر منافق مشرک
بدعتی کو تو یہہ بدعتی اپنا بہائی اور پیشوا جانتے ہین اور سنی سنت پر عمل کرنیوالی مطیع
قرآن وحدیث کو مارنے کوٹنے وہابی کہنی کو ہر جگہ تیار ہین اور ان لوگون کو اپنا پیر وشفیع
ووسیلہ وحمایتی سمجہکر انکی مددگار ہین مصرع پاس ایسی چاہئی شاباش ایسی چاہئی +
شاید انکو اوستاد نی سوائی وہابی کہنے کے اور کچہہ نہین پڑہایا جیسا کسی مغل نے
ایک طوطے کو در ین چہ شک کی سوا دوسرے بات کچہہ نہ سکہائی تہی اور چالیس روپے

جو مولوی بنا تہا اوسکو سوائی فتنہ نظر کے دوسری بات ہی نہ آتی تہی ایسا ہی ان مولویون
اور بدعتیونکو جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی سوائی وہابی کہنی کی کچہہ نہین آتا جہتی تہمت
زیارت قبور سی منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہہ ہی کہ ہم لوگ کبہی زیارت قبور سی منع نہین
کرتے ہان دوسرے بدعتین جو کہ شرک اور حرام کام ہین جیسی کہ طواف کرنا قبر کو سجدہ کرنا
اصحاب قبور سی حاجات طلب کرنا اور وہان چراغ جلانا وغیرہ کو ضرور منع کرتے ہین
اور یہہ بہی کہتے ہین کہ عورتونکو قبور کے زیارت منع ہے چنانچہ مستملی مین لکہا ہی و
یستحب زیارة القبور للرجال وتکرہ للنساء ترجمہ اور مستحب ہے زیارت قبور مردونکو
اور مکروہ ہی عورتونکو اور مجالس واعظ مین ہے وَاَمَّا النِّسَاءُ فَلَا یَحِلُّ لَھُنَّ اَنْ
یَخْرُجْنَ اِلَی الْمَقَابِرِ لِمَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رض اِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ
زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ اور عورتین سو حلال نہین انکو کہ جاوین مقبرے کی طرف کیونکہ
روایت ہے ابی ہریرہ رض سی کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالی نے زیارت کرنیوالیون
قبرون کی وَعَنْ ابن عباس رض قال لعن رسول اللّٰہِ زائرات القبور
والمتخذین علیہا المسجد والسرج کذا فی المشکوٰۃ ترجمہ اور ابن عباس رض
سی ہی کہ فرمایا لعنت کی رسولخدا نے قبر کے زیارت کرنی والیونپر اور اونپر جو وہان سجدہ گاہ
بناوین اور چراغ جلاوین جیسا کہ مشکوٰۃ مین ہے وسُئِلَ القاضی عن جواز خروج
النساء الی المقابر فقال لا تسئل عن الجواز والفساد فی مثل ھذا وانما
تسال عن مقدار ما یلحقہا من اللعن واعلم کلما نوت الخروج کانت فی لعنة اللّٰہ
وملائکتہ واذا خرجت تلحقہا الشیاطین من کل جانبٍ واذا اتت القبر تلعنہا روح
المیت واذا رجعت کانت فی لعنة اللّٰہِ کذلک حتی تعود وفی الحدیث ایّما
امرءة خرجت الی المقبرة تلعنہا ملائکة السمواتِ السبع وملائکة الارضین
السبع فتمشی فی لعنة اللّٰہِ وایّما امرءة دعت للمیت فی بیتہا یعطیہا اللّٰہ
تعالی ثواب حجّةٍ وعمرةٍ ترجمہ اور پوچہی گئی قاضی عورتون کی جانے سے قبرونپر کہ جائز
ہے یا نہین پس کہا نہ پوچہہ جائز ہونے کو اور برائی کو ایسی کام کے بلکہ پوچہہ کہ کس

قدر لعنت پہنچتی ہی اسکے عمل کرنیوالی پر کہ جبکہ وہ نیت کرتی ہی جانی کی لعنت برستی ہی آ
اللہ تعالی اور فرشتون کی اور جب باہر نکلتی ہی گہیرلیے مین اسکو شیطان ہر طرف سے
اور جب پہنچتی قبر پاس لعنت کرتی ہی اسپر روح مردے کی اور جب پہرتی ہی وہان سے
اللہ کی لعنت مین رہتی ہی گہر آنی تلک اور حدیث مین ہے کہ جو عورت نکلے مقبرے کی
طرف لعنت کرتے ہین اسپر ساتون آسمان کی فرشتے اور فرشتے ساتون زمین کی پر
چلے جاتی ہی اللہ تعالی کی لعنت مین اور جو عورت کہ دعا کرتے ہے میت کو اپنی گہر حق
دیتا ہی اللہ تعالے اوسکو حج و عمرہ کا ثواب ورد ی عن سلمان رض وابی ہریرۃ
رض انہ علیہ الصلوۃ والسلام ذات یوم من المسجد فوقف علی باب دار
فاتت بنتہ فاطمۃ رض فقال لہا من این جئت فقالت خرجت إلی منزل
فلانۃ التی ماتت فقال ذہبت الی قبرہا فقالت معاذ اللہ ان افعل
شیئا بعد ما سمعت منك فقال لو ذہبت الی قبرہا لم تریحی رائحۃ
الجنۃ انتہی ترجمہ اور روایت ہی سلمان رض اور ابوہریرہ رض سی کہ تحقیق جناب
علیہ الصلوۃ والسلام نکلے ایکروز مسجد سی اور ٹہرے اپنی گہر کے دروازہ پر سو آئے
بیٹی اونکی حضرت فاطمہ سو پوچہا انکو کہ تو کہان سی آئی سو عرض کی مین گئی تہی فلانی
عورت کے گہر جو مرگئی ہی پوچہا حضرت نے کہ تو گئی اوسکی قبر پر تب کہا معاذ اللہ کہ کرون ایسا
وہ کام جو مین لون آپ سی اسکے ممانعت فرمایا اگر تو جلتے اوسکے قبر پر تو ہرگز نہ سونگہتی
خوشبو جنت کے اور بخاری کی شرح عینی مین ہی قال ابن عبد البر و
ولقد کرہ اکثر العلماء خروجہن الی الصلوۃ فکیف الی المقابر وحاصل
الکلام من ہذا کلہ ان زیارۃ القبور مکروہۃ للنساء بل حرام فی
ہذا الزمان ولا سیما نساء مصر انتہی اور نہیتکم عن زیارۃ القبور
فزوروہا مین کم ضمیر مذکر ہی اوسمین عورتین داخل نہین اصولیون کے صحیح ومختار
مذہب سے اور شیخ عبد الرحیم طاہر نے ترمذی کی شرح مین لکہا ہی لما ثبت ان الرخصۃ
قبل حدیث اللعن فالاصح عدم الرخصۃ للنساء فی الزیارۃ کما ہو مذہب

الجمہور ویویدُ ذلك تذکیرُ صیغۃ الرخصۃِ ایضاً انتہی اور شرح برزخ میں
بیچ باب زیارت رخصت قبور کے ہے ثم اعلم ان زیارۃ القبور ماذونٌ فیہ
الرجال وعلیہ عامۃ أھل العلم واما النساء فقد روی عن ابی ھریرۃ رض
ان رسول اللہ صلعم لعن زوّارات القبور عن ابن عباس رض انہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعن زائرات القبور فلا یجوز لمن الرخصۃ فی زیارت القبور
وقال جمہور العلماء من اثبت الرخصۃ للنساء فی الزیارۃ فانما یستدل
بحدیث نہیتکم الخ وھو استدلال بلا قیاسٍ لان خطاب الرجال لایشتمل
النساء ولم یرد حدیث فی حق النساء فلا یعم الرخصۃ فالصحیح انہ لا
یباح للنساء زیارۃ القبور انتہی الکلام ایسا ہی سوا انکے بڑے بڑے محدثین اور مجتہدین
اور فقہا کے نزدیک زیارت کرنا قبرون کی حرام ہے قطع نظر ان سب کے ان ملکون کی
عورتین قبرون پر زیارت کو کب جاتی ہین زیارت قبور یعنے صاحب قبر کے لئے دعا و استغفار
کرنا اور عبرت پکڑنا اور دنیا چہوڑ دینا اور آخرت کو یاد کرنا ہے بہلا انصاف کرو کہ اکثر
عورتون کو آبدست تک یاد نہین نماز کبہی پڑہتی نہین وہی کیا دعا و استغفار کرین گے
انکا تو یہہ حال ہے کہ ایک بغل مین لڑکا دوسرے ہاتہہ مین مالیدے کا طبق لیکر ہل ہانکتے
خاک دہول بہانکتی گبڑی جوکی دیتی کو یا پیادہ درگاہون پر جاتے ہین مجاورون کے
سامہنی بی پردہ ہوکر چراغ و مالیدہ رکہہ کر سجدہ طواف کرتے ہین ناک رگڑتی ہین دعا کے
بدلے خود ان سے دعا مانگتی ہین کہ یا حضرت میرے خصم کو بیل بنا دو اجی صاحب میرے داماد
کو اکلوتی بیٹی گاؤ بیل کر دو اجی پیر جی میرے لڑکے کا نصیب کہول دو یا میران ولی میرے
بیٹے کو نوکری سی لگا دو یا شاہ مدار صاحب مجہکو رزق و اولاد دو اجی شاہ سوار صاحب
دشمنونکو میری زیر کرو اور استغفار کے بدلے آپ ناک رگڑتی ہین کہ پیر صاحب غلاف لانا
بہول گئی مجہہ پر غضب مت ہو اگلی جمعرات کو دوہرا غلاف لاؤنگی جمعرات کو حاضر
ہوتی تہی لیکن نگوڑی بی نمازی آگئی اسلئی دیر ہوئی یا ولی مجہپر مہربانی کے نظر کیجو
کسبیان اپنی خرچی مین سی مجاور کا حرچا اور بلا ؤکے رکابے چڑہا کر ایک پاؤن

اوٹہا ہاتہہ جوڑکر گڑگڑاتے ہین کہ دو نوجیان آپکی لونڈیان کنی ون سی بیکار ہین یا بہر
جلد کسی موٹی مالدار کو ان کے جال مین پہسا ڈا اور روزی کا دروازہ کشادہ کر دو
پہلے خرچے ملتی ہی سوا من کی دیگ اور اطلس کا غلاف چڑہاؤنگی آمی زیارت کو جانیوالے
عورتون کے خیر خواہ بہلا یہہ حرکتین تمہاری اعتقاد مین نیک ہین یا بد بہر بتاؤ کہ بجز
ان نیتون کے کونسی عورت قبور کی زیارت بطور سنت کی کرتی ہی اگر ہزار یا پنجسو
مین سی کسی ایک نے بطور سنت ادا بہی کی تو النادر کالمعدوم کا کیا اعتبار پشاوری
قندہاری ملتانی کشمیری کابلی عجمی عربی علماء ہند و دکہن کی رسم و رسوم و اہیات سے
کیا واقف ان بدعتیون کی رسوم جاہلیت سی اسی ملک والی بخوبی واقف ہین اسیواسطے
یہانکے علماء انکی طور پر انکو تنبیہ و تادیب و تہدید نرم و گرم نصیحت سے ملنساری و نرمی
سے انکو شرما شرما کر اونسی بدعتین چہوڑانی کی کوششین کرتے ہین یہہ ناواقف نا حق
دخل در معقولات کر کر خلل انداز امر معروف و نہی منکر ہو کے ان رسمی مسلمانون کے
طرف ہو کر انکے حمایتی بنکر حقانی لوگون سے نا حق جہگڑتے ہین اور ناصحون کی نیتون کو
دریافت نہین کرتی بلکہ جان بوجہہ کر حق کو نا حق کرتے ہین یا رو یہہ زمانہ بہی ویسا ہی آیا ہی
کہ یزید کی خوشامد سی حضرت امام حسین رضہ کو دیدہ و دانستہ شہید ہے کر ڈالا لاکن
خسر الدنیا والاخرۃ بہی ہوئی اسیطرح یہہ لوگ بہی جان بوجہہ کر جاہلون کے طرفدار
بنکر کہتی ہین کہ وہابی زیارت قبور کو منع کرتے ہین اتنا نہین جانتی کہ زیارت قبور جایز بہی
ہے مکروہ بہی ہی حرام بہی ہی شرک و کفر بہی ہی جایز تو وہ ہے کہ جسطرح حضرت پیغمبر خدا
نے فرمایا کیا اوسی طور سی زیارت کرے تو مسنون ہی تو وہ طور یہہ ہی کہ قبر کے پاس پہنچکر
کہے السلام علیکم دار قوم مومنین اور اہل قبور کی مغفرت کے واسطے دعا کرے
اور اون سی عبرت لیوی اور دنیا سے بی رغبت ہووی اور آخرت کو موت کو یاد کرے
حضرت نی اسیواسطے اجازت دی ہی کہ حاصل و غرض زیارت قبور سی یہی ہی مکروہ
زیارت وہ ہی کہ قبر کو بوسہ دینا اور جہکنا اور رونا ہنسنا سونا دنیا کی باتین کرنا
کہانا پینا حرام وہ ہی کہ قبر کو سجدہ تحیۃ کرنا طواف کرنا ناچ کروانا بلبے بجوانا غلاف

اڑانا کفر و شرک وہی قبر کو سجدہ عبادت کرنا قبر والے سے حاجت مانگنا انکی نذر
و نیاز ماننا انکو نفع نقصان پہونچانیوالے سمجھکر اونسی بلا واسطہ و توسل استمداد کرنا
اس تقریر سے عرس و فاتحہ کے شوقین اور گہڑی چڑکیاں دینے والیوں کی حمایتی مجاور
انکے پیر البتہ پیچ و تاب کہاوینگے اور وہابی وہابی کرکر خوب سا شور و غل مچاوینگے
مگر جب فقہ و حدیث کی عبارتین اوستادون سے مطالعہ کرینگے تو خجالت سے کہسیانی ہوکر
سنت جاہلانہ کہسکا فری اور بہتانان من مانتے کرنے لگینگے کیونکہ تہمتوں کی گٹھڑی ایسیہ
خوب گڑ گئے ہے عام لوگونکو فریب دینے کے لئے مقید کو مطلق مطلق کو مقید بنا کر اوسکے
نسبت حقانی لوگون پر کرتے ہین تاکہ کسی طرح آپ سچے بنین مگر جہوٹے کو خدا وند عالم کبہی
سرسبز نہین کرتا انکا دروغ بیفروغ آخر کہل ہی جاتا ہے اونکا ایک تیز فقرہ عوام الناس
کو بہکانے کا یہہ بہی ہے کہتے ہین کہ چہاپے کی قرآن و کتابین مت لو وہابیون نے غلط کرکے
چہپوائی ہین اصل حقیقت یہہ ہے کہ علماء ہند نے جزاہم اللہ خیر الجزاء جب غریب مسلمانون
کے ہمت علم دین حاصل کرنے مین کم دیکہے تب دین کی خیرخواہی سے قرآن و حدیث و فقہ
مسائل ہندی مین ترجمہ کیا تاکہ تہوڑی مدت مین مسلمان اپنی خدا اور رسول کی کلام و احکام
ایمان و اسلام سے واقف ہوجاوین اور فرض و واجب و سنت مستحب حلال حرام
مباح مکروہ و شرک و بدعت توحید و سنت بآسانی جان لیوین اور صاحب ثروت
دیندارون نی وہی ترجمہ و کتابین باقیات صالحات و وسیلہ نجات سمجھکر چہپواکر
وقف فی سبیل اللہ کئی تاکہ فایدہ عام ہو غریب غربا بہی فیض پاوین سو الحمد للہ ان علماء
و امرا کی نیک نیتی کی برکت سے ہزارہا نام کے مسلمان اس ہندی ہی کی بدولت کام کے
مسلمان ہوئے اور اس سبب سے ان علم فروشون حق پوشون کا بازار سرد ہوا اب
انکو کوئی پوچھتا نہین ایک مسئلے کے جواب کے واسطے جبہ جبہ پہننے آنکے آستانہ بوسی بہی
موقوف ہوئے تحفے و ہدیے کا دروازہ بند ہوا ہندی کتابون سے بفضل الٰہی آپ سے
بے منت تحقیق کر لیتے ہین ہرچند یہہ لوگ منطق بی محل جہاڑتے ہین مگر وہ کہان مانتے
ان اونہون نے جو برسون مین نہ حاصل کیا تہا سو ہندی سے پڑہنے والون نے حاصل

کرلیا اب وہی ہندی رسالی والی دین کی مسائل مین تطویل و مختصر والی بی عمل والو آنکہ بند
دم بند کر دیتی ہین تب دل مین کہسیانی ہوکر شور و غل مچاکر جاہلونکو کہتی ہین کہ یہہ لوگ جاہل
وور رسالی ہندی پڑہ کر نحویون صرفیون منطقیون اصولیون عالمون سی بحث کرتی ہین
ارسی یار و یہہ ہندی کتابین وہابیون نی بالکل غلط بنا کر چہپوائی ہین سبحان اللہ
صرف نحو منطق اصول وغیرہ کتابین چہپانے کی تو درست ہومین اور دینی رسالی اور
قرآن وحدیث چہاپے کے نادرست قربان ایسی الٹی سمجہ کے خدا کے فضل و کرم سی یہہ
لوگ انہین ہندی رسالون سی باعمل بنکی مطلب جاننی سے کام ہے عربے ہو یا فارسے
منہہ دیکہنی سی کام باقی ہوہی یا آرسی ساتوین تہمت یہ کے ثواب رسانی سی
منع کرتی ہین تفصیل اسکی یہہ ہی نہ ثواب رسانی منع کرتے ہین نہ تصدیق کی نیت سی کہانا
کہلانا منع کرتے ہین ہان نذر و منت جو کہ عوام کرتے ہین اور ہرگز ثواب رسانی کا ارادہ
نہین رکہتی البتہ اسکو منع کرتے ہین بلکہ ثواب پہنچانے کا طریقہ بتاتے ہین وہ طریقہ
یہہ ہی کہ خواہ نقد خواہ جنس خواہ کہانا اپنی مقدور پر مسکین محتاجونکو دیوے اور نیت
سی کہ ای پروردگار اس چیز کا ثواب فلانی کی روح کو تو پہونچادی یا یون کہی کہ اس
نیک عمل کا ثواب مردے کو اور بخشنی کا ثواب بخشنی والی کو پہونچے اور اس سی زیادہ اس
مقدمہ مین کوئی حرکت نکری کہ شرک اور گناہ سی بچ جاوے کذا فی زاد الاخرۃ
اور نذر ماننا اللہ تعالی کی سوا دیوے کے اور شیخ کے اور کہانا لیجانا قبر کے پاس نذر
کے راہ سی یا سیتا کی نزدیک حاصل کرنیکو درست نہین ہی بلکہ بدعت اور مکروہ تحریمہ
ہے اور کافرون کی عادت ہی بتوں کے حق مین قال فی الدر المختار واعلم ان
النذر الذی یقع للاموات ومایوخذ من الدراہم والشمع والزیت
ونحوہا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیہم فہو بالاجماع باطل وحرام
مالم یقصد واصرفہا للفقراء الاحیاء وقد ابتلی الناس بذلک ولاسیما
فی ہذہ الاعصار وقد بسط العلامۃ قاسم فی شرح درر البحار ولذا قال
الامام محمد لوکان العوام عبیدی لاعتقتہم بلا ولاء وذلک بانہم

لا یعقلون فالکل به یعتبرون انتہی ترجمہ جان تو کہ نذر جو بانی جاتی ہی مردون کے
واسطی اور لاتی ہین روپئے اور چراغ اور تیل اور مانند اس کے بڑی بڑی اولیا کے
قبرون کی پاس انکی خوشی چاہتی ہین وہی علماء کی نزدیک باطل اور حرام ہی جبتک کہ اسکے
مانتی کا ارادہ نہو فقراء کی واسطے اور اس بلا مین پہنسی ہین لوگ خصوصاً اس زمانی مین
اور خوب کہولکر بیان کیا ہی علامہ قاسم نے درر البحار کے شرح مین اسی سبب سے کہا امام
محمد نے اگر ہوتون عوام میرے غلام البتہ مین آزاد کر دون بدون ولا کے یہہ اسواسطے
کہ وے نہین سمجہتی سو آمین ہوشیار ہوون اور عبرت پکڑین آور فتاوی عالمگیری کا
بہی یہی مضمون ہی مگر حقانی لوگ ہر چند انکو سمجہاوین پر یہہ نذر لغیر اللہ اور کسبیون کے حقے بیچنی
روٹی پلاو زردی کی کہانیوالی بدعت پسند ہرگز نہین مانتی اور عجب بے انصاف ہین کہ کہتی ہین حضرت کو
لفظ کہنا بے ادبی ہی اور انبیا اولیاء کو علام الغیوب و کشاف الکروب و متصرف الامور
جاننا سنت وجماعت کا عقیدہ ہی اور عرس مین ناچ باجا و پرستش قبور و شادی غمی کی
رسم مقرری و عید برات کی رسوم جو قدیم سے چلے آتے ہین سو بے تکرار دلی شبہ جائز
ہین آدہی سر کے بال کہنے واسطے داڑہی کترانی اور منڈانی والی موچہہ بڑہانی والی حقہ خوار
رشوت خوار زناکار غیبتی چغلخوار جہوٹہی سونا روپا لڑکونکو پہنانی والی محرم مین فقیر بننی والے
تعزیہ سازی جہوٹہی قبرین طاقچی پوجنے والے شاہ دولہ شاہ مدار شیخ سدو زین خان
لال پری سبز پری وغیرہ کے معتقد بہوانی و کالی کی بکری کہانی والی بی نماز دیوالی
و ہولی کی رسم کرنیوالی صلح کل کے مذہب والی مرشدوان کو قبرون کو سجدہ کرنے والے
مریدون سی سجدہ لینی والے بندونکو معبود و جمیع اللہ کہنے والی قرآن کو چہپانی والی
تسبیح کو مینگنیان نمازی کو اینڈا مسجد کو گوزخانہ پائجامے کو گوزدان کہنی والی شرع کے
منکر اہل سنت وجماعت ہین آور جو حضرت کو بندہ کہے انبیاء اور اولیاء کو حاجت روا
مشکلکشا غیبدان نجانی اور عرس و قبور کے پوجا و نذر لغیر اللہ و شادی وغمی کے
رسوم منع کرے اور سب سر کی بال رکہی اور تعزیہ و چلہ پرستی کو برا جانی اور شاہ دولہ
وغیرہ پیرون کی منتین نمانی بہوانی کالکا کالی وغیرہ کے بکرے کو حرام کہے مشرکون

بدعتیون کا شریک نہو وہی سجدہ لغیر اللہ کو حرام و شرک جانی بی شرع فقیران کفر کا کلمہ
والون کو اور مشائخ سجدہ لینی والونکو اور حق پوش علماء کو جنکو خدا اور رسول نی برا
انکی مذمت کرے وہی وہابیہ اور کلیہ کی جماعت سی خارج بلکہ کافر سبحان اللہ ما شاء اللہ
خوب پہچان و علامت وہابیون کی اور سنیون کی ٹھہرائی ہی اگر انہین علامتون سی ہم
وہابی ٹہرتے ہو تو ہم تو کیا بلکہ علماء ہفت طبقہ متقدمین و متاخرین تمہارے نزدیک وہابی
ہوئے تو الحمد للہ کہ ہمارے پیچھے لینے سی ہم لوگ غالب بڑی جماعت والے ٹہرے اور
تم لوگ اپنی ہی تقریر سی منکر انبیاء و اولیاء و منکر شفاعت و سنت و شریعت و منکر حدیث
و فقہ بنے خوب ہی سر کے بل اوندھے منہہ بلکہ چارون شانے چت گر پڑے آٹھوین
تہمت نماز سنت نہین پڑھتے تفصیل اسکی یہہ ہی کہ یہہ بالکل محض بہتان ہی ہم سنتی
سنت رسول اللہ پر جان دیتے ہین اور بدعت و بدعتیون سی الگ رہتے ہین چنانچہ اسی سبب سے
ہم لوگ بدعتیون کے نزدیک مطعون ہین ہم بھی اگر انکے مانند تارک سنت و بدعت پسند
ہوکر اونسے ملے جلے رہتے تو اتنی بدنامیان کیون اوٹھاتے سند و نزشو پرستون کے
ملامت کا نشانہ کیون بنتے الحمد للہ بدنام ہونا دین کے سبب سے اور ہر کس و ناکس کے طعنے سہنا یہہ
عین دین اور رسول اللہ کے سنت ہی کہ سنیون سی خود بخود ادا ہوتے ہے فللہ الحمد
علی ذلک ہان ایسا تو کہتے ہین کہ اقامت ہوگئی ہوا اور جماعت ہو رہی ہو تو جماعت مین
ملجاوے اور بقیہ فرض پڑھ لیوے بعدہ سنت کی قضا کرے حدیث اور فقہ کے کتابون
مین یہہ مسائل موجود ہین مگر مفتری لوگونکو وہابی کہنی کی ایسی سخت بیماری ہو گئی ہے
کہ کوئی دوا اثر ہی نہین کرتے آخر یہہ مہلک بیماری انکو ہلاک کر کر چھوڑتے ہے بڑا
تعجب ہے کہ ناحق تہمتین بی سر و پا تراش کر انکے نسبت ناکردہ گناہون پر کرتے ہین اور
اپنا دین و ایمان برباد دیتے ہین نوین تہمت قبرون پر پہول ڈالنا منع کرتے
ہین تفصیل اسکی یہہ ہی کہ قبرون پر پہول ڈالنا کتب حدیث و فقہ معتبرہ سی اصلاً ثابت نہین
اور جو لوگ کہ سند اس حدیث کی لیتے ہین کہ حضرت صلعم نے دو قبر والونکو عذاب ہوتے ہوئے
دیکھ کر بسبب شفقت نبوی کی ایک جریدہ گیلا لیکر اوسکو چیر کر دونون قبرون پر

کو رد کیا سو شیخ عبد الحق اس حدیث کی نیچے لکھتی ہین کہ بعضی لوگ اس حدیث کو پہول و سبزہ قبر پر
ڈالنی کے لئے دستاویز بناتی ہین سو خطابی کی جو عالمون کا امام اور حدیث کی شارحون
کا سردار ہی اسکے دستاویز کو رد کرتے ہین اور انہون نے کہا ہی کہ اس حدیث سی پہول
و سبزہ قبرون پر چڑہانا ثابت نہین ہوتا اور یہہ بات بی اصل ہی صدر الاول مین
نہ تہی اور کرمانی نی کہا ہی کہ اس گیلی لکڑی مین تاثیر نہ تہی کہ رافع عذاب ہو وہ برکت
خاص رسول اللہ کے ہاتہہ مبارک کی تہی اور عینی شرح صحیح البخاری مین ہی و
کذلک ما یفعله اکثر الناس من وضع ما فیه الرطوبة من الریاحین و
البقول ونحوها علی القبور لیس بشیئ وانما السنة هی الزیارة ترجمہ یعنی
ایسا ہی جو اکثر لوگ کرتے ہین تر و تازہ پہول اور سبزہ وغیرہ قبرون پر رکہتی ہین
سو کچہہ نہین سنت تو زیارت ہی اور فرمایا حضرت نے زوروا القبور فانها تزهد
فی الدنیا وتذکر الآخرة یعنی زیارت کرو قبرون کی حال یہہ کہ تحقیق زیارت
انکی بی رغبت کرتے ہی دنیا سے اور یاد دلاتی ہی آخرت کو پس جو کام کہ خلاف تزہد
دنیا و تذکر آخرت سی ہو سو زیارت قبور کے مطلب سے خارج ہی اب وہابی وہابی کہنے والے
ہزار تقریرین کرین یہہ بدعتی کہ جن کے دل مین بڑی مضبوطی سی بدعت رچ رہے ہے ہرگز
نہ مانین گے بلکہ عوام الناس کو یہہ مغالطہ دین گے کہ یہہ رسم سالہا سال سے مسلمانون
مین رائج ہے کسی وہابی کی کہنی سننے سے ہرگز نہ چہوڑا جائیگا دسوین تہمت
قرآن خوانی سی منع کرتے ہین تفصیل اسکی یہہ ہی کہ مطلق قرآن خوانی سی منع کرنے کے
تہمت ہی مگر قبر کے گرداگرد بیٹہہ کر بلند آواز سے قرآن پڑہنے سے نصاب الاحتساب
مین مکروہ لکہا ہی ان ختم القرآن جهرا بالجماعة ویسمی بالفارسیة سیپارہ
خواندن مکروہ ترجمہ یعنی بیشک ختم قرآن کا بلند آواز سی ساتہہ انبوہ کی جسکو
فارسی مین سیپارہ خوانی کہتی ہین مکروہ ہی اور اگر قرآن خوانی سی منظور ثواب رسانی
ہی تو بغیر مزدوری کے پڑہا جاوی نہین تو عند البعض ثواب نہین چنانچہ شامی کی
عبارت ہی اجرة القرآن مثل ان یستاجر رجلا لیقرأ القرآن علی راس القبر

قیل هذه القراءة لا یستحق به الثواب لا للمیت ولا للقاری ترجمہ یعنی مزدوری سے
قرآن کی جیسا کہ مزدور پکڑے کسی شخص کو تو کہ وہ قرآن پڑھے قبر پر کہا گیا ہے کہ اس پڑھنے کا
ثواب نہیں ملتا نہ میت کو نہ پڑھنے والے کو۔ اور نصاب الاحتساب میں ہے کہ مقرر کرنا
قاری کا قبر کے پاس بدعت ہے اور اس طرح کے قرات میں کچھہ ثواب نہیں اور نہیں کیا کام
کسی خلیفہ یا صحابی نے اور ہدایہ کے کتاب الاجارہ میں ہے اقرء والقرآن ولا تاکلوا
به وفی الشاهان ای بالقرآن یعنی پڑھو قرآن کو اور نہ کہاؤ ساتھہ اسکی اور شا[illegible]
شرح ہدایہ میں ہے یعنے نہ کہاؤ ساتھہ قرآن کے پس معلوم ہوا کہ یہہ کام قاریوں کے حق
میں برا ہے اور میت کے حق میں بہی ثواب کا موجب نہیں اور طریقہ محمدیہ کے اخیر میں پڑھنا
قرآن کا قبروں پر بیٹھہ کر اور اسپر مزدوری لینا صاف حرام لکھا ہے اور رد المحتار
حاشیہ در المختار میں حرمت اسکی خوب تحقیق سے لکھی ہے اور جوہرہ والے کے قیاس کو
خوب رد کیا ہے جسنے اجرت تعلیم قرآن پر قیاس کرکے اسکو بہی روا کہا تہا جسکو منظور
ہو ان دونوں کتابوں میں یہ تحقیق نظر کرے اور وہ دونوں کتابیں علماء ہندوستان کے
بنائی ہوئیں نہیں بلکہ طریقہ محمدیہ روم کی ولایت میں بنا اور رد المحتار شام کی ملک
میں وہاں تو وہابی کا نام و نشان بہی نہوگا **گیارھویں تہمت** قبر کے پاس صدقے
سے منع کرتے ہیں تفصیل اسکی یہہ ہے کہ قبر کے پاس صدقہ دینا تو منع نہیں کرتے مگر کہانا قبر
پر عید و شب برات کو جیسا حلوا چپاتے شیرینی وغیرہ لیجانے کو البتہ منع کرتے ہیں اور
روٹی و دلیہ خواجہ خضر کے نام سے جو بہادون کے مہینے میں دریا میں ڈالتے ہیں انکو منع
کرتے ہیں قبروں پر کہانا نذر و نیاز کا لیجانا منع ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا اس زمانے
کے نفسانی علماء کو خدا تعالی نیک توفیق دیوے کہ حق کو باطل کا لباس نہ پہناویں اور
بدعت کی تحسین میں لب ہلاویں اور بدعت پسندوں کی خوشامد سے بدعتوں کے رواج
کی فتوی نہ دیویں **رباعی** ای آنکہ بعلم خویشتن مغروری ؛ بیدان بیقین کہ از حقیقت دوری
از علم غرض صحت دین میباید ؛ چون صحت دین نباشدت رنجوری ؛ **بارھویں**
تہمت پہلے پیروں کی شجروں کو ہلانے میں ڈولتے ہیں تفصیل اسکی یہہ ہے کہ

غلط ہی مگر حد سی بڑہ کے تعظیم کرنے کو اور قرآن کی عوض اوسی کی تلاوت کو اور اسکے پاس
عود جلانے اور اسکو عطر لگانی کو اور قبر مین رکہنے کو منع کرتے ہین ہان اگر کوئی اپنی
مرشدون کی نام یاد کرے یا تبرکًا اپنی پاس رکہے تو قباحت نہین بلکہ موجب خیر و برکت کا
ہی منصفون پر پوشیدہ نرہے کہ اس عاصی نی صرف تفصیل تہتون کی لکہنے پر کفایت کیا مفصلًا
نہ لکہا نہین تو ایک سالہ دوسرا بنتا اور جوابات انکی مشیر وحاوی دوسرے کتابون مین موجود
ہین چنانچہ توقیت الایقان وفیض عام وباران رحمت وتفہیم المسایل وضیاء الایمان ورد
اتہامات وغیرہ کتابون مین ہے فصل تیسرے اس فصل مین وہی مسائل ہین جو ہم مین
اور انہین مختلف ہین مسایل کے سوال پر بدعت پسند ونکا جواب ہے اور بدعت شکن کا اوسپر رد
ہی سوال نیاز سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حضرت غوث اور اولیاء کے
درست ہی یا نہین جواب نیاز بزرگون کی صحنک وشربت وکہچڑے و روٹ چونگا وغیرہ
کہانے کی چیزون ہی درست ہے رد سبحان اللہ بدعت کے جلانے اور سنت کے مٹانے کی خوب
تجویز نکالی ہی نیاز لغیر اللہ جو احادیث وفقہ سے حرام ہی اور باطل اسکو جواز کر دیا اور
طعامون کی تخصیص ہے درست کردی نیاز کے کہانون کی تخصیص کرنا اور انکے تعظیم حد سی بڑہ کر
کرنا جاہلان کور باطن وعالمان مختلف الظاہر والباطن کا اختراع ہی کہ حضرت بی بی کی
نیاز کا نام صحنک اور اسکو مردون نے اور نکاحی عورتون نے نہ کہانا اور امام حسین رضی اللہ
عنہ کی نیاز روٹ چونگے شربت کے سوائی دوسری کہانون پر نہو وغیرہ واہیات کا اعتقاد
تو عوام سی بڑہ کر خاص بلکہ خاص الخاص کا جنکو عرف مین بڑی حضرت کہتی ہین یہانتک پہنچا ہے
لہٰذا اگر کوئی دیندار دلیل قرآن حدیث سی ان لوگون کو اس بیہودہ عقائد سی منع کرے
تو بجز انکار وطعن ولعن کی جواب نہین دیتی کیا مقدور کہ اپنی آبائی و اجدائی رسمون مین
جو کہ قدیم سی چلی آئی ہین فرق آجاوی بلکہ جو مقرر کیا ہوا بڑے بیگم صاحبہ وخانم صاحبہ کے
معتبر روایتون سے ہے وہی فرض و واجب ہے اوسمین ذرہ بہی تفاوت نہو بڑے حضرت کے
تاکید ہوتی ہی کہ کہانے کی تخصیص مین اور مقرری دنون مین تبدیل نہو اگر کسی نی رجب
مہینے کے نیاز گنج کے پیالے اور حضرت امام کا کونڈا اور میران کی مہندی اور حضرت

پیر کے نیاز کہیڑا امام قاسم کا توشہ اصحاب کہف کے چراغان سبز پری کی کہنگنیان تیرا تیزے
کا طبق شیخ سدو کی مرغی شاہ داول کی گائی شیخ عبد الحق کی حلیم بو علی قلندر کے گلگلے
سید جلال بخاری کی کہیر چپاتی سوا پہر کے روزہ کی نیاز کے مرمرے لال پری کے کسبیج
کشمش خواجہ نقشبند کا توشہ خواجہ خضر کا گہوڑا عیسی پیر کا جہاز حضرت جبرئیل کا رتجگہ مدار
صاحب کی تہولی چار یارون کی بدہنی بڑے شب برات کو دودہ بتاسے بجے بجے لی بیبیان
سوامن کا روٹ آتش پری کی صحنک گود بہرائی کو موسے بیگن ستوا اور شادی میں قرآن
خوانی بوٹن چاٹن مین مرثیہ خوانی تیجے دسوین چالیسوین برسی مین سیویان ولیمہ کو کہیر
بدہے بابو کے نیاز مچہی وغیرہ کرے تو انکے عقیدے مین ہرگز ادا نہوگے بلکہ جتنے نام
جو جو چیزین مقرر ہوگئی ہین اگر وہی ہون جبھی ہوگے بہلا یہہ تو فرماؤکہ کہانا دفن کرنا اور
چراغ نہ بنانا آلاوے مین ہاتہہ دہونا تیجا دوسرے دن یا جوتہی دن کرنا دسوان نوین
دن کرنا چالیسوین مین تین چار رکم کرنا فاتحہ دیتے وقت کہانا میوہ پاس کا بچہ افیون
شراب حقہ پانی کپڑے سامہنے رکہنا حیض والی فاتحہ کا کہانا نہ پکانا رتجگا جس گہر مین ہو
وہان فاتحہ نہ دلوانا دیگ کو صندل لگانا ناڑا باندہنا فاتحہ کیوقت دیگ کا منہہ کہولنا
فاتحہ کے بعد تسلیم کرنا یہہ روا تین کون سی فقہ کی کتابون مین ہین ان رسمون مین
فرض و واجب کے جیسا اہتمام کرنا اسکے کمی بیشی سے ڈرنا کونسا دین و آئین ہے یہہ ہرگز
تو از بسکہ مشابہت کفار نا ہنجار کے ہین عاقل مسلمان ایسے بیہودہ حرکات سے بازرہے
علاوہ برین ان رسمون کی جواز پر کوئی دلیل کتابی ہوتی تو جواز کہنی والا البتہ
ہوتا مومن کامل وہی ہے جو مٹی ہوئی سنت کو جلا وے اور بدعت رو نہ جی کو مٹاوے
اس تقریر سے کوئی خام دمغز یہہ نہ سمجہ لے کہ بزرگون کے ثواب رسانی سے منع
کرتے ہین حاشا و کلا ایسا نہین ہے بلکہ تراشی ہوئی تخصیصون سے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے
منع کرتے ہین اتنا ہی اگر کوئی بزرگون کے ارواح مبارک کو ثواب پہنچانے کے
نیت سے طعام پکا کر مستحقون کو کہلا وے تو یہہ نہ سمجہ لے کہ فلانا ہی کہانا ہو یا فلانا
دن ہو یا فلانا [illegible]

اور جائی انکار نہین خدا وند عالم سجدہ و نوہی آمین سوال عرس کا دن مقرر کرنا کیسا

جواب عرس کا دن مقرر کرنا بزرگونکا عمل ہے موافق حدیث شریف کے ما رآہ المؤمنون حسنًا فهو عند الله حسنٌ یعنی جس چیز کو مومن نیک سمجھین سو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک ہی اگر عرس مین ناچ وغیرہ اور صندل وعود ز بدعت و نامشروع و حرام ہے رد مقرر کرنا عرس کا اور ثابت ہونا اوسکا حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اور خلفائی راشدین رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین اور فقہانے معتبرین رحمۃ اللہ علیہم سی نہین ہی اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضا اور مجتہدین سی تحقیق نہووے اسکو موقوف رکھا چاہئی شرع کے مقدمے مین ہمکو اعتبار امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ کا ہے نہ مشائخان لائوفی کا قاضی ثنا اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری مین لکھا ہی جسکا معنا یہہ ہے کہ درست نہین ہے جو کرتے ہین جاہل لوگ اولیا اور شہدا کے قبرون کی ساتھہ سجدہ کرنا انکو یا طواف کرنا انکا یا روشن کرنا وہان چراغ یا بنا مسجد اوس مقام مین اور جمع ہونا وہان آدمیون کا برسوین دن عید کے وضع پر اور نام رکھنا اوسکا عرس انتہی اور تعجب ہے کہ جواب دینے والے نے کہا ہی کہ عرس مین ناچ وغیرہ نہووے تو صاحب عرس وسکا نام مشہور ہے کہ جسمین ناچ باجا اژدحام عوام عود صندل وغیرہ مجمع فساق چیزین موجود ہووین انکے بغیر عرس کہان ہوتا ہی مثلاً اگر اوس دن سب بلکہ لاکھہ بار کلمہ طیبہ پڑھین اور اوس بزرگ کو ثواب بخشین یا لاکھہ بار استغفار اس بزرگ کے واسطے کرین اسکا نام ہرگز عرس نہ کہین گے اور اگر عرس کے معنے قبر پر لوگونکا جمع ہونا ہی تو اسکا منع ہے حدیث صحیح سی ثابت ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین نسائی کی روایت سی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی ثابت ہے لا تجعلوا قبری عیدًا یعنے مت کرو میرے قبر کو عیدگاہ کہ اجتماع سرور ولہو لعب کا ہی اور یہہ جمع ہونا موجب غفلت کا ہی پس جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی قبر شریف پر اژدحام کے اجازت نفرمادین تو دوسرے کی قبر پر کسطرح جائز ہووے باوجود اسکے ہمارے زمانہ مین ظاہر ہے کہ اہتمام عرس کا اتنا کرتے ہین کہ اسلام کے کامون مین یعنی جمعہ و جماعت مین تو

عذرہای نامعقول لاتے ہین مگر یہ روزی زربخش صاحب کے عرس کو بیماری اور نوکری دفرصت وغیرہ کا عذر لانا تو کیا اسکی قضا کو کفر و بدعت جانتے ہین اور عرس کی جگہہ ایسی برے کام ہوتے ہین کہ اسکا ذکر لکہنا قلم کو بے شرم آتے ہے مگر بغیر ذکر کے عرس کو جایز کہنے والے نہ شرماوین گے سوانکو شرم لانے کے لیئے شمہ احوال عرس کا بیان کرتا ہون کوئی تو کسی کی بکریے چرانے کے فکر مین ہی کوئی جیب کترنے کے تدبیر مین کوئی برقعہ والی بی بیون کی تکلنے جاتا ہی کوئی ہنوجی کی ٹہوکر بیرغش کہا رہا ہی کوئی عاشورن کی ٹہوم سے لوٹ پوٹ ہو رہا ہے کوئی فیض جی کی درگاہ کے روبرو گانا بجانا کر رہا ہے کوئی بزرگ کی قبر کو سجدہ کر رہا ہی کوئی طواف ہی کرتا ہے کوئی ناک گہسی کر کر دعا مانگتا ہے مجاور سیر دن عود جلا رہے ہین کہ ہر کے زیارت کہانے عجرت نام دل کی زیارت کا کام حظ نفسانیت کا اور جایز رکہنے والے نے عرس کے رسم کو جو مارآہ المومنون حسنا سے ثابت کیا ہی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ قول علمائی مجتہدین و فقہائی معتبرین کے باب مین ہی نہ ہیچ اجماع صوفیا صوف پوش و مشایخان مین فرد سکے اور بعضی عرس کے شوقین شہوت پرستون کے خاطر بڑی تلاش کر کے یہہ دلیل لائی ہین کہ آنحضرتؐ بر سر ہر سال شہدا کی قبور کے زیارت کو جاتے تہے یاتی قبور الشہداء علی رأس کل حول یعنی آتے تہے شہیدون کے قبرون پر ہر سال کے سر ہی پر سبحان اللہ بڑے قابلیت خرچ کی سنو یہہ حدیث اول تو متصل الاسناد و مرفوع نہین ہے اور صحاح سی ہی نہین اور اگر صحیح ہے ہو تو مجمل ہے معلوم نہین کہ آنحضرتؐ بر سر ہر سال یعنی محرم کو یا بر سر ہر سال موت سے صاحب قبر کے زیارت فرماتے تہے اور اصول کی قاعدے سی مجمل حدیث پر عمل جایز نہین اور اگر اس حدیث کو مبین ہی فرض کرین جیسا کہ عرس کے جواز والے فرماتی ہین تو یہہ ہے عرس پر دلالت نہین ہو سکتی بلکہ صرف زیارت قبر کے دلالت ہو سکتے ہی اور زیارت قبر کو تو کوئی منع نہین کرتا میان صاحب تمہاری تسلی فقط زیارت سے کب ہوتے ہے اور عرس اوسی کا نام ہی جس قبر پر اوپر گذرنے ہوتی لوازمی ضرور ہوویں اور اگر کوئی ہفتہ عشرہ مین زیارت قبور کیا کرے اوسے عرس کون کہیگا اور یہہ سب بکہیڑا عرس و میلے کا مجاور لوگون نے لگا رکہا ہی بڑے جز

ناچ ہو گا اوسی سبب سے وہان فاسقون کا جماؤ ہوا کرتا ہے وہ ناچ دیکہتی ہین تماشا
کے واسطے جہنڈ کے جہنڈ چلے آتے ہین اور اوسی سبب سے مٹہائے زیادہ آتے ہیے
ناچ موقوف کرکے اوس سال مجاور صاحب سے پوچہو کہ مٹہائی کا کیا حال ہے وہ فقط اولون
کے نام سی رو کر کہیگا کہ مفت مین تین سیر عود جل گیا اور خاک بہی نہ ملی

نظم

مجلسہا بکردند شیخہا | مثل دامی تا بگیرند خلق را
می نہند واسطہ چراغان ایشان از | میدہند بر جہلا چو بیرون نہراز
میکنند قوال را آلات را آن | وانداند از نبرک اندران
اہل دنیا مثل حیوان غافلند | بی تامل بہر دانہ مشرکند اند
بیشتر شیخ و فقیران زاہدان | می نہند اخلاص شیطان پیش آن
صلح باہر یکی بدہر دم نہند | تاکہ نیک و بد ثنائی شان کنند
یکسی را نہی از منکر کنند | کہ مبادا مردمان ان بد برند
از کلام او لیا سخن کنند | تاکہ با مکر و دغا زر میدہند
مکر و حیلہ میکنند از بہر ال | نقش خود را می نمایند از کمال
سخن شیرین و ملایم میکنند | مردمان از کہا فریب از وی خورند
تا بدانند خلق اینہا کاملند | نذر و ہدیہ زر بایشان آورند
ناریان مر نار را با نار اجاذب اند | نوریان مر نوریان را طالب اند
اہل باطل باطلان را میکشند | اہل حق از اہل حق خوش میشوند
طیبات آمد ز بہر طیبین | للخبیثین الخبیثات است این

سوال برسی کی فاتحہ درست ہے کہ نہین جواب
برسی بعض فتاؤن سی جائز ہوتی ہی اور بزرگون نے اسپر عمل کیا ہی اگرچہ بدعت ہی
مگر بدعت حسنہ ہی اور دسوین چالیسوین کا کہانا لغو ہے شرع سی ثابت نہین مگر جبکہ تصدق
کی نیت جیسے ایسا طریقہ غربا کو کہلا دین رد دسوی صاحب جو برسی جائز رکہنے والی کی ملمع باتین
دریافت کرو کہ برسے کو جائز اور دسوین چالیسوین کو لغو ٹہرایا ہے کیسا فریب ہے جسمین
برسی جائز ہی اوس فتاوے کا نام تو لکہا ہوتا شاید جائز کہنے والے کے پاس اسکی بزرگوان
کی کوئی کتاب ہو گے جسمین سب بدعتی کہانے جائز ہین اور یہہ عبارت اوسی کتاب کے
ہونگے البہنگ حکتۃ بین العصر و المغرب حلال و کل مسکر حرام الا عند اللہ
مگر اسکا ر وہماری سنت جماعت کی کتاب کشف الغطا و جامع البرکات مین یون ہی کہ آنچہ
صد سالی یا ششماہی و چہلم و دہہ در بین دیار طعام می پزند و آنرا بہاجی گفتہ تخشیش

با عتبار نیت پس معلوم ہوا کہ جیسی دہم چہلم بی اس بی بی بی سے اور وہ جو لکہا ہی کہ جبکہ تصدق نافع ہے بشرطیکہ غربا کو کہلا وے تو انصاف کر
کہ ہمارے زمانہ مین جو تیجا دسوان وغیرہ کا کہانا کرتے ہین سو رسم ادا کرنے اور حقہ
بخرا برادرے مین بانٹنے اور فخر اور نام کو کرتے ہین یا تصدق اموات کے نیت سے
اور غربا کو کہلاتے ہین یا توڈرون کو تو دے بہیجتے ہین جب تصدق کی نیت نہو اور
مستحقونکو نملا تو بدعت حسنہ ہوا یا سیئہ اب اسکا جواب تم کچہہ بہ دے سکو گے بہیسے سنو البحر
بزازیہ مین ہی کہ مکروہ ہے طعام پہلے دن اور تیسرے اور ساتوین اور لیجانا کہانا قبر دن کے
پاس مقرر دنون مین اور دعوت کرنے قرآن پڑہنے کے اور جمع ہونا نیک لوگو نکا
اور قاریون کا ختم قرآن کو اور مکروہ ہی ضیافت لینا مصیبت والے سے کیونکہہ درست خوشی
کے ایام مین نہ غمی مین سو یہہ بدعت ہے اور ایسا ہی ہی مستملی اور فتح القدیر اور بزازیہ الفقہ
مین کہ قبول کرنا مردے کی واسطے جو کہانا کرتے ہین مکروہ ہی تیسرے دن کرین یا
ساتوین یا مہینہ یا برس مین کہانا اسکا علما و فضلا کو مکروہ ہی اور ایسا ہی نوادر ہشام
وقرا خلاصہ وغیرہ معتبر فتاوٰون مین ہی اور کہا بزازیہ نی کہ اگر ساکین وفقرا کو کہلا دے
تو جائز ہے اور فرمایا رسول اللہ نے کہانا مردے کے نام کا مارتا ہی دلکو اور جامع البرکات
مین ہے خیرات کی نیت سے مردیکو ثواب پہنچانے کے واسطے جو بکاوین اسکا کہانا سوائے فقرا کے
دوسرونکو جائز نہین اور کچہہ پڑہنا کہانے وغیرہ پر اور نا تہہ اٹہانا اس طریق رسم
فاتحہ کے کہانے کے اول یہہ طریق علمائی سلف سے ماثور نہین سلف کا یہہ دستور تہا کہ کہانے
کے بعد مغفرت کی دعا اہل ضیافت کی لئے کرتے تہے ایسیطرح ہی شرح شرعۃ الاسلام مین
یہہ فاتحہ دینا جو عرف مین مشہور ہے اس دستور اور ترتیب کی ساتہہ جو عوام نے معمول کر رکہا
ہے کہ نذر و خیرات کی شیرینی کہانا لا کر پاس جینے رکہہ تلا کو کہڑا کر کے کچہہ الفاظ مقرر سے کے بعد
ہاتہہ اٹہوا کی پڑہاتے ہین اور اسکو فاتحہ کہتے ہین اور بغیر اس رسم کے کہانا اور
بانٹنا اوس کہانے کا جائز نہین کہتی بلکہ نقصان کا سبب جانتے ہین سو یہہ طریقہ شرعا
بدعت و مشابہت ہندوؤن کی ہی اور اگلے لوگونکا یہہ رواج نہین تہا کما فی

[illegible]

باب الاحتساب ان معرفا یقوم فی صف النعال ویقرء بعد الختم اٰیۃ من الاخلاص ویحیی نا ومن الفاتحۃ مرۃ وهو قایم والناس قعودا ندبل عدو لم ینقل هذا بهلا منتج من السلف اور زاد الآخرۃ مین هی کہ فاتحہ جو عوام کرتے مین جیسی ہین کو لیکے شیرنی یا کہانا وہان رکہکر خوشبو جلاتی ہین اور وہان ادب سے کہڑے ہوکر یا بیٹہہ کر ہاتہہ اوٹہاکر الحمد وغیرہ پڑہتی ہین اور بدون کرنے ان رسمون کے ثواب نہ پہونچنے کا اعتقاد رکہتی ہین یہہ بڑے بدعت سے فاتحہ دلانے والی مجتہد سے نقل ہے ما لی گانون مین ایک عورت نی بدعتیون کے تراشے ہوئے عرفے کی دن ملا کو بلا کر کہا کہ میرے خاوند کو مرے دن مین ملا نی ملا نی کہا او سکو مرکے نو دس مہینے ہوئے اب مرد وغیرہ کیسا ملا اون خفا ہوکر بولے تم نہین جانتی ہو خیر چلو فاتحہ دو ملا بیچارہ ایک ایسی ہوتی جگہہ پہ کئی قسم کا کہانا اور پانی اور میوہ اور حقہ رکہا ہوا دیکہکر حیران ہوا پر چار و ناچار پانچ پیسے کے لالچ سے فاتحہ دینے لگا سو وہ مجتہدہ کہنے لگا او ٹہا کی اس اسباب کے پاس بیٹہہ گئی ملا صاحب نے بہیترا ہی ہون ہون کیا مگر وہ نہ اوٹہی ملا بیچارہ جون تون ختم کو ختم کرکے پانچ پیسے لیکر وہان سے بہاگا واللہ اعلم مگر قیاس چہاد و ڑا یا غرضکہ بدعت کے کام کرنے سے یہہ فضیحتی و رسوائی ہوتی ہے بعضے پلاؤ کے لالچی کہتی ہین کہ اگر تیجے دسوین کا دن مقرر کرنا روا نہین تو جمعہ و عیدین کا دن مقرر کرنا بہی جایز نہین ما شاء اللہ خوب قابلیت جہاڑی اور خود مجتہد بنکر شرع مین عقل نا معقول کو داخل کرکے خوب خلل و معقولات کیا میانصاحب ذرہ ہوش سنبہالکر بات کرو جمعہ و عیدین وغیرہ تو شریعت کے مقرر کئے ہوئے ہین تم بہی شریعت کی کتابون سے تیجے دسوین وغیرہ کے دن مقرر ہونا ثابت کردو اے حضرت یہہ قیاس مع الفارق ہے کنوئے مین گرے ہوئے کو تو رسّی پکڑا کر اوپر کیطرف کہینچ لیا جاتا ہے بہلا بلندی پر جو اٹکا ہوا او سکو نیچے کیطرف کیونکر کہینچینگے ایسی ہی قیاس دوڑانی والون نی شراب اور ریاح اور شیخ سدو کا بکرا اور قصاب و ضیافت کا بکرا برابر کیا شیطان نے بہی ایسا ہی قیاس کرکر آدم کو سجدہ نکرکے ملعون ہوا نعوذ باللہ منہا **سوال** بسم اللہ جو چار سال چار مہینے چار دن کے بعد بچے کو پڑہاتے ہین سو کیا حکم ہے **جواب** بسم اللہ اس مدت پر پڑہانا بدعت حسنہ ہے رد

اس جواب دینے والی کی نئی شریعت نکالنی اور مجتہد بنی پر صد آفرین ہی اس بزرگ کے پاس بدعت
حسنہ وہ ہی کہ جو خود کرتا ہی اور احسن جانتا ہے نہین تو بدعت حسنہ کیسی ہو گی مجمع البحار
کے خاتمہ مین مذکور ہے وقد کتب الی شیخنا الشیخ علی المتقی فیما جرت علیہ عادۃ
اکثر اھل البلاد انہم یبتدون بتعلیم الصبیان للقرآن حین یمضی علیہ اربع
سنین واربعۃ اشہر واربعۃ ایام ھل لہ اثر فی الحدیث او فی السلف
فکتب انہ لم یوجد لہ شیٔ یعتمد علیہ یعنی لکہا میرے شیخ کو شیخ علی متقی نے
اس باب مین کہ یہہ جو اکثر لوگون مین رواج پایا ہی کہ شروع کرتے ہین بچونکو قرآن کی تعلیم
چار سال چار مہینے چار دن پر آیا ہی اسکے لئے کوئی نشان حدیث مین یا سلف کی کتابون مین
پس لکہا شیخ نے کہ مقرر پایا نہین گیا اس باب مین کچہہ کہ اعتبار کیا جاوی اوپر اور جو
عمدۃ الابرار و معرفۃ الحقوق مین ہی کہ چار سال چار ماہ چار دن کے بعد حضرت رسول اللہ
صلعم نے حضرت حسنین رض کو مکتب مین ٹہلایا سو اسکی کچہہ اصل نہین چنانچہ مجمع البحار کے روا
سے معلوم ہوا اور اگر اسکی اصل یعنی حسنین رض کو حضرت رسول مقبول کا اس مدت پر مکتب مین ٹہلانا
ثابت ہو تو ای سنت کے منکر پہر تو بسم اللہ سنت ہو گی بدعت حسنہ کیسی ہو گی سبحان اللہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل تو بدعت حسنہ ٹہرا اور باپ دادے کی رسم دیرینہ سنت وای برین
دانش واجتہاد سنت کی منکر ایسی ہی الزام مین مبتلا ہوتے ہین اور حقانی لوگون پر انکار
سنت کی تہمت لیکر آپ ہی منکر سنت ٹہرتے ہین ہان اتنا تو ثابت ہوا ہی کہ جبکوئی لڑکا عبد المطلب
کی اولاد مین سے پہلے بات کرنے لگتا تو آنحضرت اسکو کلمہ توحید اور قل ہو اللہ کے آیت
تعلیم فرماتے اور لڑکے کی گویائی کچہہ چار سال چار ماہ چار دن پر موقوف نہین بعضا دو
برس مین بعضا کم و زائد مین بات کرنے لگتا ہی مومن کو چاہئے کہ رسول اللہ صلعم کا پیرو رہے
خدا کا قرب حضرت ہی کی پیروی مین ملتا ہی اور اس سیدہے راہ سے جتنا ادہر ادہر
ہو گا اوتنا ہی راہ سے دور ہو کر آخر گمراہ ہو گا سے خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل
نخواہد رسید لا الہ الا اللہ کے ساتہہ محمد رسول اللہ کا تصدیق کرنا اسی لئے فرض
اور سنی مسلمان کو بہت ضرور ہی کہ ہر امور مین حضرت کا اقتدا کرے اور یہہ سبب ہے جانئی

کہ جسکا نام ہی سنت قوت پکڑی وہ کام سنت سے تعلق رکہتا ہی اور جو کام کہ بدعت کو قوت دیوے وہ بدعت
سے رکہتا ہی اصول کا قاعدہ ہی کل ما یجر الی الحرام حرام یعنے جو چیز کہ حرام کی طرف اپہنچنے والی
ہی حرام ہے غرض کہ پیروی سنت کی بڑی دولت ہی اسی دولت کے ہاتہہ آنے سے عقدے اور نکتے
کلام اللہ وکلام الرسول و اقوال فقہا کے کہل جاتے ہین اور سنت کی خلاف سے اور قول صحابہ و
مجتہدین کو پس پشت ڈالنے سے بہتر فرقے والون مین ہوتا ہی اسیواسطے بہتر فرقے والون کو
اہل سنت وجماعت والے اہل ہوا اور ناجیہ فرقے کو سنی کہتے ہین شیخ مجدد رح فرماتے ہین
کہ بدعت کدالی ہی اسلام کی اکہاڑنیکے بدعتی جو بسبب نابینائی کے بدعت کو تر و تازہ دیکہتا ہے
کل کو جبکہ نظر تیز ہوگے تو دیکہیگا کہ نتیجہ اوسکا سوائے خسارت و ندامت کے کچہہ نہین ∴
بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ٭ کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور ٭ بزرگان دین فرض
وواجب تو ایکطرف مستحبات و مباحات مین بلکہ عادات مین سایہ کیطرح سنت کی ساتہہ رہتے تہے
اور بدعت سے بہت ڈرتے تہے غرض حضرت کی قول فعل کے عاشق تہے حضرت امام زین العابدین
نے چاہا کہ پاخانے مین جانے کے لئے ایک جوڑا کپڑا جدا بنا رکہین پہر جب دریافت کیا کہ
حضرت صلعم ایک ہی لباس رکہتے تہے بیت الخلا کی واسطے لباس مخصوص نتہا فوراً اپنے ارادے
سے باز آئے شیخ محی الدین ابن عربی رح فرماتے ہین کہ امام احمد حنبل رح نے عمر بہر تربز نہ کہایا
کہ مجہی کسی حدیث سے معلوم نہوا کہ حضرت نے اسکو کسطرح کہایا ہی تنبیہ اندنون مین حضرت کے
فرمانے کے موافق اسلام غریب ہوا اسلام کا پایا بدعت کے کدالے کے برداشت نہین کرسکتا
اور چراغ سنت کا بادتند بدعت کا متحمل نہین ہوتا یہان تک تو نوبت پہنچے ہے کہ بدعتی لوگ
مسلمان سنی پر برملا طعن کرتے ہین غرضکہ مسلمان سنت پر عمل کرنے سے عاجز و مطعون ہین ایسی غربت
کیوقت مین کوئی بہادر وفادار شکن ضرور ہی کہ سنت کو نصرت اور بدعت کو ہزیمت دے اس زمانے
مین ہندوالون کے آبائی بناوٹے طریقہ کا پایہ عجب پختہ ہوچکا اور ریشہ اسکا لگیا ہی کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے شریعت کی ٹکر سے ٹوٹتا نہین اور طریقہ محمدیہ کے زور سے پیچہے ہٹتا نہین
بلکہ اس دین حق کو پس پا کر دیا ہی اور جو ہر ناخلف ایسے پیدا ہوئے ہین کہ سلف کی چال کو نیا مذہب
اور اپنی تراشی ہوئی چال کو پرانی رسوم کہتے ہین اور اس بناوٹے طریقے کے مدد

پہونچانے والی مگر بدعت جابجا موجود اور راہ باطل پر اوسکی مدد گار ہر جگہہ موجود ہیں اور دین محمدی کا
نہ کوئی غمخوار نہ مددگار ہے بلکہ اگر کوئی ایماندار شریعت کے حکمونکو ظاہر کرنے لگے تو ہر طرف
سے شرک اور بدعت پسند لوگ اسکو مار مار کرتے ہین حتی کہ اوس غریب کو کہین امن کی جگہہ نہین
ملتی سوائے قبر کے یا اوس کام سے باز آنے کے برخلاف بدعت کے کہ ہر کہین اوسکی حمایتی موجود ہین
بہلا امتحان کے واسطے بدعت یا بدعتیون کی مذمت کر کر دیکہو تو سہی کہ کسطرح سے بدعتیون کی طرف دار
ٹوٹ پڑتے ہین اور چوطرف سے اسکو تنگ کرتے ہین کہ یہہ فسادی جماعت مین پہوٹ ڈالتا
ہیہات ہیہات کوئی سننے والا اور انصاف کرنیوالا نہین اللہ و رسول کے احکام ظاہر کرنا
فساد ٹہرا اور ہندوؤن کی چال چلنا اسلام اور اتفاق ہوا عجب دور آند دہ منہ سے
کہ بدنیکون پر عیب لگاوین بیدین دینداروں کو دباوین مشرک توحید والون پر طعن
کرین بت پرست خدا پرستونکو ڈراوین جاہل علما سے بحث کرین عالم جاہلون سے
میل رکہین نام کی مسلمان کام کی مسلمانون کو کافر کہین بدعتی سنیونکو نام دھرین پورے پورے
توحید بیان کرنیوالونکو شفاعت و کرامت کا منکر ٹہراوین صاف صاف طریقہ سنت پر
چلنے والونکو منکر رسول و بدمذہب و تارک سنت کہین ٹہیک ٹہیک اماموں کے قول پر چلنے
والونکو اماموں کا منکر بولین انا للہ وانا الیہ راجعون رباعی چشم چشم
آسمان کور است ؛ چشم گوش روزگار کر است ؛ ہر کجا عالم است مغلوب است ؛ ہر کجا جاہل است
معتبر است ؛ حقتعالی مومنونکو خصوصا علما کو توفیق دیوے کہ ایسے زمانہ پر آفت مین
بدعت کی خوبی پر لب نہ ہلاوین کہ شیطان اسی دست آویز سے بنا اسلام کی اوکہارتا ہی
اور سنی مسلمان کو ہدایت فرماوے کہ ایسے امتحان کیوقت مین بدعتیون کے ڈرانے
اور تنگ کرنے سے سنت رسول کو چہوڑ کر بدعتی نہ بنین اور سو شہیدونکے ثواب سے محروم
نرہین حتی المقدور سنتونکو جلاوین بدعتونکو مٹاوین مگر اتنا ہی خیال رکہین کہ نہووے
نیکے بہت بدی کیطرف نہ کہینچے اور رفتہ خفتہ کو بیدار نکرے کیونکہ آخری زمانہ ہے اور اسلام
غریب اور اہل اسلام ضعیف ہین اور افراط و تفریط مین گرفتار نہووے خیر
الامور اوسطہا پر عمل کرو نہین تو مطلب فوت ہوگا اور سنی پنے سے نکلکر بد

بنیگا ہی زمانہ مین بدعت کا ایسا زور ہے کہ سنت کی نام سے لوگ بہاگتے ہین سنت کا بیان کرنا
تو اوسی وہابی معتزلہ کہتے ہین اور بدعتیہ بدعت کو چاؤ و تو خاصے سنی بلکہ ولی بنجاتے ہین اول
اگلے زمانے مین ایک سنت چہوٹی سی چہوڑنے سی تارک سنت و بدعتی کہلاتے تہے اور اب
سنت بجالانی اور بدعت چہوڑ دینے سی بدمذہب کہلاتی ہین کوئی مسلمان حضرت صلعم
وصحابہ وتابعین وتبع تابعین واماما مین واولیاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے قول و فعل کے
تحقیقات نہین کرتا اور اتنا نہین جانتا کہ اون حضرات کی قول و فعل کے مطابق جسکا عمل ہووے
سرتاج ہی ولوکان عبداً حبشیا اور اگر مخالف ہی تو مخالف ہے ولوکان سیداً
قریشیا ای مسلمانون باپ دادا کی رسمون کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
لینگے نہین ہے بلکہ سنت رسول تو وہ نعمت ہی کہ اگر دو نو جہان کے بدلے ملجاوی تو بے سستی ہے
ابن مسعود رضہ کا فرمودہ ہے کہ بدعتین ظاہر ہونگی یہانتک کہ جب او نمین سی کسی بدعت کو بدل ڈالینگے
تو لوگ کہینگے کہ سنت بدل گئی حضرت علی رضہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول علیہ السلام نی کہ
اسلام مین میری پیٹہہ کسی ای نہ توڑی مگر بدکار عالم اور بدعتی پرہیزگار نے حضرت عبد اللہ
بن عمر رضہ سے روایت ہی کہ کسی امت نے اپنی نبی کی بعد اختلاف نکیا مگر یہہ کہ اوس امت کے
باطل والی حق والون پر غالب آگئی ابو حذیفہ فرماتی ہین کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ سچا
عالم اونمین موتی گدہے کی مانند رہیگا لوگ اوسکے طرف ہوکر نہ نکلینگے اور مؤمن لیے ایمانون
مین لونڈے سے بہی زیادہ خوار و ذلیل رہیگا بہائیو یہہ وہی وقت ہی کہ جسکے خبر مخبر صادق
نے اول ہی سی دی ہی صدق اللہ العلی العظیم وصدق رسولہ الکریم علیہ و
علی آلہ التحیۃ والتسلیم سوال بزرگون کی منت و مرادسکے گونڈسے وکندوری وغیرہ
کہانا حلال ہی یا حرام جواب منت مراد کا کہانا ناجائز ہے رد مطلق جائز کہنا خود رائے
وخود پسندی ہی منت کی مضمون پر تو خیال کرنا تہا کہ جاہل کہا کرتے ہین ای سید جلال الدین بخاری
ای رجب سالار ای امام اگر تم میرا کام فلانا کردو تو تمہاری منت کے گونڈسے کندوری وکہڑا وغیرہ
کرونگا یہہ منت تو مخلوق کی ہی بحر الرائق مین ہے انعقد الاجماع علی حرمۃ نذر المخلوق
ولا ینعقد نذر المخلوق وانہ حرام بل سحت ولا یجوز اخذہ واکلہ یعنے

علماکا اتفاق ہی مخلوق کی نذر حرام ہونے پر اور یہہ نذر درست نہین ہوتی اور وہ حرام
ہے بلکہ حرام سے بدتر اور جائز نہین اسکا لینا اور کہانا اور دلیل الصالحین مین ہے النذر
لایکون الا للہ تعالی فمن نذر لنبی او ولی لا یلزم علیہ شئ فان اعطی ذلک
الشئ لاحد من الناس علی تلک النیۃ لا یجوز اخذہ ان علم الاخذ بذلک
فانکان طعاما لا یحل اکلہ وانکان ذبیحۃ فہو میتۃ فان اکلوا وسموا اللہ
تعالی علیہا کفروا جمیعا وان نذروا للہ تعالی فاکلوا ثم وہبوا ثوابہ لاحد
من الناس فذلک یجوز یعنے نذر نہین ہوا کرتی سوا اللہ تعالی کی پہر جو شخص نذر مانی
کسی پیغمبر یا ولی کیواسطے نہین واجب اسپر دینا کسی چیز کا پس اگر دیوی وہ چیز کیسیکو لوگون سے
اس نیت پر تو جائز نہین لینا اسکا اگر جانے لینے والا اسکو اگر طعام ہے تو حلال نہین اسکا کہانا
اور اگر حیوان ذبح کیا گیا ہے تو وہ مردار ہی پہر اگر اسکو کہاوین اور اسپر بسم اللہ پڑہین تو
کافر ہوئی سب کے سب اور اگر نذر اللہ کیواسطے مانین پہر کہاوین پہر ثواب اسکا کسیکو بخشین
آدمیون سی سو یہہ جائز ہے پس جو کوئی نذر کری نبی یا ولی کی واسطے لازم نہین ہوتا اسپر
کچہہ پس اگر دیوی وہ چیز کسیکو اوسی نیت پر تو لینا روا نہین اگر جانتا ہی پس اگر کہانے کی چیز ہے
تو اسکا کہانا حلال نہین اور اگر جانور مذبوح ہی تو وہ مردار ہی پس اگر کہاوین اور بسم اللہ
کہین اسپر تو سب کافر ہووین اور اگر نذر کرین خدا تعالی کی اور کہاوین اور بخشین
اسکا ثواب کسیکو تو یہہ جائز ہے **سوال** مولانا و بالفضل اولینا حاجی الحرمین الشریفین جناب
نواب قطب الدینخان صاحب دہلوی ام مجدہ کا الطعام المنذور لغیر اللہ حلال ام
حرام وان حرام فبای سبب حرام بینوا و توجروا یعنے طعام منت مانا گیا غیر اللہ
کے لئی حلال ہی یا حرام اور اگر حرام ہے تو کس سبب سے حرام ہی بیان کرو تو اجر دئی جاؤ
جواب الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما حرام باطل کما فی عامۃ
الکتب واللہ سبحانہ تعالی اعلم امر برقمہ المقصر عبد اللہ بن محمد
میرغنی الحنفی مفتی مکۃ المبرکۃ کان اللہ لہما حامدا مصلیا مسلما
یعنے طعام نذر لغیر اللہ کا حرام ہی اور باطل ہے جیسا کہ اکثر کتابون مین موجود ہی اور اللہ تعالی

خوب جانتا ہی حکم کیا الکہنی اسکے کا قصور دار عبد اللہ بن محمد میر غنی حنفی مفتی مکہ معظمہ نے اللہ
تعالی مددگار انکا ہو جیو حمد کرکے اور درود اور سلام کہہ کر لیں معلوم ہوا کہ جواز کا
حکم دینی والا عجب خود پسند ہی معلوم نہین کہ یہہ مسئلہ اپنی اجتہاد سی تراشا ہی یا سینہ بسینہ اوس
پہو نچا ہی دین کے کامون مین تو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تابعداری چاہئی جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالے نے سورہ نسا مین فلا و ربك لا یومنون حتی یحکموك فیما شجر
بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما سو قسم ہی تیرے رب
کی انکو ایمان نہوگا جبتک تجہی کو منصف نہ سمجہین جو جہگڑا اوٹہے آپسمین پہر نپاوین اپنی جی مین
خفگی تیرے فیصلے سے اور قبول رکہین ہان کر یعنے جب کسی عبادت یا دنیا کی معاملے یا رسم یا عادت
کی بات پر لوگون کو آپسمین جہگڑا اوٹہی ایک کہتا ہو کہ یون کیا چاہئی دوسرا کہے یون نہین تو
ایسی وقت مین چاہئی کہ حضرت ؐ کو منصف و حاکم ٹہراوین پہر جو حکم کہ حضرت کے حدیث سے ثابت ہو اوسکو جان
و دل قبول کرین خواہ مرضی کی موافق ہو یا مخالف تب مسلمانی کا دعوی سچا ہی اور جو حضرت
کے انصاف پر راضی نہوکر چون و چرا کرے وہ مسلمان نہین کافر و منافق ہی اس زمانی
ملکن ہندوستان کی مسلمانون مین ہزارہا نئی باتین اور نئی عقیدے اور رسمین رائج ہین
اور ایک جہان اوسمین گرفتار ہے عام کا کیا ذکر کیجے اسجگہہ خاص لوگون کا ہو اسی
حال یہہ ہی پوجنے لاگی کشن اور رام کو رہگیا اسلام باقی نام کو مثلا لڑکا پیدا ہوتے
بکرا ذبح کرنا زچا کی چارپائی پر تیر و کلام اللہ رکہنا چہٹی کرنا سالار بخش مدار بخش پیر بخش
خواجہ بخش نام رکہنا زچا کا خون چالیس دن سے کم مین بہی اگر بند ہو تو بہی اسکو چلہ تک ناپاک
سمجہنا چار برس چار ماہ چار دن پر بسم اللہ پڑہانا ختنہ و اوسکے ہاتہہ مین بالونکا کنگنہ باندہنا
شادی مین کنگنہ جلوہ سہرا مقنع تیل چڑہی سانچق آتشبازی سیٹہنیان ٹٹیان ناچ
کسم کے کپڑے مہندی رت جگہہ ٹوٹنے ٹوٹکے چوتہی جمگی سوا الا کہدا شرفے کا مہر وغیرہ
حرکتین کرنا محرم مین گوشت پان چارپائی پر سونا ترک کرنا تعزیہ علم شدا مہندی ٹٹی
سبیج نال صاحب ڈہال صاحب بنانا صفر مین تیرہ دن کو تیز سمجہنا آخری چہار شنبہ کے
دن سیر کو جانا ربیع الآخر مین حضرت پیر کے مہندی و پہرا نان کرنا جمادی الاول

مین شاہ مدار کے چلے کو پوجنا رجب مین میان شیخ کی نیاز کنڈوری و سید جلال بخاری کی
کونڈے کرنا شعبان مین نیا عرفہ ٹہرا کر نیت کو مردون مین ملانا آتشبازی کرنا ٹہوکے
جیالے کے سوا کسی دوسرے طعام پر فاتحہ نہ دلوانا چراغ بہت جلانا ہندوؤن کی مانند
گنیش کے پوجا کر ذیقعدہ کے مہینے مین شادی نکرنا میت کے ساتھہ توشہ لیجانا سہاگن کے
جنازے پر لال چادر ڈالنا کنواری کی جنازے کے پایون مین لال تارا باندہنا میت کے
چارپائی کو منحوس جاننا اسیر نہ سونا عزرائیل کے نام کوا اور سور وغیرہ کو نحس جاننا
قبر مین شجرہ رکہنا تیجا دہم بیستم چہلم چہماہی برسی عرس مقرر کرنا قبرون پر غلاف ڈالنا
بیٹی کو حصہ نہ دینا شگون لینا فال دیکہنا گنڈے تعویذ کرنا قرآن کی آیتین اور قل
ہو اللہ اولٹی پڑہنا ہولی دوالی دسہرا وغیرہ رسوم کفار مین شریک ہونا چہوٹون بڑے
بڑون نکو السلام علیکم کہنے کو بے ادبی سمجہنا ہمہ اوست کہنا جبر و قدر کے مسایل مین بحثین
کرنا صحابہ کے مقدمون مین افراط و تفریط کرنا اہلبیت کی محبت مین سستی کرنا اپنے حسب
و نسب پر فخر کرنا بیوہ کے نکاح کو بے عزتی سمجہنا اور اسکے سوا ہزار رسم جو جاری ہین اگر
لوگ منع بہے کرتے ہین تو ایسے وقت مین حضرت صلعم کو منصف و حاکم ٹہرا کر دریافت کرنا چاہئے
پہر جب حضرت کے قول و فعل اور صحابہ کی چال اور تابعین اور مجتہدین کے اقوال و احوال
سے قطعًا ان کامون کا برا ہونا ثابت ہو جاوے تو خوشی سے چہوڑ دینا چاہئے اور جو
دریافت کر کر خوش ہو اور اپنی آبائی و اجدائی رسم پر اڑ رہے اور نہ چہوڑے وہ ہرگز
مسلمان نہین بلکہ کافر و منافق ہے اور اسمین شک نہین کہ یہہ سب رسمین ہنودوانی
مین نہ تہین اور جو دین کی بات اون زمانون مین نہو وہ بات مردود ہے افسوس
کہ اکثر تفرقے مسلمان بے علم جو کہ ہندؤن کی رسم کرتے ہین اور اپنے آپکو بڑا مسلمان
جانتے ہین وہ سب خاص دین پر چلنے والون کو بدمذہب وہابی کہتے ہین اور طرفہ بات یہہ ہے
کہ یہہ تو انکو فقط وہابی کہتے ہین سو بہی بیدلیل ہے اور وہی انکو دلیلون سے ملحد مرتد
زندیق ہوا اپنی آلودے بناوٹے مذہب والی بدعتی نوابی ہرہابی ابولہبی کہتے ہین
کبہو یکہ یہہ اسلام و کفر کو کہچڑے کرنیوالے او رجمع اللہ معبود کہنے والون کو

دلی جاتی ہین اور انکے عرس و میلے مین شریک رہتی ہین ہندؤن کی جاترا ہولے ڈیوالے
اور بدعت والون کے ساتہہ تیجے دسوین وغیرہ مین شامل رہتی ہین انکے ساتہہ تو میل ہی فقط خالص
دین نبوی پر چلنی والی ان کی دشمن ہین ہان سچ تو ہے کہ یہہ انکے بناوٹی دین کو بگاڑتی
ہین اس سبب سے دشمن سمجہین تو کیا کرین جو انکے ساتہہ شرک و بدعت کی کام مین شریک
وہ دوستدار رہین وہی انکے دوست اور جو شرک و بدعت سے الگ رہتے اور اوس رسم
کی برائی ظاہر کرے وہ دشمن ہے خیر دشمنی اونکی بجا ہے لاکن یہہ جو بہتان لگاتی ہین سو برا
کرتے ہین جتنے عام کو یہہ کہہ کے بہکاتے ہین کہ یہہ وہابی پیغمبر و صحابہ و امام و اولیا کے
اور شفاعت و سنت و کرامت کی منکر ہین صدقہ و خیرات و ثواب رسانی کو منع کرتے ہین سید
صادق یعنی جناب سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ و عبد الوہاب کو پیغمبر سمجہتی ہین مولوی اسمعیل
غازی شہید فی سبیل اللہ کو مجتہد و امام مذہب جانتی ہین ان کی کتاب تقویۃ الایمان کو قرآن و
حدیث سمجہتی ہین درود نہین پڑہتی لا الہ الا اللہ کی ساتہہ محمد رسول اللہ نہین پڑہتے ایسی ایسی
خرافات و واہیات اپنی ٹال بجہکر جاہلونکو سنا سنا کر علماء حقانی کی دشمن بناتی ہین اور سرا
جہوٹہہ بنا بنا کی سنتے دیندار اونکو بدنام کرکے دونو جہان مین اپنا منہہ کالا کرتے ہین سوکن کے
جلاپی سی خصم کو مارتی ہین ہان صاف ایسا کہدین کہ تم کتاب پر چلو ہم بناوٹی رسمون پر چلتے ہین اگرچہ
تم سچے ہو پر ہم تمہارے نہین مانتی تو مضایقہ نہین دنیا کی عداوت دین کا نام لیکر ظاہر
کرنا مسلمانون کا کام نہین جیسا ملا لڑکے کو مارتا ہے روٹے یا تنخواہ نہ لانے کے
سبب سے اور بہانہ کرتا ہے سبق نہ یاد کرنیکا لاکن وہ بچہ سمجہتا ہے اوس ملا کو مکار جان لیتا ہے
ایسا ہی بدعتی سنیون کو مارے حسد کے برا کہتے ہین اور دین کا نام لیکر انپر تہمتین
باندہتے ہین سو دیندار تو انکے فریب سے واقف ہین مگر جاہل لوگ دیکہتے ہین کہ یہہ تو
شرک و بدعت مین اپنی شریک ہر دم اور بڑے کتابون مین سے بدعت
کے کہانے کے جائز ہونے کے فتوے اور عرس پر سے تیجا چالیسوان ملیدے
مہندی ناچ باجا بیاج شطرنج افیون بنگ گانجہ نذر و نیاز لغیر اللہ شیخ سدو
شاہ دولہ کی منت مراد کونڈے کندوری فال گنڈا وغیرہ کو ساج بنا کر کہانی دانے

ہین تماشی ہین ہماری ساتہہ رہتی ہین اور وہ لوگ ہمکو برا بلکہ کافر و مشرک و بدعتی بولتے
ہین اور یہہ ہمارے خوشامدی و طرفدار ہوکر حلوا زہر آمیز کہلاتی ہین کسی کام مین
حرکت نہین کرتے فضل الہی سی سنیتون کو سمجھے اور بدعتیون کو چہوڑے تو وے جاہلن
ہی جان لیتی ہین مگر ہر کام مین انکے شریک رہنے سے اپنے طرفدارون کے طرف ہوجاتی
ہین اور حق بولنے والونکو فسادی دین کے بگاڑنے والے ٹہرائی ہین ظاہر ہی کہ یہہ
فسادی بناوٹی مذہب الی اگر لالچی نہوتی تو کافرون کی قدمبوسی نکرتے فقراء بے شرع
اور ہنود و رافضی و خارجی و خوجی وغیرہ جو کہ صاف رسول کی شریعت کی اہانت کرتے
ہین ان سی ملے جلے رہتی اون سبسے تو شیر و شکر ہین اور ان سب کو اپنی حمایتی اور
وسیلے بناکر بدعت شکنون سی لڑنے مین واہ رے دینداری مینڈکی جیٹ جہینگا کمر
سراسر حماقت و جہالت و بیدینی و عداوت و خوشامد و طرفداری و نفسانیت ہے
اور افسوس ہے کہ مچہر کے کاٹنے سی بچہو کی پناہ لیتی ہین البتہ جو اگر تمہارے نزدیک
یہہ لوگ بدمذہب ہے مقرر ہوچکے تو خیر جیسا دوسرے بدمذہبون کی پشم کنی نہین کرسکتے
ہو اور دم دابے چپ چاپ بیٹہی ہو ویسا ان سی بہی درگذر کرجانے دو خدا کو
سونپو اللہ تعالے ان لوگون سی آپ ہی سمجہہ لیگا اور لوگون سی تو گرم جوشیان کرتے
ہو انپر روکہی پہیکی ہی مہربانی رکہو گی تو بن ہے مگر کیا درگذر کروگے دوسرے
بدمذہبون سی تو بہائی چارا ہی ہم مشربی کا ناتا رکہتے ہین وے انکے مددگار ہمدرد
طرفدار انکے جہتی جلی مین موجود انکے گود بہرا انکے ہاتہہ پہرائی مین وہ حاضر او
بگاڑ کر کیا اپنی روزی بند کرینگے دینداروں کی طرف ہونے سے انکو کیا ملیگا
اور وہی انکو کیون شریک کرینگے اور بخدا انخواستہ تم اونکے ستی مجلسون مین اگر
کیا سنتی بنوگے یہہ لوگ بیچارے خایف سب بدعتیون کی چال سی الگ رہتی ہین
یہہ نہین قایل و درنگی بہیک کے ایک کی ہین ایک کی ہی یا بکے انکے ہر کام مین نیت بخیر
عزسے نہین مانگتی اسکے بغیر ڈراتدن نہ کرین عجز و نیاز غیر سے ظاہر کرین بنیاد ان
سنت نبوی سے یہہ بری ہوا ہین ویسے اہل بدعت سے تو بیگانی ہین وے ڈراتدن اور ہی کرین

گاہ مین خوف گاہی در رجا ٭ حسد و کبر و بغض سی ہین دور ٭ خاکساری پر ہین ہہ کچہہ غرور
امر پر رب کے ہین ایم بکہ تاز ٭ ہر مناہی سی کرین ہین احتراز ٭ شرع پیغمبر صراط المستقیم
اسپہ رہتی ہین ہمیشہ مستقیم ٭ شاہ راہ مصطفی کیا خوب ہے ٭ راہ وہہ موصل الی المطلوب ہے
عالم اسکی فیض سی ہی کامیاب ٭ رحمۃ للعالمین ہی وہ جناب ٭ ہادی گم گشتگان ہی مصطفی
اور شفیع مذنبین ہی مصطفے ٭ مرسلون کا وہ نبی سرتاج ہے ٭ جسکا ادنی مرتبہ معراج ہے
دین اسکا ناسخ ادیان ہوا ٭ نازل اسکے واسطے قرآن ہوا ٭ سنیونکا دین ناسخ پر عمل
بدعتی کا رسم و بدعت پر عمل ٭ سنی ہی اخلاق نبوی پر سلہ ٭ بدعتی نفسانی ہی اہل ہوا
سن تو اہل ہوا او بیوفا ٭ کتنی دل توڑی ہین تونی بیحیا ٭ کسکے کسکے دلکو آزردہ کیا
اور کتنی سنتین ضایع کیا ٭ کوئی بہی دل تونی ظالم خوش کیا ٭ بلکہ پیغمبر کو تو ناخوش کیا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی کی پہلی کفار نا ہنجار حضرت کی ثناخوان
تہی جب حضرت اسلام کی دعوت کرنے لگے تب کافرون نی دیکہا اس پیغمبر کے شریعت
قبول کرنے سے اور اسکی دین مین آنی سی گہر بار وطن چہٹتا ہی بیدین دوستون آشناؤن
خویشون سی لڑنا پڑتا ہی اچہی کہانی اچہی لباس اور سب مزے کے کام اور رباب وا
کی رہین چہوٹتی ہین بڑی لوگون سی رئیسون سے بگاڑنا پڑتا ہے سو نامردون کی ہمت نہ
پڑی کیونکہ یہہ لو ہے کے چنی نامردون سی چبائی نہین جاتی زن مرید دین کو گنوانیوالے
نذر لغیر اللہ او ربلاؤ کے عاشق کیا دین پر چلینگے نجاست کی مکہیان پروانے پر کیا جلینگے
جو رسول اللہ کے جان نثار ہوتے ہین انکو محبت رسول کی جورو بچون وطن جاگیریان باپ
دوست آشنا مال زر عزت وجان سے بڑہ کر ہوتی ہی ادنی سنت پر عمل کرنیکے شوقین دنیا
وما فیہا پر لات مارتی ہین اور یہہ فریبی ملا اپنی ہم مذہبونکو روباہ بازیون سے شب و روز
بہکاتی ہین اور حقانی لوگون پر جان بوجہہ کر تہمتین باندہ کر انکو وہابی ٹہراتی ہین اور
کہتی ہین کہ وہابی قرآن و حدیث کی معنے غلط کرتے ہین اور فقہ کو نہین مانتی رسول کے
شفاعت اور ولیون کی کرامت کے منکر ہین سو اسکا نتیجہ یہہ ہے کہ بہلے دلون مین صاف
عقیدے جمنے نہین رسوم جاہلیت کے محبت مین ایسی چکنا چور رہین کہ فنا فی الرسوم ہو گئے

سچ ہے کہ دین کی باتوں میں قبول کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے اگرچہ سب کچھ جانتے ہیں کہ نفس
غالب کی حکومت ہو رہی ہیں جب جاہلوں کے الزام سے بھرے ہیں تو خدا اور قرآن حدیث
پیغمبر و صحابہ و اجماع و فقہ و تابعین کے تابعدار ہیں انکو وہابی کہتے ہیں پر وہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ اصل امر
میں کہ بارہ سو اکتیس برس کے سب محمدی مسلمانوں کو گویا کہ اپنے نزدیک وہابی
سمجھتے ہیں کیونکہ وہی قرآن و حدیث و فقہ کے تابعدار تھے اور ابوہی بنا ڈالی ہم ہوائی
پیرو رہتے اب یہ بے تمیزی انہیں اندھوں کی نصیب ہے کہ خدا اور رسول و فقہا کو چھوڑ کر
ہر کسی کو اپنا نبی اور ولی اور امام و مجتہد ٹھہرا کر اسکے پیروی کرنے لگتے ہیں یہ سچے مسلمان
ہی سی تو بدنام ہیں کہ بجز قرآن و حدیث و ائمہ و فقہا کے ہر کس و ناکس کے تابعدار
نہیں ہوتے غلام علی گنگا رام نہیں کہ دین اور باپ دادا کی رسموں کو ملا دیں یہ لوگ
خاصے حنیف ملت ابراہیمی پر مضبوط ہیں سچے صحابہ و اہل بیت کی پیرو اور جان نثار
ہیں اگر اسمیں شک ہو تو امتحان کر دیکھو ان کی حرارت اور سنت رسول کے رواج دینے کا
شوق اور پورے مسلمانی پر چلنے کا ذوق کن کو ہے اور عقائد کن کا درست ہے کام کے
مسلمان وہابی کہلانے والوں کا یا نام کے مسلمان وہابی کہنے والوں کا جنکو تم وہابی
کہتے ہو انکا اعتقاد یہ ہے کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی معبود و
مسجود و قادر و دانا و نفع و نقصان پہنچانے والا مشکل کشا حاجت روا غیب دان
روزی رسان بلا ٹالنے والا سب پر غالب کوئی نہیں مگر فقط اللہ اور حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول صاحب معراج و شفاعت کے لئے مختار ہیں اور سارے
خلقت کی سردار سب کے پیشوا اور سب سے افضل و اعلی ہیں اور جنکو یہ لوگ بدعتی کہتے ہیں انکے
یہ اعتقاد ہیں ابیات — نظام الدین میرا ایمان و دین ہے ✽ وہ ایمان بلکہ رحمن بالیقین ہے
پنجہ در پنجہ خدا دارم ✽ ما چہ پروائی مصطفے دارم ✽ یہ اور اسکے قائل ہیں تعزیوں
قبروں کو سجدہ کرتے ہیں شیخ سدو اور بوداول اور شاہ مدار کو نفع نقصان پہنچانے والے
غیب دان مشکلکشا حاجت روا جانتے ہیں اور ان عقیدوں کو سنی پن کے علامت و تصوف
و اجماع اسلام سمجھتے ہیں اور شرک فی التصرف و شرک فی العبادت و شرک

نی العالم کو مسلمانی سمجھتے ہین ان مین سے ایک بات بھی ایمان کہونے کو بس ہے اور رسول کی
اطاعت کا یہہ حال ہے کہ سنت کے نام سے تو چڑہ بلکہ اسکے ضد مین سیکڑون بدعتین کر لیے
ہین کسی کا عقیدہ رافضے کا سا کسی کا خارجی کا کسی کا قدریہ کا کسیکا جبریہ کا کسیکا معتزلہ کا سا
پھر خاصے سنی کرتے واہ رے ایمان انکو باطل عقیدہ تو ہے اور صدہا کفر کے کلمے بکنے سے ایمان
کو ذرہ جنبش نہین ہوتی غرض قرآن اور حدیث اور شریعت اور خدا اور رسول اور قیامت
اور شفاعت اور اولیاؤن اور کرامت اور اماموں کے خود منکر ہوکر بیچارے غریب مسلمانون
پر ناحق تہمت لگاتے ہین عجب تماشا ہے کہ ادہر ادہر دیکھکر جلدی کرتے کا سر کھلین اور رکتی ہی کو آنکہ
کہین نقل ہے کہ ایک عالم کسی گلی کے مسجد مین نماز کو گیا کیا دیکھتا ہے کہ وہان ہر نمازی کے
سامہنے ایک ایک چہری کہڑی کی ہے ہی اور ان کی ساتھہ ایک ایک چوہا بندہا ہوا ہے جو ہے
چین چین کر رہے ہین نماز مین خلل ہو رہی ہین اس عالم نے حیران ہوکر انسے کہا کہ یہہ کیا
حرکت بیجا ہے سبہون نے جواب دیا کہ واہ صاحب رسول اللہ کے حکم کو بیجا حرکت کہتے ہو اس
بیچارے نے دریائے حیرت مین غوطہ کہا کر انسے کہا کہ کونسی فقہ مین یہہ بات ہے ذرا بیان تو
کرو وے جاہل اپنے اجہل استاد کی سکہائی ہوئی باتین سمجھنے لگے کہ فقہ تو ہم جانتے نہین
مگر حدیث مین یہہ مضمون ہے تب اس عالم نے کہا کہ تم عجب سیدہے بیدین ہو کہ فقہ کو حدیث کے
خلاف جانتے ہو جبہ حدیث ہی بنائے بہروسے جاہل سب اپنے معلم الملکوت کے پاس دوڑے
گئے اس ہم ملانی ایک کتاب حدیث کی لاکر یہہ حدیث اوس عالم کو بتائی کہ عَلَیکُم
بِالسَّکِینَةِ وَالوَقَارِ یعنے تمپر لازم ہے کہ چین و آرام سے نماز کیطرف جاؤ دوڑکر مت جاؤ
سو وہ خبیث بے سمجھ سگ بی ذم اسکو یہہ سمجھ بیٹھا تھا کہ عَلَیکُم بِالسِّکِینِ وَالفَارِ یعنی لازم
رکہو چہری اور چوہے کو تب اس عالم نے کہا کہ اے کم بخت کیون حدیث کی عبارت خراب کرتا
ہے اور اسی علم کے بہروسے پر فاضلی رطل بوق بنکر فقہ کا منکر ہوکر محدث بن بیٹھا ہے تو تو
آپ بھی گمراہ ہوا اور تو نے ان نادانون کو بھی گمراہ کیا حق بات سنی سہی اور رجاہلون
مین آبرو جانے کی سبب وہ اجہل اور اسکے شاگرد جاہل سب کے سب ملکر اوس عالم پر ٹوٹ
پڑے اور اسکو حدیث کا منکر ٹھہرا کر وہانسے نکالدیا یہہ غیر مقلد اس زمانہ کے ہین کہ جب لوگ تنہے

ہوویگے عالم اور جاہل کو نہ پہچانینگے تو جاہلون کو اپنا سردار بنا کر اونسے مسئلے پوچہینگے اور وے
جاہل بغیر علم کے فتوی دیوینگے سو خود بہی گمراہ ہوویںگے اور دوسرونکو بہی گمراہ کرینگے
اس بارے مین خبر ہے کہ دین کی مسئلے دیندار بے طمع حقانی عالم سے پوچہہ کر عمل مین لاؤ
اور جو جماعت کہ حضرت وصحابہ ومجتہدین کی پیروی کرتے ہو اسی جماعت مین ملجانا لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ کی یہی نشانی ہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ علما
امانت دار ہین رسولونکے جبتک کہ دنیا مین نگہسین اور بادشاہون سی نملین پہر جب دنیا مین
گہسین اور بادشاہون سی خلا ملا رکہین تو بچا کرو اون سی کیونکہ وے دین کے چور ہین سو
اسوقت کے بعضے علما حضرت رسالت پناہ کی امانت داری چہوڑ کر اور اہل دولت کے
خاطر داری مین مشغول ہو کر عوام کے اتلے تلے کرتے ہین اور انکی خاطر خواہ انکے مطالب کے موافق
مسئلے بتاتے ہین تاکہ وے معتقد بنین اور مردون زندونکے کہانے پانی میوہ مٹھائی وغیرہ
صحنکے وغیرہ سو انکو یاد رشاد کیا کرین اسیواسطے جو کچہہ کہ شرک وبدعت فسق وفجور عوام لوگون سی
ہوتا ہے سبہی یہہ حضرات روا رکہتی ہین اور اونسی راضی اور انکے شکر گذار رہتی ہین
اور انکے افعال ناشایستہ کو اولٹی سیدہی دلیلون سے جواز بتاتے ہین ادنی بات یہہ ہے کہ نماز
کے منہ موڑنے تارک الصلوۃ کو پکے مسلمان اور کہرے باایمان ٹہراتے ہین اگر کوئی عزیز
مسلمان قرآن وحدیث وفقہ سے نمازیون کی فضیلت اور بے نمازیونکے مذمت وعظ مین
بیان کریں تو اوس سے اعتقاد کی فریاد بے نمازی لوگ انہین علما کی پاس لیجاتے ہین تب وہان سے
ارشاد ہوتا ہے کہ آجکل وہابی لوگ بی نماز کو جو کافر کہتے ہین سو وے تو قرآن وحدیث کی معنے غلط
کرتے ہین نماز کا تارک کافر کیسے ہوگا ہان گنہگار ہے اور تم بڑی بیچارہ ہو کہ اسکے وعظ مین جا کر کافر
بنکر آئے ہو سبحان اللہ عجب ہے کہ فرض نماز نہ پڑہنیوالا مسلمان رہا اور نماز کا تاکید کرنیوالا
کافر ہوا بلکہ اسکا وعظ سننیوالا کافر ہوا افسوس ہے کہ حقانی لوگ تو بیچارے نا واقفونکو نماز پر مستقل
اور برقرار رہنے کی واسطے آیت اور حدیثین بیان کر کر انکو اپنی نماز پر مضبوط رہنے کے لئے سناتے
ہین اور یہہ شیاطین ناتمام کی علما کہ جنکے حق مین اللہ صاحب نے سورہ جمعہ مین فرمایا ہے مثل الذین
حملوا التوریۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنے مثال انکی جنہیں لادی گئی توریت

پہرنہ اٹہاوے انہون لی جیسی مثال گدہی کی پیٹہہ پر لدے چلتا ہے کتابین اور سورہ مائدہ
مین فرمایا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون یعنے اور جو کوئی
حکم نہ کری اللہ کی اتاری پر سو وہی لوگ ہین کافر جو لوگ کہ امراء و فقرا کی خوشامد مین
حق کو باطل اور باطل کو حق بتاتی ہین خدا کی خوف سی ڈرتے نہین اتنا نہین سمجہتے کہ نماز کے
پڑہنے اور شرک سی بچنی کی تاکید مین قرآن شریف مین جابجا آیتین موجود ہین اور نماز
کو خدا تعالے سورہ روم مین فرماتا ہی واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین یعنے
قایم رکہو نماز کو اور مشرکین سی مت بنجاؤ اور صحیح مسلم مین جابر رضے اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کی اور درمیان کفر کے
یعنے فرق چہوڑ دینا نماز کا ہی اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
مین بریدہ رضے اللہ تعالی عنہ سی روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد کہ
درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے ہے نماز ہے پس جسنی چہوڑ دی وہ بس تحقیق کافر
ہوا اور ترمذی مین عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہے کہتے اصحاب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین دیکہتے تہے کسی چیز کو اعمال مین سی چہوڑنا اوسکا کفر سوا نماز کے اور
احمد اور دارمی نی اور بیہقے نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
کی ہی کہ آسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ انہون نے ذکر کیا نماز کا ایکدن پس فرمایا
جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوگے واسطے اسکے سبب نور ایمان کا اور دلیل اور سبب مغفرت
کا دن قیامت اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اسپر نہ ہوگا واسطے اسکے نور اور نہ دلیل
اور بخشش اور عذاب کیا جائیگا وہ شخص دن قیامت کے ساتہہ قارون اور فرعون اور
ہامان اور ابی بن خلف کے یعنے جو کوئی کہ نماز کبہی ترک نکرے اور فرائض اور واجبات اور
سنتین اور مستحبات اسکی ادا کرے ہوگا وہ شخص قیامت کے ساتہہ نبیون اور صدیقون اور
شہداؤن اور صالحین کے اور جو کوئی ترک کرے حشر اوسکا ان بڑے بڑے کافران مشہور
کی ساتہہ کہ جنکا سخت کفر اللہ تعالی نی کلام اللہ مین بیان فرمایا ہی یعنے قارون اور فرعون
اور ہامان جو کہ وزیر فرعون کا تہا اور ابی بن خلف مشرک تہا دشمن نبی صلے اللہ علیہ

وسلم کا کہ اوسکو حضرت نے جنگ احد مین اپنے دست مبارک سے قتل کیا تہا اور وہ اشقیا امت سے
کہا جاتا ہے اور اللہ کی ان سب پر پہٹکار ہے پناہ دے اللہ ان سب کافرون سے بے نماز بہی قیامت
کے دن انہین سب کے ساتہہ ہوگا اور ابن ماجہ مین ابی درداسے روایت ہے کہا کہ وصیت کی مجھکو
دوست میرے نے یعنے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کے کسیکو
اگرچہ ٹکڑے کیا جاوی تو اور جلایا جاوی تو اور مت چھوڑ نماز فرض کو جان بوجہہ کر پس جو
کوئی ترک کری اسکو جان بوجہکر پس تحقیق بری ہوا اسی ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ
کنجی ہی ہر برائی کی یعنی جو کوئی ترک کری اسکو جان بوجہکر بری ہوا اسسے ذمہ یعنے
عہد اسلام کا اور خارج ہوا وہ شخص دایرہ اسلام سی اور معجم کبیر مین ہے کہ تارک نماز جو لا
اسلام کا مارتے مین سو کہاتے مین ہمار ازبیحہ اور نہین پڑہتے ہمارے نماز سو کچہہ اعتبار
نہین انکا سو منہہ پہیرنا ہماری قبلے کیطرف نماز کے حال کے سوا اور حضرت عمر بن الخطاب اور
ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ ابن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء رضوان
اللہ تعالے علیہم اجمعین اور سوای ان صحابہ کے حضرت امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد
اور عبد اللہ بن المبارکؒ اور امام نخعی اور حکم بن عتیبہ اور ابو ایوب السختیانی اور سوائے
انکے بہت سے تابعینؒ اور تبع تابعینؒ تارک الصلوۃ کو کافر کہتے مین اور حضرت امام شافعیؒ
امام مالکؒ اسکو قتل کا حکم دیتے مین اور حضرت امام اعظم رح اسکو قید ہمیشہ کی لازم کہتے
یہانتک کہ توبہ کرے اب یہان اکثر پیرزادی جبکہ حقانی لوگون سے یہہ حدیثین سنتی مین تو ذرا
کہدیتے مین کہ کیا امام اعظم صاحب کو اتنا علم نہ تہا جو کہ انہون نے بے نمازکو کافر نہ کہا حق
حضرت امام نے بالفرض اگر کافر نہین فرمایا تو نماز کا ترک کرنا بہی نہین فرمایا بلکہ انہون نے بے نماز کو
ہمیشہ کی قید کا حکم دیا ہے یہانتک کہ توبہ کرے خیر تارک نماز اگر اتفاقی کافر نہین تو اختلافی
کافر تو ہے اب دیکہو کہ باوجود اسقدر نماز کے تاکید قرآن وحدیث وفقہ سے ہوتے
ہوئے اسکو سبک اور سہل جان کے چہوڑ دینا اور علما مجہول نے انکے خاطر سے انکو
برا نہ کہکر بے نماز کی مذمت کرنیوالے کو وہابی کافر کہنا سراسر حماقت اور عداوت
ہے ٭ غلطیون سے وہابی کی نشانیان ٹہرائی مین - جو

جو کوئی کا چاک ساہمنی کہی داڑہی نہ چڑہاوے پاجامہ ٹخنے کے اوپر رکہی بغیر پلدی پہٹکری شادی
کرہی تیجا دسوان چالیسوان چہماہی برسی کا دن مقرر نکرے ثواب پہچانے کے نیت سے للہ
کہانا مسکینونکو کہلاوے تونگرون قاضیون مفتیون منصفون ریئسون مولویون رسالداروں
صوبہداروں کو نہ کہلاوے یا کہانا نہ کہلا کر نقد دیوے یا کپڑے بانٹے یا کسیکا قرض ادا کر کے
ثواب پہنچاوے عرس میلا کونڈا اکندوڑنی روٹ چونگ کہچڑا حلوا چپاتی سیویان نکرکرا
عوض اور کچہہ کہلاوے چہٹی چہلہ مونڈن بسم اللہ مقرر نہ کرے • نون ہین سالگرہ نکرے بچونکو
چوٹی بدہی بڑہی پیرون کی نام کی نہ ڈالی نفل نماز بیٹہکر نہ پڑہے نماز کے بعد للنبی فاتحہ
نہ پڑہے صلوۃ کی اول جمعہ کی سنتین پڑہے کہانا پانی ساہمنی رکہہ کے فاتحہ نہ پڑہے جماعت
او روقت فرض کے فوت ہونے سے اول کی سنت نہ پڑہ کر فرض ادا کرنے کے بعد پڑہے تراویح
کے تسبیحین چلا کر نہ پڑہے حضرت رسول اللہ صلعم کو فقط گنہگاروں کا شفیع سمجہہ کر کفار و مشرکون کا
بہے شفیع بنجانی بزرگون سی حاجات نہ طلب کرے بزرگون کی نذر نکرے اللہ صاحب کے نذر
کرکے ثواب بزرگونکو پہنچاوے اور انبیا اولیا کو غیب ان مشکلکشا حاجت روا نفع و ضرر پہنچانے
الی دور و نزدیک سی برابر سننی والی نہ جانے شیخ سدو شاہ داول وغیرہ کی نذر کا بکرا
رام کہی اول وقت نماز پڑہے ساری سر کی بال رکہی آداب بندگی کورنش تسلیم مجرا نکرے فقط
سلام علیکم کہے سالار بخش مدار بخش پیر بخش خواجہ بخش امام بخش ڈہونڈ و گہڑ و نتہو کے نام
نکرکہی نکاح کے بعد ولیمہ کرے تعزیہ علم شدہی نعل ڈہال سیج ٹٹی بنانا فقیر ہونا تعزیون
ن قبرون پاس کہچڑی شربت لیجانی اور پیر پرستی گور پرستی چلہ پرستی طاقچہ پرستی
سے منع کرے شبرات کا حلوا چپاتی رمضان کی سیویان محرم کے روٹ صفر کی گہنگنیان
نکلے ربیع الاول کی کہیر چپاتی رجب کے کونڈے پیر کے گیارہوین میت کے جنازے کے
سامنے دو روٹیان رکہنا قبر پر پہولون کی چادر و غلاف ڈالنا قبر و پیر چراغ جلانا
ف و سجدہ کرنا منتین مانا سہاگن کے جنازے پر لال کپڑا اڈالنا عرس کرنا منع کرے
وہ کے نکاح ثانی کی تاکید کرے نشہ کی چیزین نہ کہاوے ہووے گنجفہ چوسر شطرنج نہ کہیلے
ن جو شخص کہ سنت کی کام کرے اور بدعت سے دور رہے وہ شخص ان خدا فراموشون

کے نزدیک وہابی ٹہرا اور جو ڈاڑہی منڈاوی یا چڑہا وی یا پیجامہ ٹخنون کے نیچے لٹکاوے شادی مین حلوا جلوا سہرا دسوان بیسوان چہٹی چہلا وغیرہ وا ہیات کرتا رہے بلکہ سنت طریقہ اور اسلام کا رکن سمجہے تو ان نفسانیون کی عقیدی مین وہ بڑا پکا سنت جماعت ہے اور بڑی جماعت والا کیونکہ بہت سارے لوگ یہہ سب کام کرتے ہین اگرچہ کفر و شرک و بدعت و گناہ مین اچہا کام کرنیوالی خدا اور رسول کے تابعدار تہوڑے ہین مگر ان کے مجتہدون کے فتوی سی یہہ لوگ چہوٹے جماعت والی ہین اور ان کی جماعت سے خارج ماشاء اللہ فریق برین مسلمانی و ایمانداری مرحبا تو کیا بلکہ زدوف برین حق پوشی و طرفدار خدا لعنت کرے ایسے لوگون پر جنہون نی حضرت کے طریقے کو الٹ پلٹ کر دیا افسوس ہے کہ ان بناوٹے مذہب والونکو سنت پر عمل کرنے اور شرک و بدعت کے چہوڑنے کے واسطے اگر کوئے حقانے از روی خیرخواہی کی انکو کہے تو بہت ہی برا مانتے ہین جیسی **نقل** ہے کہ ایک بیمار کے آس پاس کئی حکیم جمع ہو کے اس بیمار کے واسطے کڑوی کسیلی دوائین اسکے مفید مرض کہ جنسے اس بیمار کو فایدہ پہونچے تجویز کر رہے تہے وہ بیمار ان دواؤن کی نام سن سن کر کڑوا ہوتا تہا اس اثنا مین کسی احمق نے کہا کہ اسکو بادام کا حلوا کہلاؤ وہ بیمار اسبات کے سننے سے کہنے لگا کہ ذرا اس حکیم کی بات تو سنو دیکہو تو اسنی اچہی دوا تجویز کی ہے سو اس بیمار نے بادام کا حلوا اپنی واسطے پسند کیا اگرچہ اسکے حق مین مضر تہا سو ویسے ہی ان جاہل مشرک اور بدعتیونکو جہالت کی بیماری ہی نصیحت کی کڑوی دوا جیسے اسکے حق مین اور شرک و بدعت کی رسم کے جائز بتانی والون کو میٹہا بادام کا حلوا سمجہکر انکو اپنا خیرخواہ جانتے ہین بیت حق کو باطل مت کرو یارو خدا کیو اسطے ۰ تعصب کینہ چہوڑ دو یارو خدا کیو اسطے ۰ تعصب احمق جو اپنے قیاس پر مسائل دینی مین اجتہاد کر رہے ہین سو کہتے ہین کہ کسی مقدس کے روح کے نام سے کسی جانور کو مشہور کرنا جائز ہے جیسا کہ یہہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا مرغا رجب سالار کا یا بکرا خواجہ احمد یسوی کا کیونکہ سعد صحابی نے کنوان کہدوا کی اپنی والدہ مرحومہ کے نام سے مشہور فرمایا تہا **جواب** اس قیاس پر تم جو فلانے بزرگ کا جانور کہا کرتے ہو سو اسپنے ہوئے

خویشون کی نام کی جانور کیون نہین کرتے کوئی تم مین کا یہہ نہین کہتا کہ اتمان کا بکرا یا
باوا کی گائی دادی کا مرغا دادا کی مرغی دوسرا یہہ کہ انصار مین سعد بن عبادہ خزرج
کے قبیلے کی سردار تہی وہ دومۃ الجندل کی لڑائی کو حضرت صلعم کے ہمراہ گئی تہی انکے
والدہ عمرہ مسعود کی بیٹی قیس کی پوتی جو مسلمان ہو کر حضرت کی بیعت سی مشرف ہوی تہین
سو مدینہ منورہ مین یکایک گذرنے لگے یعنے فوت ہونے لگے ۱۲ حاضرون نی کہا کہ وصیت کیجو تب انہون نے کہا کہ کس
چیز مین وصیت کرون مال جو ہی سو سعد کا ہی بعد ایک مہینے کے سعد حضرت کے ساتہہ مدینہ کو
آئے حضرت نے اس بی بی کی قبر پر جنازہ کی نماز پڑھی سعد نی اپنی ماکی انتقال کا وقت
نذکور رسنکے حضرت کی جناب مین عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میرے خیرات دینے اسکو فایدہ دیگی
تو آپنی فرمایا کہ ہان تب سعد نے کہا کہ فلانا باغ اسکی جانب سے صدقہ ہی یعنے محتاج لوگ اسکا
میوہ کہایا کرین کوئی اس باغ کو کبہی نہ بیچے نہ مالک بنے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ سعد نے
عرض کی کہ میری ماں موئی ہے اسکی حق مین کونسی خیرات بہتر ہے آپنے فرمایا کہ پانی یہہ حدیث
مشکوۃ کی باب فضل الصدقے ہے کے دوسری فصل مین سعد بن عبادہ کی روایت سی ہی کہ تب
سعد نے ایک کنوان کہودوایا اور کہا کہ یہہ کنوان سعد کے مان کی لئی ہی یعنے انکے نیابت سے
کہدوایا القصہ ان روایتون سی غرض یہہ ہے کہ اہل بدعت کو جو مُردون کے باب مین رسمین
تراشا کرتے ہین اور اس قصے کی سند غلطی سی لاتی ہین سو گنجائیش نرہی اور اہل سنت کو ثواب
پہونچانی کا ڈہب بہی معلوم ہو گیا اور یہہ بھی دریافت ہو گیا کہ کسی روایت مین حضرت صلعم
نے سعد کو کنوان کہدوا کر اپنی والدہ کا کر کے شہرت دینے کے واسطے نہین دیا یا نیم ملاؤن نے
جو اس بہتان کو اختیار کیا ہی اسکا سبب شاید یہہ ہی کہ ایک بڑے محدث کی فارسی کتاب مین
اس قصے مین کاتب کی غلطی سی گفت کی جگہہ نگو لکہا گیا ہے سو نیم ملا دہو کا کہا کر تہمت حضرت
پر کر بیٹہے ہین سو اس حدیث سے تیجا دسوان بیسوان چالیسوان سہ ماہی ششماہی نوماہی
برسی چاضری توشہ صحنک سال بسال کا عرس ان سی نکلا اور یہہ جو نیم ملا ہذہ لام سعد
سے دلیل پکڑ کر مُردون کا کہانا کہنا جائز کہتے ہین اگر ام سعد کا کنوان کر کے فرض کرین تو مُردے
کا کہانا کہنے کا اسپر قیاس نہین ہو سکتا ہان اگر کسی برتن مین پانی لے کے اسکو چہوتا

اور تبرک اور رواج ام سعد کا رواج اور اسپر آنا مان کی امداد اس پانی کو یہان بانٹنے سے وہان ام سعد
کو جو ثواب پہنچتا ہے کرکے یا ام سعد سے کسی مراد بر آنے کے واسطے پانی چڑہانے کی منت مان کے ام سعد
کا پانی کہا جانا تو مردی کا کہانا کہنے کا قیاس اسپر صحیح ہوتا تامل کیا چاہیے کہ ہذہ لام سعد کی
عبارت مین لام ملک کے معنی سی نہین ہو سکتا نہ بنانی کی معنی سی نہ ہبہ کے قبض و تصرف کے
معنے نہ پینے کے خصوصیت کے واسطے نہ منت چڑہانی کی خصوصیت کیواسطے پہر جب یہہ منت نہین
تو باقی رہی یہی خصوصیت کہ انکے ذمے پر جو نذر رہتی اسکی ادا کیواسطے تہا لہذہ لام سعد
کے قیاس پر کس صحابی نے عمل کر کے کسی کہانی یا کپڑیکو یا جہنڈے کو یا نقشے کو یا کسی پرندے
یا چوپائے کو اپنے موئے باپ دادا یا بہن یا بیٹا بیٹی کا کرکے ٹہرایا اور شہرت دیا مان
مردونکی جانب سی محض اللہ جل شانہ کی خوشی کی واسطے پیغمبر کے فرمودے کے موافق کچھ خیرات
دینی مستحب ہے پہر اسکو رسم و عادت ٹہرا کی ناموری اور لوگون کے بتانے اور رسائی کیواسطے
عمل مین لانا بیشک شیطانی کام ہے ام سعد کے قصہ کو اس سے کیا نسبت پہر ہم ملایان خطرہ ایمان
جو اس حدیث سی دن تیوہار مردون کا کرینگا اور منتون کے حرام کہانے کا فتوے لوگون کو
دیتے ہین سو ان حدیثونکا مضمون انپر درست آتا ہے اَجْرَاُكُمْ عَلَى الْفَتْوَى اَجْرَاُكُمْ
عَلَى النَّارِ یعنے تم مین کا بڑا ڈہیٹہ فتوی پر سو بڑا ڈہیٹہ آگ پر اور رفا فتوا بغیر علم فضلوا
و اَضَلُّوا ایسے فتوی دی بی علم سو آپ گمراہ ہوئے اور دوسرونکو گمراہ کیا پہر کسے قسم نے
اور رابعی اور کسی دوسری عالم بلکہ جاہل نے بہی اوس کنوے کے پانی کو تبرک نہین ٹہرایا
اور کسیطرح اسکو بجا نہین لائے برخلاف بدعتیون کے جو بزرگون کے نام دیکے کہانونکو تبرک
سمجہتی مین اسکے آگے ہاتہ باندہ کے عود جلا کے کچہ پڑہ کے سر جہکا کے آداب بجا لا کی تعظیم
سے کہاتے ہین پہران . اخونکو چڑہانا تو بعینہ ہندون کی رسم ہے اسیکو وے اپنی بزرگونکے
ارواح کا پوجا کہا کرتے ہین بیشک بدعتی شعار اوسکا نام ظاہر مین چہپا تراش کے جاہلون
کو بہکاتے ہین کہتے ہین کہ یہہ فاتحہ ہے سو کچہ نیا نہ ہے قدیم سے چہنک ہے واللہ اعلم
ہمایونو عون یعنے الہ صاحب چہا جانتا ہے جو بہرا ہی انکے دلون مین مسئلہ جو جانور
کہ اللہ کے سوا دوسرے کے نام کا مشہور رہوا اسکا کہانا حرام ہے جناب قدوۃ المفسرین

زبدۃ المحدثین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز نے استفتا مین جو کہ زبدۃ النصائح
فی مسایل الذبایح مین موجود ہے فرمائی ہین مدار حل وحرمت ذبیحہ بر قصد ونیت ذابح است اگر
بہ نیت تقرب الی اللہ یا برائی اکل خود یا برائی تجارت و دیگر امور مباحہ ذبح میکند حلال است
والاحرام گفت در نیشاپوری زیر قولہ تعالے وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ گفتند علما اگر بہ تحقیق
مسلمانی ذبح کرد ذبیحہ را و قصد کرد بذبح آن تقرب بسوئے غیر خدا اگر دد آن مسلمان مرتد و ذبیحہ او
ذبیحہ مرتد است انتہی ذبح کرد کسی برائی آمدن امیر و مانند آن مثل یکے از بزرگان حرام میشود
آن ذبیحہ چراکہ شہرت دادہ شد بآن غیر خدا اگرچہ ذکر کرد نام خدا را بر آن یعنی بسم اللہ گفت
واگر ذبح کرد برائی مہمان حرام نشود زیراکہ مہمانی سنت ابراہیم خلیل اللہ است و بزرگے کردن
مہمان بزرگے کردن خدا تعالے است و وجہ فرق میان ہر دو صورت آنست کہ اگر کسی پیش کرد
آن ذبیحہ را تاکہ بخورد از گوشت آن باشد ذبح برائی خدا و نفعی برائی مہمان یا برائی ولیمہ
یا برائی فایدہ تجارت واگر پیش نکرد آن ذبیحہ را تا بخورد بلکہ ضایع کرد او را برائی غیر خدا اراشد
یا برائی بزرگے غیر خدا پس حرام شود و یا کافر میشود و قول ہذا ہمچنین است در بزازیہ و شرح وہبانیہ
ودر کتاب حمیدیہ مذکور است کہ بتحقیق ہمچنین ذبیحہ نکردہ میشود و کافر میشود و فاسق زیراکہ بہ
تحقیق یا بدگمانی میکنیم مسلمان کہ بتحقیق تقرب میکند آن مسلمان بسوئی آدمی باین ذبح کردن
و مانند آن در شرح وہبانیہ از ذخیرہ مذکور است و نقل کرد او را ابن گفت و فاعل آن ذبح ہمہ
فقہا گفتہ اند کہ کافر است و فضلائے اسماعیل کافر میگویند ہمچنین است در مطلوب المؤمنین و اشباہ
والنظائر و در حدیث است لعنت کرد خدا کسی را کہ ذبح کرد برائی غیر خدا رواہ احمد و نیز
ملعون است ہر کہ ذبح کرد برائے غیر خدا رواہ ابوداؤد و در غرایب اسنے جمید و بستان فقیہ و
کنز العباد مذکور است کہ بتحقیق جائز نیست ذبح کردن گاؤ و گوسفند نزد گورہا برائی قول آنحضرت
کہ لَا عَقْرَ فِي الْاِسْلَامِ نیست عقر در اسلام یعنے ذبح نزد قبور و ہمچنین است در کتاب
سنن ابوداؤد و ہمچنین جائز نیست ذبح کردن بر عمارت نو و نزدیک حرید و ن سراے چہ بتحقیق
پیغمبر صلعم منع فرمودند از ذبیحہ ہائے جن برائی اینکہ بتحقیق او شان از بزرگے میکردند بین باطل
رد پیغمبر خدا و منع فرمود از ان و ہمچنین است در کتب شافعیہ چنانچہ گفتہ است امام نووی

در شرح صحیح مسلم در تفسیر حدیثی که روایت کرده است آنرا از قول آنحضرت صلعم نفرین کرد خدا کسی را
که نفرین کرد پدر خود را و نفرین کرد خدا کسی را که ذبح کرد برای غیر خدا و اما ذبح کردن برای
غیر خدا پس مراد بآن ذبح این است که ذبح کرده شود بنام غیر خدا مانند کسیکه ذبح کرد برای بت
یا صلیب یا برای موسیٰ و عیسیٰ و کعبه و مانند آن پس همه اینها حرام اند و حلال نمیشود این
ذبیحه برابر است که باشد ذابح مسلمان یا نصرانی یا یهود چنانچه تصریح کرده است بر و شافعی
و اتفاق کرده اند بر آن اصحاب ما پس اگر اراده کرد ذابح با وجود آن بزرگی مذبوح را برای
غیر خدا و عبادت را بغیر خدا باشد آن کفر پس اگر باشد ذابح مسلمان پیش این ذبح کردن
بسبب ذبح مرتد و ذکر کرد شیخ ابراهیم مروزی از اصحاب ما که چیزیکه ذبح کرده شود نزد استقبال
پادشاه برای تقرب بسوی او به تحقیق فتوی دادند اهل بخارا به تحریم آن مذبوح چراکه او از جمله
ما احل لغیر الله است و گفت رافعی که جز این نیست که ذبح میکنند اینرا برای طلب خوشنودی
وقت آمدن پادشاه پس آن ذبح کردن مانند ذبح عقیقه است برای پیدائش مولود و مانند
این کفایت نمیکند حرمت را والله اعلم پس اگر گفته شود که قوله تعالیٰ وما لکم الا تاکلوا
مِمَّا ذُكِرَ اسمُ اللهِ عليه وقد فصَّل لَكُم ما حرَّم عليكم الا ما اضطررتم اليه
یعنی چیست مر شمارا که نمیخورید از گوشت چیزیکه یاد کرده شد بر ذبح وی نام خدا تعالیٰ و حال آنکه
تفصیل کرد خدا تعالیٰ برای شما آنچه حرام شده بر شما مگر آنچه لاچار شوید بسوی خوردن آن و
همچنین قوله تعالیٰ فكلوا مِمَّا ذُكِرَ اسمُ اللهِ عليه ان كنتم بآياته مؤمنين یعنی پس
بخورید از آنچه یاد کرده شد نام خدا تعالیٰ بروی اگر بقرآن ایمان آورده اید عام است هر
چیز را که قصد کرده شود باو تقرب بسوی خدا و غیر او را پس میباشد همه حلال گویم این آیات
عام اند مخصوص آیت دیگر و او قوله تعالیٰ است در سوره مائده حُرِّمَت عليكم الميتة و
الدم ولحم الخنزير وما أُهِلَّ لغير الله به والمنخنقة والموقوذة والمتردية والنطيحة
وما اكل السبع الا ما ذكيتم وما ذبح على النصب یعنی حرام کرده شد بر شما مردار و خوردن
خون ریزان و گوشت خوک و آنچه آواز بر آورده شد غیر خدا تعالیٰ را بآن و آنچه بخفه
و آنچه بسنگ زدن یا مانند آن بمیرد و آنچه از بلندی افتاده بمیرد و آنچه بشاخ زدن

حیوانی دیگر بمیرد و آنچه درنده او را بخورد مگر آنچه ذبح کنید آنرا از حیوانها مذکوره یعنی آنها را اگر
زنده دریابند و ذبح کنند حلال باشد و نیز حرام است آنچه ذبح کرده شد بر نصب یعنی نشانهای
پس اگر بتحقیق مردی مسلمان قصد کرد گوسفندرا و بسم اللہ گفت بر آن حلال نشود گوسپند باوجودیکه
نام خدا برو مذکور شد و همچنین وقتیکه ذبح کند گوسفندی را بر نشانی از نشانها یا بر قبری از
قبرها و اراده کند باین ذبح تقرب بسوئی صاحب قبر یا صاحب نشان و بسم اللہ گوید بر آن گوسفند
حلال نشود باین آیت صریح و بنای همه آن بر اراده تقرب است بسوئی غیر خدا یا تبدیل کردن
طریق که مشهور است در ذبح از استعمال آله تیز کرده شده و مانند آن پس دانستیم که بتحقیق قوله تعالی
قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ حواله است بر چیزیکه مذکور است در آیات دیگر مانند آیه سوره مائده وغیره
و بود وجه نزول این آیت اعتراض مشرکین که میگفتند به مسلمانان بطور الزام که شما نمیخورید
مردار را و حالانکه کشته است او را خدا و میخورید چیزیرا که میکشید از دستهای خود پس ترجیح
دادید شما کشته خود را بر کشته خدا پس جواب داد خدا تعالی از آن باینطور که بتحقیق مردار
مذکور نشده است با او نام خدا پس برای همین حرام کرده شد مردار و همچنین بسنگ مرده شده
و از جائی بلند افتاده شده کشته نشد بطوریکه پروانگی داده شد در آن از جانب خدا پس
حرام کرده شد و جانوریکه کشتیم او را بدستهای خود چنین نیست که گردید حلال برای آنکه
بدینکه کشتن آن واقع شده است بحکم خدا و موافق طریق مشروع بطوریکه برآمد از آن خون
مسفوح و باذکر نام خدا پس حلال کردن این و حلال کردن بعینه تعظیم است برائی حکم خدا و
تقریر قتل پس مغالطه وهمی است چراکه همه ما کشته خدا اند برابر است که باشد قتل از دستهائی ما یا
ما یا بمیرد خود چه نیست موت نزد ما مگر بحکم خدا و برائی همین اتفاق کردند اهل سنت وجماعت
که بتحقیق مقتول مرده است بسبب اجل خود و اللہ اعلم و آنچه واقع شده است در بیضاوی و غیر
آن از تفاسیر که مفسران گفته اند وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ ای آنچه بلند کرده شود آواز بآن
نزدیک ذبح او برائی بت پس مبنی است بر جاری بودن عادت مشرکین در ان زمانه
و برای همین فرق نکردند مفسران در تفاسیر قدیمه میان آنچه ذکر کرده شود نام غیر خدا
بر وی و میان آنچه کرده شود بذبح آن نزدیکی بسوئی غیر خدا چراکه مشرکین آن وقت

بودند خالص و کافر بودند و لیکن قصد میکردند تقرب را بذبح جانوری بسوی غیر خدا و ذکر
میکردند بر آن نزد ذبح نام آن غیر بخلاف مشرکان مسلمانان پس اینها آمیزش میکنند میان
کفر و اسلام پس قصد میکنند تقرب را بسبب ذبح بسوی غیر خدا و ذکر میکنند نام خدا را بر آن
عند الذبح پس اول کفریست صریح و دوم کفریست که در صورت اسلام است و اعتقاد و سند
از نیت را برای ذبح کردن مگر این برابر است که باشد ذبح برای خدا یا برای غیر خدا و البته جاری
شده است این عادت در زمانه ما نیز پس تحقیق ایشان مشهور میکنند که فلان ذبح میکنند گاوی را
برای سید احمد کبیر مثلاً برابر است که بسم الله بروی گویند نزدیک گذاردن کارد یا نه و آنچه
واقع شده است در هدایه و مکروه است آنکه ذکر کنند با نام خدا تعالی چیزی دیگر را و او اینست
که بگوید وقت ذبح اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ عَنْ فُلَانٍ الهی قبول کن از فلان و این سه مسئله اند
یکی آنکه ذکر کنند بطریق اتصال نه بطور عطف پس مکروه میشود و حرام نمیشود ذبیحه و او مراد
با آنچه گفت و مثالش اینکه گفته شود بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ چرا که شرکت یافته
نشد پس نشد ذبح واقع برای غیر خدا مگر آنکه مکروه است ذبیحه بجهت موجود شدن نزدیکی
از روی صورت پس تصور میشود بصورت حرام دوم آنست که ذکر کنند بطور وصل بطریق
عطف و شرکت باینطور که بگوید بِسْمِ اللّٰهِ وَاسْمِ فُلَانٍ یا بگوید بِسْمِ اللّٰهِ وَفُلَانٍ یا بسم
اللّٰهِ ومحمدٍ رسول اللّٰهِ بکسر دال پس حرام میشود ذبیحه چرا که تحقیق شهرت داده شد بآن غیر خدا
و صورت سوم آنست که بگوید ذابح کلامی را که علیحده باشد از نام خدا از روی صورت و معنی
باینطور که بگوید پیش بسم الله گفتن و پیش از افکندن ذبیحه را بر زمین یا بعد ذبح و این باکی
نیست برای آنکه مرویست که پیغمبر صلعم فرموده بعد ذبح اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ هٰذِهٖ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
مِمَّنْ شَهِدَ لَكَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِيَ بِالْبَلَاغِ یعنی بار خدایا قبول کن این ذبیحه را از امت
محمد صلعم از کسانیکه گواهی دادند ترا بوحدانیت و مرا برسانیدن رسالت و شرط ذبح آن ذکر
خالص است صرف بنا بر آنچه ذکر کردیم از آنکه بتحقیق اراده تقرب بسوی غیر خدا حرام کننده است
مر ذبیحه را برابر است که باشد تقرب بطور استقلال یا بطور شرکت و هیچکه شناختی معنی این کلام
را شناختی که البته صاحب هدایه نهاده است مسئله را در صورتیکه چون نباشد مذکور نزدیک

بقصد تقرب بسوئی غیر خدا بلکہ باشد ذکر خالص پس آن وضع مسئلہ علیحدہ است از مسئلہ ما کہ نہادہ شدہ است در صورتیکہ مقصود تقرب بسوئی غیر خدا باشد پس البتہ آن صورت حرام است مطلق وشناختی نیز این کہ آنچہ واقع شدہ است در تفسیر احمدی از تفریع قول وی بر آنچہ واقع شدہ است در ہدایہ ونقل کردہ است آنرا او ران تفسیر ہمچنانکہ ذکر کردیم وآن تفریع قول وی است وَمِنْ هٰهُنَا عُلِمَ اَنَّ الْبَقَرَةَ الْمَنْذُوْرَةَ لِلْاَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِيْ زَمَانِنَا حَلَالٌ طَيِّبٌ لِاَنَّهٗ لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ غَيْرِ اللّٰهِ وَقْتَ الذَّبْحِ وَاِنْ كَانُوْا يَنْذِرُوْنَهَا لَهُمْ انتہی مبنی است بر غفلت از کلام صاحب ہدایہ وآن قول وی است وَالثَّالِثَةُ اَنْ يَقُوْلَ مَفْصُوْلًا عَنْهُ صُوْرَةً وَمَعْنًى الخ پس البتہ انفصال معنوی چگونہ متصور خواہد شد چون باشد نذر برائے اولیا پس البتہ بعینہ تقرب است بسوئی غیر خدا پس نیت اوشان ہمیشہ است تا وقت ذبح پس نیست انفصال از روی معنی ہرگز برائی آنچہ ثابت شدہ است در قواعد فقہ از ہمیشہ ماندن نیت تا آخر عمل ونیز مبنی است بر نہ فرق کردن میان ذکر خالص کہ نہادہ است صاحب ہدایہ مسئلہ را در آن ومیان چیزیکہ مقصود باشد بوسے تقرب بسوئے غیر خدا کہ نہادیم ما مسئلہ را در آن وکجاست این از آن واللہ اعلم ادر تفسیر فتح العزیز ملین فرماتی ہین وَمَا اُهِلَّ بِهٖ یعنے دیگر آن جانور کہ آواز بر آوردہ شد وشہرت دادہ شد در حق آن جانور کہ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنے برائی غیر خدا است خواہ غیر آن بت باشد یا روح خبیث کہ بطریق بہوک کہ بنام او بدہند وخواہ جنی مسلط بر خانہ یا سرائی کہ بدون دادن جانور را از ایذائی سکنہ آنجا دست بردار نشود ویا توپ روانہ کردن نمیدہد وخواہ پیرے یا پیغمبرے را باین وضع جانوری زندہ مقرر کردہ میدہند کہ این ہمہ حرام ست ودر حدیث صحیح وارد است مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ یعنے ہر کہ بذبح جانور تقرب بغیر خدا نماید ملعون است وخواہ در وقت ذبح نام خدا بگیرد یا نہ زیرا کہ چون شہرت داد کہ این جانور برائی فلانی است ذکر نام خدا وقت ذبح فائدہ نکرد چہ آن جانور منسوب بآن غیر گشت وخبثی در وی پیدا گشت کہ زیادہ از خبث مردار است زیرا کہ مردار بے ذکر نام خدا جان دادہ است وجان این جانور را از آن غیر خدا قرار دادہ کشتہ وآن عین شرکت واین خبث در وی سرایت کرد دیگر بذکر نام خدا حلال نمیشود مانند سگ

و خوک که اگر بنام خدا مذبوح شوند حلال نمیگردند که این مسئله آنست که جان را برائی غیر جان آفرین
نثار کردن درست نیست و ماکولات و مشروبات و دیگر اموال را نیز اگر چه از راه تقرب لغیر الله
دادن حرام و شرک است اما اگر از راه تقرب الی الله تعالی بفقرا و مساکین داده ثواب این
که عائد بدهنده میشود از آن غیر ساختن جایز است زیرا که انسان را امید رسد که ثواب عمل خود را
بغیر خود بخشد چنانکه میرسد که مال خود را بغیر خود میدهد و جان جانور مملوک آدمی نیست تا او را
بکسے تواند بخشید و نیز دادن مال از آن جهت مستوجب ثواب است که آدمیان بوی منتفع میشوند
و چون مردها بعد از مفارقت اینجهان قابل انتفاع بعین مال نمانده اند طریق نفع رسانیدن
بآنها در شرع چنین قرار یافت که ثواب اموال را که بمستحقان برسانند بآنها عائد سازند و چون
جان جانور را اصلاً قابل انتفاع آدمی نیست در زندگی پس از مردگی نیز قابل انتفاع او نباشد
آری اضحیه از طرف مرده کردن در حدیث صحیح آمده است لیکن معنیش همین است که دادن
جان برائی خدا ثوابیکه دارد بآن مرده بخشیده شود نه آنکه ذبح برائی مرده کرده آید و بعضے
جهال مسلمین درین مقام کجفهمی میکنند و میگویند که گوشت را پخته بنام مردها دادن بلاشبه
جایز است ما نیز از ذبح کردن جانور بنام آن مرده همین قدر قصد مینمائیم برائی فهمانیدن ایشان
یک نکته کافیست که بایشان باید گفت که هرگاه شما ذبح کردن جانور بنام غیر خدا اندر میکنید
اگر عوض آن جانور گوشت بهمان مقدار خریده و پخته به فقرا بخورانید در ذهن شما آن نذر
ادا میشود یا نه اگر میشود در راست میگوئید که مقصود شما از ذبح نیز از گوشت خورانیدن برائی
ثواب آن مرده نبود و الا تقرب به ذبح نذر او کرده آید و شرک صریح لازم می آید و در لفظ
آیت کریمه که در چهار جا از قرآن مجید وارد شده تامل باید کرد که مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ
فرموده اند نه مَا ذُبِحَ بِاسْمِ لِغَیْرِ اللّٰهِ پس ذبح کردن بنام خدا همراه شهرت دادن و آواز
بر آوردن بآنکه فلانی گاو و فلانی بز فلانی میکند هیچ فایده نمیکند و گوشت آن جانور حلال
نمیگردد و اُهِلَّ را بر ذُبِحَ حمل کردن خلاف لغت و عرف است هرگز اهلال در لغت عرب عرف
آن دیار و آن وقت بمعنی ذبح نیامده در هیچ شعر و هیچ عبارت بلکه اهلال در لغت عرب بمعنے
بلند کردن آواز و شهرت دادن است چنانچه اهلال و هلال و اهلال طفل نو تولد و اهلال

بمعنے تلبیہ حج وغیر ذلک مستعمل است واگر کسی بگوید اهلکت للہ ہرگز معنی ذبحت للہ فہمیدہ نخواہد
شد ونیز اگر اہلال را بر ذبح حمل کردہ شود پس ذبح لغیر اللہ مراد خواہد شد ذبح باسم غیر
اللہ از کجا فہمیدہ شود تا مدعای این مردم حاصل شود پس درین عبارت اہلال بمعنے ذبح کردن
باز لغیر اللہ را بجای باسم غیر اللہ ساختن قریب بہ تحریف کلام الٰہی میرسد و در نیشاپوری
میگوید اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ لَوْ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَ ذَبِیْحَةً وَقَصَدَ بِذَبْحِهَا التَّقَرُّبَ اِلٰی غَیْرِ اللّٰهِ
صَارَ مُرْتَدًّا وَذَبِیْحَتُهٗ ذَبِیْحَةُ مُرْتَدٍّ انتہی یعنی اجماع کردند علما رح برانکہ اگر مسلمانی ذبح کرد
حیوانی را و قصد کرد بذبح او نزدیک شدن و قرب جستن سوے غیر خدا تعالےٰ آنکس مرتد گشت
وحکم ذبیحہ او حکم ذبیحہ مرتد باشد فقط وکافران در جاہلیت در وقت برآمدن از خانہ و در راہ
بنام بتان آواز میکردند وچون بمکہ معظمہ میرسیدند طواف خانہ کعبہ مینمودند این طواف ایشان
بجانب خدا ہرگز از ایشان مقبول نبود ولہذا حکم شد کہ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
عَامِهِمْ هٰذَا یعنی نزدیک نشوند مشرکان بمسجد حرام بعد ازین سال پس درینجا نیز چون آواز
برآوردند وشہرت دادند کہ این جانور از فلانی است وبنام فلانی است وبرای او میکنیم
در وقت ذبح بنام خدا ذبح کنانیدند اصلا موجب ترتیب حلت نگشت وسرش آنست کہ نزد
عوام طریق ذبح جانور بہر گونہ کہ مقرر است متعین است برای رسانیدن جان جانور برای
ہرکہ منظور باشد چنانچہ فاتحہ وقل ودرود خواندن طریق متعین است برای رسانیدن ماکولات
ومشروبات بارواح خواہ بقصد رسانیدن ثواب بآن ارواح نمایند یا بقصد تقرب ودفع شر
وچاپلوسی وتملق آنہا پس ذکر نام خدا بر آن جانور وقتے فایدہ میدہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را از
دل دور کردہ وخلاف آن شہرت وآواز شہرت آواز دیگر دہند کہ ما ازین کار برگشتیم انتہی
کلام المحدث الدہلوی واللہ اعلم بالصواب **استفتا** ما قولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ
کسی جانداری را برای تقرب لغیر اللہ ذبح سازد وعند الذبح تسمیہ ہم گوید آن جاندار بسبب
ذکر تسمیہ حلال میشود یا بسبب تعظیم وتقرب لغیر اللہ حرام میشود بینوا توجروا **جواب**
ذبیحہ کہ تقربًا وتعظیما لغیر اللہ ذبح کردہ شود حرام گردد وذکر تسمیہ برخلاف نیت مفید نیست
بلکہ اینچنین ذابح را اکثر علما نسبت بکفر کردہ اند چنانچہ در تفسیر نیشاپوری مذکور است

اجمع العلماء لوان مسلماً ذبح ذبیحة وقصد بذبحها التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا وذبیحته ذبیحة مرتد اا انتہی لیکن اگر کسی جانداری ابراہمی ذبح لغیر اللہ مقرر سازد وعند الذبح قصد تقرب بغیر خدا از دل دور کند وخالصاً للہ آنرا ذبح سازد آن حیوان نیت سابقہ حکم عدم وبطلان خواہد گرفت وذبیحہ بیشک حلال خواہد شد زیرا کہ درین باب معتبر وقت ذبح است ولہذا اکثر مفسرین در تفسیر وما اھل لغیر اللہ بہ قید عند الذبح بیان کردہ اند قال فی الدر المختار ذبح لقدوم الامیر ونحوہ کواحد من العظماء یحرم لانہ اھل لغیر اللہ ولو ذکر اسم اللہ تعالی وایضاً ھکذا فی جامع الرموز وقرۃ الانظار وھدایۃ للمبتدی والاشباہ

نذیر حسین سید محمد	محمد صدر الدین صدر الصدور	محمد الدین قطب	سید محبوب علی جعفری	محمد کریم الله	سعید فقیر احمد
هو الخالق	محمد حافظ سید	مخصوص الله محمد	عفی عنه مملوک علی	عفی عنه حبیب علی	احمد علی
ک الله محمد ابن بار	فقیر غلام علی خادم شرع	محمد حسین بٹالوی	احمد الله	حافظ عمر الدین	حافظ محمود

من بدۃ النصایح وما قال من ان النیة لا دخل لها فی حلة الاشیاء وحرمتها ففیه انه یلزم علیه حلة الذبیحة لقدوم الامیر والعظماء ولو ذکر اسم اللہ علیه وھو مخالف لما فی الدر المختار وقال یحرم لانه اھل به لغیر اللہ وایض یلزم حلیة ما یوخذ من الدراھم والشمع والزیت وغیرھا وینقل الی ضرایح الاولیاء تقربا الیھم مع انه حرام باجماع المسلمین کما ھو منصوص فی البحر الرائق وغیرہ فانصف ولا تکن من المجادلین + تراب علی عفی عنه

استفتا علماء دہلی وپنجاب وپشاور

درباب مسئلہ شیئاً للہ چہ میفرمایند گروہ حق پژوہ علماء ورثۃ الانبیاء در معنی این عبارت یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ ودآیا ورد ساختن این عبارت واسماء دیگر صلحاء مثل یا بہیکہ ویا مجدد وغیرہ موجب ثواب است یا موجب کفر وضلالت یا گناہ صغیرہ

یا کبیره و در بس مجوز این امور نماز باید خواند یا نه یا مانع این امور را از فرق ضاله و مبتدعه است
از کتب تفاسیر و احادیث و فقه معتبره افتا ارقام فرمائید جواب در صورت مرقومه
باید دانست که از خواندن یا شیخ عبد القادر شیئاً لله و یا بهیکه که ندا الغایب است قباحت
شرکیه بچند وجه لازم می آید اول اشراک فی العلم دوم اشراک فی التصرف که این دو وجه
بعبادت متعلق است سیوم اشراک فی العبادت اما بیان وجه اول و دوم پس احاطه علمی
چه از دور و چه از نزدیک سراً و جهراً آن از مردمی دواکر بالسنه مختلفه دانستن خاصه خدا تعالی
است که باین صفت موصوف و مختص است و همچنین صفت تصرف فی الامور باعتبار جلب نفع
و دفع ضرر و نقصان هم بلا خاصه ذات باری است آنچه اصول شرک سه است یا بذات او سبحانه تعالی
میباشد یا در عبادت یا در صفات مانند علم و سمع و بصر وغیره و کسی از مخلوق با وی تعالی مشارک
نیست درین چیزهائی مذکوره و عالم الغیب مطلق اوست جل شانه کما قال الله تعالی و عنده
مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو کذا فی سورة الانعام قال فی المدارك و اراد انه هو المتوصل
الی المغیبات وحده لا یتوصل الیها غیره انتهی ما فیه و هکذا فی التفسیر النیشاپوری و قال الله
تعالی لا یعلم من فی السموات و الارض الغیب الا الله الایة و لیکن هرگاه کسی از مقبولان درگاه خود را
احیاناً بر مغیبات مطلع گرداند اطلاع میشود و الا نه او تعالی آن حضرت صلی الله علیه وسلم را با وجود
فضل و کمالات اشرف المخلوقات و سید الاولین و الآخرین گرداند باین همه تعلیم فرمود قل
لا املك لنفسی نفعاً و لا ضراً الا ما شاء الله و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما
مسنی السوء ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یومنون الایة پس ازین آیت کریمه صاف و اضح گردید
که قدرت بنده قاصر و علم وے قلیل و صفت بنده همین است چه هر که بنده باشد صفتش همین خواهد
بود و بنده دانستن علم غیب را نقصان و عیب نیست بآن بنده کامل و مکمل امر نبیه باظهار العبودیة
حتے لا ینسب الیه نقص و لا یعاب من قبل عدم العلم بالغیب فقال قل لا املك لنفسی نفعاً
و لا ضراً الی اخر الایة و فیه ان قدرته قاصرة و علمه قلیل و کل من کان عبداً کان کذالك
و القدرة الکاملة و العلم المحیط لیس الا لله تعالی و قال الکلبی ان اهل مکة قالوا یا محمد الا
اخبرك ربك بالسعر الرخیص قبل ان یغلو فتشتری فتربح و بالارض التی ترید ان تجدب

فتزحل عنها الى ما اخصبت فانزل الله تعالى هذه الاية فالمراد بالخير فى قوله تعالى ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير وهو جلب منافع الدنيا وخيراتها من الخصب الارباح والاكساب وقيل المراد به ما يتوصل بامر الدين يعنى لو كنت اعلم الغيب لكنت اعلم ان الدعوة الى الدين الحق تؤثر فى هذا ولا تؤثر فى ذلك فكنت اشتغل بدعوة هذا دون ذلك الى اخرها فى النيشابورى وعن ابن عباس رضى الله تعالى عنه هكذا فى معالم التنزيل مثل قول الكلبى ولزم من كون غيره غير متصرف فى ملكه بوجه من الوجوه الابامره كونه عالما بالكل وكون غيره غير عالم بالكل الا باعلامه الى اخرها فى التفسير النيشابورى وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا ادرى وانا رسول الله ما يفعل بى ولا بكم رواه البخارى والحكم بطريق الاعم هو الواجب الاتم والمراد من الامور الدنيوية بالنسبة اليه صلى الله عليه وسلم وهى الجوع والعطش والشبع والرى والمرض والصحة والفقر والغنى وكذا حال الامة الحاصل انه صلى الله عليه وسلم يريد نفى علم الغيب عن نفسه وانه ليس مطلع على المقدر له ولغيره والمكنون من امره وامر غيره الا انه قد تيقن فى امره غير متيقن بنجاته لما صح من الاحاديث الى اخرها فى المرقات شرح المشكوة لملا على القارى وهكذا فى الطيبى ثم اعلم ان الانبياء لم يعلموا المغيبات من الاشياء الا ما اعلمهم الله تعالى احيانا ذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبى صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم من فى السموت والارض الغيب الا الله كذا فى المسايرة للشيخ ابن الهمام كذا فى شرح فقه اكبر لملا على القارى وفى الخانيه والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد النكاح ويكفر باعتقاد ان النبى صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب انتهى ما فى البحر الرائق فى كتاب النكاح ومولانا شاه عبد العزيز قدس سره در تفسير سوره مزمل ميفرمايد كه تقرب اليه راد وچيز بايد اول اجماع علی باذکار قلبيه ولسانيه ذاكرين باوصف تخالف امكنه وازمنه ومدارک والسنه تا ذكر قلبى لسانى هر ذاكر را معلوم كند ودوم قوت نزديک ودر رسيدن ادرا ك او ودر آمدن وآزا بر كردن وحكم صفت پيدا كردن كه در عرف شرع آنرا نو ونزول وتدلى وقرب خوانند واين دو صفت خاصه ذات پاک او تعالى است هيچ مخلوق را حاصل نيست آرى بعضى كفره در حق بعضى از معبودان خود وبعضى پير پرستان از زمره مسلمين در حق پيران خود امر اول را ثابت ميكنند ودر وقت

احتیاج بهمین اعتقاد با نها استعانت می‌نمایند انتهی ما فی التفسیر العزیزی پس ازین معلوم شد که ورد
یا شیخ عبد القادر شیئاً لله و یا بهیکهن بجهت حاجت خواستن و در دفع مرض و بلا جستن ازین
بزرگان رحمهم الله تعالی از مسافت بعیده قطع نظر از نزد قبر که بیانش خواهد آمد جائز نیست که درین
شرک لازم می آید که علم غیب مخلوق ثابت کردن است و ازین اشراک فی العلم میشود بهر حال اینچنین
هرگز نباید کرد که ازین شرک پیدا میشود چنانچه از آیات کریمه و احادیث و کتب عقائد هویدا
گردید پس هر که این چنین اعتقاد در بزرگان وارد که ندا می ازدور میشنوند در هر آن ازین جهت
وظیفه این کلمه میدارد مشرک است پس او و نماز نباید خواند که عقیده شرکیه میدارد اگرچه بظاهر خود را
مسلم میگوید زیرا که صفت علم غیب از اماکن قریبه و بعیده سراً و جهراً هر آن که خاصه و عالم الغیب
والشهادت است باعتقاد فاسد خود در جناب انبیاء و اولیاء ثابت میکند که ازین اشراک فی العلم
لازم می آید بنا بر رد دعوائی باطله اهل باطل او تعالی در سوره یوسف میفرماید وما یؤمن اکثرهم
بالله الا وهم مشرکون الایه و در تفسیر بیضاوی در سوره احقاف تحت این آیت
کریمه ومن اضل ممن یدعو من دون الله من لا یستجیب له الی یوم القیامة وهم عن دعائهم
غافلون نوشته اما جماداً و اما عباداً مسخرون مشتغلون باحوالهم انتهی ما فی البیضاوی تبین ازین
آیت هم ندا کردن بغائب از دور اصلاً جائز نیست و هم از نزدیک چه ایشان باحوال خود
مشتغل اند از ندا و دعاء داعی محض غافل اند کما اتضح من البیضاوی ولهذا قال العلامة
التفتازانی فی شرح المقاصد ولا نزاع فی ان المیت لا یسمع انتهی ما فی شرح المقاصد
و در فتح القدیر و کافی و کفایه و عنایه و عینی و غیره کتب فقه ازین که میت نمی شنوند مشحون اند
پس نزد ایشان ندا کردن بدر خواست دعاء از ایشان مفید و جائز نشد و ازین جهت بسیاری
از فقها طلب دعا از میت انکار کرده اند چنانچه در کشف الغطا شیخ الاسلام نوشته لان المراد
من الکلام للاسماع والمیت لیس باهل للاسماع الا تری قوله تعالی انک لا تسمع الموتی والی
قوله وما انت بمسمع من فی القبور انتهی کلام المحمود العینی فی الحاشیة الهدایه فی الجمله
هر که باین اعتقاد از مسافت بعیده اولیاء الله را ندا کند که از احوال ما مطلع میشوند و ارواح ایشان
بر ندائی من علم میدارند و کشائش رزق و فراخی آن و دفع بلاء و نقصان و رفع تنگی میکنند

دیاگورویامکان نشست وبرخاست ایشان صورت ایشان برزخ سازد بیشک از زمرهٔ مشرکین است چنانکه مولانا شاه عبدالعزیز قدس سره در تفسیر فلا تجعلوا للہ انداداً می نویسند چهارم فرقه پیرپرستان گویند چون مرد بزرگ که بسبب کمال ریاضت ومجاهده مستجاب الدعوات ومقبول الشفاعت عند الله شده بود ازینجهان میگذرد روح او را قوتی عظیم ووسعتی بس فخیم بهم میرسد هرکه صورت او را برزخ سازد یا در مکان نشست وبرخاست او یا برگور او سجود وتذلل تمام نماید روح او بسبب وسعت واطلاق بر آن مطلع شود ودر دنیا وآخرت در حق او شفاعت نماید تمام شد عبارت تفسیر عزیزی ولهذا قال فی البزازیة وغیرها من کتب الفتاوی من قال ان ارواح المشایخ حاضرة تعلم یکفر کذا قال الشیخ فخر الدین ابوسعید عثمان الجیانی بن سلیمان الحنفی فی رسالة ومن ظن ان المیت فی الامور دون الله واعتقد ذلک کفر کذا فی البحر الرائق واستعانت بفراخی رزق ودفع بلا وطلب ولد وغیره ازین کلان بزرگان هرگز روا نیست چه استعانت از غیر خدا تعالی درین امور جائز نیست قال رسول الله صلی الله علیه وسلم واذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله کما الحدیث کما رواه احمد والترمذی کذا فی المشکوة پس آنحضرت صلی الله علیه وسلم اینجا بکلمه شرط وجزا ارشاد فرمودند پس استعانت که از مخلوقات کرده شود لا محاله مقابل باستعانت بالله خواهد بود چه جزا لازم شرط است وشرط ملزوم او وقاعده کلیه از اهل معقول ومنقول مقرر شده که وجود ملزوم بدون لازم محال است کذا فی السلم والجلبی وغیرهما پس خواه استعانت درین امور مذکوره بمقارنت استعانت خدا تعالی میاید وازغیروی تعالی هرگز جائز نیست وایاک نعبد وایاک نستعین هم مشعر بهمین است وتقریر بسط درین باب این ودر تحقیق استعانت رساله جداگانه نوشته شد درینجا اشاره از ان کرده شد واگر کسی گوید که او تعالی مفتاح علم همه اشیا است کلیه وجزئیه در هر آن از مسافت بعیده اولیاء الله را داد وحوالهٔ ایشان کرده بنا بر این میدانند ومیشنوند پس این را در تفسیر نیشاپوری تحت همین آیت کریمه وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو الایة نوشته ولا یمکن ان یکون هذه المفاتح عند شیئ من الممکنات لان المحاط لا یحیط بمحیطه فلا یحیط دون الحق

بالواجب فلا یکون مفتاح العلم بجمیع المعلومات الا عنده انتهی ما فی التفسیر النیشاپوری
و اما بیان اشراک فی العادت یعنی چنانکه معامله از الله تعالی بعادت خود میکند چنانکه یا الله یا
کریم میگویند همچنین یا علی یا حسین میگویند بعادت خود قطع نظر از ندا کردن پس اگر این کلمه یا شیخ
عبد القادر شیئا لله قطع نظر از شنیدن و دانستن ایشان بطور عادت جبلی میگویند ازین هم
پرهیز کند که موهم شرک است و اگر باراده سفارش و شفاعت کردن الله تعالی از ایشان
میخواهد یعنی او تعالی را شفیع و سفارش کننده دانسته همچنین میگویند تاهم جائز نیست که
شان او تعالی عظیم و بس فخیم است و شاهی مطلق و فعال لما یرید و یفعل ما یشاء است و کسی از
بندگان مقبولین خود را مختار علی الاطلاق نکرده و اختیار نداده که ترا مختار خزانه رحمت
خود گردانیدم که هرچه خواهی کن و بهر که بخواهی بده که بعد ازین حاجت شفاعت خدا تعالی
را گردد از آن بنده مختار کل او که تو اگر سفارش کنی از فلان بنده که حاجت روائی من کرده
دهد تا سر انجام کار من راست آید سبحانه ما اعظم شانه ان جل جلاله را آنچنان نباید فهمید که بادشاه
دنیا از وزیر ذی الاقتدار و الاختیار خود در بعضی امور برای کسی از نوکر خود سفارش
و شفاعت میکند چونکه آن وزیر عالیقدر مختار کل را بهر حال اختیار نظم و نسق و سیاست ملکی حاصل
بالای پروده هست که اگر خود آن بادشاه در کار سے ازین امور مذکوره بی اذن وزیر دخل
دهد در ملک او خلل واقع شود بنا برین مصلحت از سوی مرزائی دستخوشی او شفاعت از دے
نوکر خود میخواهد از آن وزیر ظهیر سلطنت خود پس این طور در جناب الٰهی اعتقاد نباید داشت
که او قهار و مالک الملک و شاهی و مختار علی الاطلاق است که درین اعتقاد تنقیص در شان عظمت
نشان او لازم می آید تعالی الله عنه علوا کبیرا چنانکه ابو داود از جبیر بن مطعم روایت کرده
قال اتی رسول الله صلعم اعرابی وقال جهدت الانفس وجاع العیال ونهکت الاموال
وهلکت الانعام فاستسق الله پس طلب باران کن از خدا تعالی فانا نستشفع بک علی الله
بدرستیکه ما طلب شفاعت میکنیم بتو بخدا یعنی ترا شفیع میگیریم ونستشفع بالله علیک و
طلب شفاعت میکنیم بر تو یعنی خدا را شفیع می آریم نزد تو تا طلب باران کنی از وی فقال
النبی صلی الله علیه وسلم سبحان الله سبحان الله فما زال یسبح حتی عرف فی وجوه

اصحابه پس ہمیشه تسبیح میکرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم تا آنکه شناخته شد اثر غضب در روهای
اصحاب وے یعنے صحابه بغضب آنحضرت صلعم متاثر شدند تا در روهای ایشان نیز اثر آن ظاہر
شد ثم قال ویحك یستر فرمود آنحضرت صلے الله علیه وسلم وائی بر تو عجب از تو انه لا یستشفع
بالله علی احد بدرستیکه شان این است که طلب شفاعت کرده نمیشود بخدا بر احدے یعنے او تعالے
شفیع گردانیده نمیشود بر کسیکه شفاعت از آنکس خواهد زیرا که مرتبه شفیع کمتر میباشد از آنکسی که
از و شفاعت خواهد اندری ما الله یعنے تو میدانی که چیست خدا صفت عظمت او چیست
ان عرشه علی سمواته هکذا وقال باصابعه مثل القبة علیه وانه لیئط به اطیط
الرحل بالراکب یعنے بدرستیکه عرش با برداشت عظمت و وسعت او ہر آینه آواز میکند
مانند آواز پالان شتر بسوار یعنی عاجز می آید عرش از برداشت عظمت او تعالے و این تقریر
و تمثیل عظمت الٰہیت بقدر فہم اعرابی پس برای قبولیت دعا و طلب حاجت روے از کسی بزرگ
ولی و شهید خدا تعالی را شفیع آوردن باینطور نشاید که از آن بزرگ بشفاعت خدا تعالے
حاجت خواستن ہمچنانکه جمله نستشفع بالله علیك تا آخر بر آن مشعر است که درین محض بے ادبے
او میشود سه از خدا خواہیم توفیق ادب ٭ بی ادب محروم گشت از لطف رب ٭ و منشور لامع النور
وما قدروا الله حق قدره نیز برین برہان قاطع است بہر صورت ازین کلمه گفتن قباحت
در قباحت بیش می آید که اجتناب از آن ضرورت و باین اشاره در درمختار از شرح وہبانیه
آورده ومن قال شیئا لله بعض یکفر ویخشی علیه الکفر بعض یقدر انتہی ما فیه
و حاشیته پس مناسب این است که برینطور بگوید یا الله شیئا للشیخ عبد القادر یعنے یا خداوند
عطا کن مرا به برکت شیخ عبد القادر رحمة الله علیه چه اینطریق جواز است و درخواستن
از خدا تعالے بحرمت فلان یا برکت فلان مباح است و بحق فلان نشاید که حق کسی بر خدا تعالے
نیست چنانچه در ہدایه و شرح وقایه و دیگر کتب فقه حنفیه مذکور است والله اعلم بالصواب فاعتبروا
یا اولی الالباب فقط کتبه العبد الضعیف طالب الحسنین فی الدارین محمد نذیر حسین عفی الله
عنه رب المشرقین و المغربین بجاه سید الثقلین امام القبلتین جد الحسن والحسین صلے الله علیهم
فی الملوین عبارت مولوی نور الحق صاحب دہلوی الجواب

وظیفہ ہٰذا ابلا شک استعانت و استمداد از غیر اللہ است و استعانت و استمداد مذکور نوعی از کفر است رد آن در سورہ فاتحہ و در تمام قرآن و حدیث مشحون و مخزون است فقط واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشئ لم ینفعوک الا بشئ قد کتبہ اللہ لک ہٰذا عبارت مولوی غلام رسول صاحب مدرس امرتسر استعمال کلمہ ہٰذا در اصل معنی خود بطریق مذکور بیشک ممنوع بلکہ کفر است لیکن بطریق ندبہ و شوق چنانچہ علامہ در شرح تلخیص در بحث انشا مینویسد ممنوع نیست اما ترک اولی است لایہام الشرک عبارت مولوی غلام علی قصوری جماعۃ فقہا رحمہم اللہ تعالی خصوصا حنفیہ نفعنا اللہ ببرکاتہم و برکات علومہم بعضے از کلمات و افعال حکم بکفر کردہ چنانکہ سوگند بغیر خدا مانند باد رو پدر و جز آن یا بگوید این ماتم سخت است یا گوید چیزے برائی خدا بدہ و امثال آن از آنچہ در کتب ایشان مسطور است مدارج النبوۃ تصنیف عبد الحق دہلوی رح و حاصل اینکہ اینچنین کلمات موہم شرک اند اجتناب از انہا موجب ثواب فقط

سید محمد نذیر حسین	ہو الخالق	ہو الرب	محمد قطب الدین	ہو القادر	برکت احمد
رحمت اللہ	عبد الرزاق	حفیظ اللہ	عبد الحکیم	نور الحق	احمد علی
احمد الدین بگوی	عبد القادر	عبد اللہ	غلام رسول قصوری	غلام علی حلبی خادم شرع	محمد بن بارک اللہ
احمد اللہ	مسکین محمود عفی اللہ عنہ	غلام محی الدین مدرس	سید حسن شاہ قادری	سید شہاب الدین	سعد اللہ
مفتی محمد احسن اللہ	مفتی برکت اللہ	محمد عالم	یار محمد	نصیر احمد	نیاز محمد
ملا جلال الدین	میر عبد الغیاث	مولانا محمد	فقیر باشاگل	جان محمد	قاضی منصور جان

استفتا متضمن برسہ سوال حامدا و مصلیا سوال اول یا رسول اللہ گفتن باعتقاد حضور روح شریف در ہر مکان و ہر موضع و ناظر بودنش بحال ہمہ کس

وتالس پیر است یانی **سوال دوم** وردیا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ العمل آوردن چنانکہ
معمول جہال مشایخ این زمانست کہ روح شریف شیخ را عالم بعلم محیط متصرف الامور پنداشتہ
ازان روح بتوسل و شفاعت خدا تعالی انجاح مطالب خود را میخواہند و وظیفہ این کلمات
میکنند جایز است یانی **سوال سیوم** عبد النبی و عبد الرسول نام نہادن درست است
یانی بینوا توجروا **جواب سوال اول** آنکہ یا رسول اللہ باعتقادیکہ در سوال مذکور
است گفتن بیشک شرک کفر است زیرا کہ مفاد اعتقاد مذکور اثبات علم محیط بآنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم است والعلم المحیط لیس الا للہ تعالی کما فی التفسیر الکبیر للنیشابوری و اثبات آن
بآنحضرت صلعم یا بانبیاء و اولیاء دیگر شرک و صفتی از صفات باریتعالی کہ علیم ست باشد فی
البیضاوی انہ من یشرک باللہ فی عبادتہ او فیما یختص بہ من الصفات والافعال فقد
حرم اللہ علیہ الجنۃ یمنع من دخولہا کما یمنع المحرم علیہ من المحرم فانہا دار الموحدین
وماواہ النار فانہا المعدۃ للمشرکین انتہی و آنچہ در بعض اوقات انبیاء و اولیاء
از بعض مغیبات خبر دادہ اند منشاء آن علم محیط و حصول قوت دریافت مغیبات نبودہ بلکہ اعجاز
و کرامت کہ فعل باریتعالی بخرق عادت ست موجبش گردیدہ شیخ عبد الحق دہلوی در ترجمہ
مشکوۃ بذیل واللہ انی لا ادری خلفی کما ادری من بین یدی مینویسند بدانکہ این دیدن آن
حضرت صلعم ازین طریق خرق عادت بود بوحی یا الہام وگاہ گاہ بود نہ دایم و موید این است
آنچہ در خبر آمدہ کہ چون ناقہ آنحضرت گم شد و در منافقان گفتند محمد صلعم بما خبر از آسمان میگوید
و نمیداند کہ ناقہ او کجاست پس فرمود آنحضرت واللہ من نمیدانم مگر آنچہ بدانا ند مرا پروردگار
من الکنون نمود مرا پروردگار من کہ وی در جائی چنین و چنانست و مہارش در شاخ درختی
بند شدہ است و نیز فرمودہ است من بشرم نمیدانم کہ در پس این دیوار چیست یعنی بے
دانانیدن حق انتہی و بذیل من نسی الصلوۃ فلیصلہا مینویسد و اگر گویند چرا نہ کشف و وحی
و الہام دریافت گوئیم کہ این فعل باریتعالی است اگر در ان وحی نفرستاد و کشف نکرد چہ
توان کرد انتہی و آنچہ در بعض ادعیہ ندا و خطاب بآنحضرت در حضور شریف واقع گردیدہ
بود و الی الآن عمل بر آن ہمچنان جاری ماندہ وجہش آنست کہ آن ادعیہ را القاء علی

اصل همچنان داشته اند و تغیر آنها نپرداخته اکنون اجرای ندا الا از محض حکایت میباشد مقصود
ازان اقبال نبود شیخ عبد الحق دهلوی در رساله تحصیل البرکات فی بیان معنی التحیات
مینویسند اگر گویند که خطاب مر حاضر راست و آن حضرت درین مقام حاضر نیست پس توجیه این
خطاب چه باشد جوابش آنست که چون ورود این کلمه در اصل بعینه در شب معراج بصیغه خطاب
بود دیگر تغیرش نداد ند و بر همان اصل گذاشتند و در شرح صحیح بخاری میگویند که صحابه در زمان
حیات آنحضرت بصیغه خطاب میگفتند و بعد از زمان حیاتش اینچنین میگفتند السلام علی النبی
ورحمة الله وبرکاته نه بلفظ خطاب انتهی و در شرح حصن حصین مولانا محمد حنفی مرقوم است
قد يقال فی وجه اختيار الخطاب فی السلام علی النبی نحن نتبع لفظ رسول الله صلعم حين علم
الحاضرين من الصحابة كيفية التسليم ومن ذهب الى الغيبة توجه ما يؤيد به اللفظ بحسب
مقام الغيبة وقريب منه قوله تعالى قل للذين كفروا ستغلبون بالتاء والياء التحتانية اللفظ المتوعد
والفوقانية معنى كذلك بحسب مقام الخطاب وينصر هذا التاويل ما رواه البخاری عن ابن
مسعود رض انه علمنی النبی صلعم وكفی بين كفيه التشهد كما يعلمنی السورة من القران التحيات
لله الى قوله السلام عليك وهو بين اظهرنا فلما قبض قلنا السلام على النبی انتهى و در
تفسیر کبیر بذیل یوم یجمع الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغيوب
مسطور است والوجه الرابع فی الجواب انهم قالوا لا علم لنا الا علم تعلق بهم وقت حياتنا و
لا ندری ما كان منهم بعد وفاتنا والجزاء والثواب انما يحصلان على الخاتمة وذلك
غير معلوم لنا فلهذا المعنى لا علم لنا وقوله تعالى انك انت علام الغيوب يشهد بصحة
هذين الجوابين انتهى وقاضی حميد الدين ناگوری در توشیح مینویسد منهم الذين يدعون الانبياء
والاولياء عند الحوائج والمصائب باعتقاد ان ارواحهم حاضرة تسمع النداء وتعلم
الحوائج وذلك شرك قبيح وجهل صريح قال الله تعالى ومن اضل ممن يدعو من دون
الله الايه و در قاضیخان مینویسد رجل تزوج المرأة بشهادة الله ورسوله كان باطلا
لقوله صلعم لا نكاح الا بالشهود فكل نكاح يكون بشهادة الله ورسوله فهو فی الشرع
لغو وبعضهم جعلوا ذلك كفرا لانه يعتقد ان الرسول صلعم يعلم الغيب وهو كفر

و در مختار الفتاوی می‌نویسد فی البدیعی لو تزوج امرأة بشهادة الله و رسوله لا یجوز النکاح
وقال الشیخ الامام ابو القاسم الصغار هذا کفر محض لانه اعتقد ان رسول الله صلعم یعلم
الغیب انتهی و در بحر الرائق شرح کنز الدقایق می‌نویسد لو تزوج بشهادة الله و رسوله
لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقاد ان النبی صلعم یعلم الغیب وکذا فی العینی والمنح و
تحفة القلوب والعقائد السنیة و در فتاوی بزازیه مرقوم است من قال ان ارواح المشائخ
حاضرة تعلم یکفر انتهی و ملا حسین خباز در مفتاح القلوب می‌نویسد و از کلمات کفر است ندا کردن
اموات غایبات را بگمان آنکه حاضر اند مثل یا رسول الله یا عبد القادر و مانند آن انتهی و در
فتح العزیز بذیل رتل القرآن ترتیلا مسطور است درین نوع تقرب متقرب الیه را دو چیز می‌باید اول
احاطه علمی باذکار قلبیه و لسانیه ذاکرین با وصف تخالف امکنه و ازمنه و مدرکه و السنه تا ذکر قلبی
و لسانی هر ذاکر را معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن در مدرکه او و در آمدن و اثر او بر کردن
و حکم صفت او پیدا کردن که در عرف شرع آنرا دنو و تدلی و نزول و تقرب خوانند و این هر دو
صفت خاصه ذات پاک او تعالی است هیچ مخلوق را حاصل نیست آرے کفره در حق بعضی از معبودان
و بعضی پیر پرستان از زمره مسلمین در حق پیران خود امر اول اثابت میکنند و در وقت احتیاج
بهمین اعتقاد با نها استعانت مینمایند اما مطرد نمی یابند و در حقیقت در اشتباه واقعشده اند
که بیان آن اشتباه درین مقام اجنبی است انتهی **وجواب سوال ثانی** آنکه یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئا لله گفتن از دو وجه ناجائز است اول بجهت اشتمال بر ندا غایب باعتقاد احاطه
علمی وی که شرک فی العلم است دوم بجهت احتوای این کلام بر لفظ شیئا لله که مفادش شفیع و معتوسل
به گردانیدن خدا بجناب شیخ عبد القادر جیلانی و متوسل الیه و معین قرار دادن شیخ است و این
تنقیص ذات باری است و آن صریح کفر است لیکن چون کلمه مذکور بنفس لفظ محتمل معنی دیگر هم است بعض
فقها عدم تکفیر گوینده آنرا ترجیح داده اند و بعض علما وجه تکفیر چنان بیان کرده اند که مفاد
شیئا لله طلب شی است برای خدا و آن اثبات احتیاج خدا است و این کفر است اخرج ابو
داود عن جبیر بن مطعم قال اتی رسول الله صلعم اعرابی فقال جهدت الانفس وجاع
العیال ونهکت الاموال وهلکت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع بک علی الله

ونستشفع بالله عليك فقال النبي صلعم سبحان الله سبحان الله فما زال يسبح حتى عرف
ذلك في وجوه اصحابه ثم قال ويحك انه لا يستشفع بالله على احد شان الله اعظم من ذلك
ويحك اتدري ما الله ان عرشه على سمواته لهكذا وقال باصابعه مثل القبة وانه
ليأط اطيط الرحل بالراكب ودر طيبي شرح مشكوة بذيل اين حديث مرقوم است ولما قيل
ان الشفاعة الانضمام الى آخر ناصرا له وسائلا عنه الى ذي سلطان عظيم منع صلعم
ان يستشفع بالله تعالى على احد انتهى وفي المرقاة شرح المشكوة لما كان ظاهر هذه العبارة
موهما للتساوي في القدر والتساوي في الامر والحال ان الله سبحانه منزه
من الشرك مطلقا وقال تعالى ليس لك من الامر شيء وقال من ذا الذي يشفع عنده إلا
باذنه وقال ولا يشفعون الا لمن ارتضى انكر النبي صلعم واستعظم الامر لديه وتعجب
من هذه النسبة اليه فقال النبي صلعم سبحان الله تنزيها له من المشاركة انتهى وفي الدر
المختار كذا اقول شيء لله قيل بكفره وفي قيد الزوائد ونظم الفرائد من قال شيئا لله بعض
يكفر ويخشى عليه الكفر لبعض بقدر وفي شرحه ووجه التكفير انه طلب شيء لله وهو
جل وعلى غني عن كل شيء والكل محتاج اليه وفي طوالع الانوار حاشية الدر المختار صاحبها
ابن الناظر ذكر خلافا في مسئلة من قال شيئا لله فبعضهم جزموا بالكفر وبعضهم قال يخشى
عليه الكفر وقد علمت ان الراجح عدم الكفر انتهى وقاضي ثناء الله پانی پتی در ترجمه ارشاد الطالبين
ميفرمايند جهال ميگويند كه يا شيخ عبد القادر جيلاني شيئا لله يا خواجه شمس الدين ترك پانی پتی
شيئا لله جائز نيست انتهى واگر روح حضرت شيخ را متصرف الامور اعتقاد ميكند كفري ديگر
است في البحر الرائق من ظن ان الميت يتصرف في الامور دون الله واعتقد بذلك كفر
انتهى **جواب سوال ثالث** آنكه اگر در تسميه عبد النبي وعبد الرسول قصد معنى اضافى
باشد اين تسميه كفر بود والا غير جائز في شرح الفقه الاكبر لعلي القاري واما ما اشتهر من
التسمية بعبد النبي فظاهره كفر الا ان اراد بالعبد المملوك انتهى وفي شرعة الاسلام
ولا يسمية حكما ولا ابا الحكم ولا ابا عيسى ولا عبد فلان انتهى وفي المحلى لابن حزم اتفقوا
على تحريم كل اسم معبد لغير الله كعبد عمرو وعبد الكعبة واشباه ذلك انتهى وفي التحفة

لابن حجر المکی وغیرھم ملک الملوک لان ذلک لیس لغیر اللہ تعالی وکذا عبد النبی او الکعبۃ او الدار او علی او الحسین لایھام الشرک انتہی وفی المرقاۃ شرح المشکوۃ ولایجوز نحو عبد الحارث ولاعبد النبی ولاعبرۃ بما شاع فیما بین الناس انتہی وفی حجۃ اللہ البالغۃ وسمی نفسہ عبد الاولئک کعبد المسیح وعبد العزی وھذا من جمھور الیھود والمشرکین وبعض الغلاۃ من منافقی دین محمد صلعم یومنا ھذا انتہی ونیز حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ در ترجمہ فارسی قرآن میفرمایند کہ شرک در تسمیہ نوعیست از شرک چنانچہ ابن فلان یا غلام فلان وعبد فلان نام می نہند انتہی وحضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز در فتح العزیز در بیان انواع مشرکان میفرمایند وازانجملہ اند کسانیکہ در نام نہادن خود را بندہ فلان وعبد فلان میگویند واین شرک در تسمیہ است انتہی کتبہ عبدہ المسکین محمد بشیر الدین عفی عنہ

محمد ۱۲۶ بشیر نذیر زادہ | نذیر حسین محمد سید | محمد ۱۲۶ قطب الدین

سید رحمت علیخان ناظر عدالت العالیہ سلطانی مفتی سراج العلما ضیاء الفقہا

محمد نذیر حسین سید ۱۲۶ | ضیاء الدین احمد فقیر خواجہ | محمد ابوالبرکات ۱۲۶ عبد | نوازش علی ۱۲۹

محمد یعقوب | حسن حفیظ اللہ | محمد برکت اللہ ۱۲۹ | محمد ۱۲۶ بشیر نذیر زادہ

محمد فضل الرحمان ۱۲۹ | عبد الرحیم | جعفری تجلی سید محبوب | المجیب مصیب مشتاق احمد | محمد بشیر الدین | نصیر الدین

فقیر غلام علی خادم شرع جلی | محمد بن محمد ومی | بٹالوی محمد حسین | احمد اللہ | غلام محی الدین | مسکین علاؤ الدین

استفتاء علماء دہلی وپنجاب در باب ضرب الاقدام نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم

اولیا رحمہم اللہ اندرین صورت کہ بعضی کسان بعد صلوۃ یازدہ قدم بطرف عراق میروند برائے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ومیگویند کہ این عمل فرمودہ آنجناب است ومعمول بہ است در طریقہ قادریہ حکم است فاعل آن مرتکب صغیرہ است یا کبیرہ یا کفر یا مستحب یا مباح جواب بیان فرمایند الست کہ فضایل وکمالات حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر

جیلانی و مناقب و مفاخر ایشان مثل آفتاب بروشن است و کمالات و کرامات ایشان بحد تواتر رسیده
تا آنکه گفته اند ما بلغ مبلغه من احد من شیوخ الافاق در علم و عمل و زہد و تقوی و حقائق
و معارف اکمل کاملین و مقبول بارگاه رب العالمین بودند و عظمت و جلالت مرتبت ایشان بنا بر
آنست که در اتباع سنت و تمسک بکتاب الله و رسوله و تثبت فیما شرع الله و رسوله و اقتفای
سیرت و اعمال صحابه عظام و توقی تام از محدثات امور و توکل و اعتماد در جمیع احوال بر خدا
جلشانه و اخلاص کامل در طاعات استقامت تام داشتند پس امریکه خلاف این امور قولا
یا فعلا از آنجناب مروی و منقول شود آنرا اصلا بنا ید داشت که از اکابر دین این چنین نباید
مثل آنکه از آنجناب بروایت کرده اند که هر که بعد نماز مغرب یازده قدم جانب عراق به تعظیم
تام حرکت کند و روی توجه بدآنطرف آورده نام من بر زبان آرد و حاجت خود خواهد حاجت
او روا گردد چرا که این فعل خلاف ما ثبت بالکتاب و السنة و طریقة الخلفاء الراشدین المهدیین
است که فرمود در حق آنها رسول خدا صلی الله علیه و سلم علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین
من بعدی و هم بر طبق سیرت و عمل دیگری از اصحاب رسول صلی الله علیه و سلم نیز نبوده که در حق
آنها وارد شده اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم بلکه از هیچکس تابعین و تبع تابعین
و دیگر اسلاف کرام و ائمه عظام مثل آن منقول و مروی نیست و اینکه عوام این عمل را از اعمال
مشایخ میگویند قابل التفات نیست چه کسی از مشایخ کرام که اهل علم و فقهاء و ائمه دین اند مثل آن
تصریح نکرده و قول و فعل بعضی غیر موثق بهم معمول نتواند شد اتباع سواد اعظم میباید و اگر
این عمل موجب ثواب و قربت الی الله بودی هر آئینه سلف کرام بلکه خود حضرت شیخ عبد القادر
جیلانی قدس الله سره آن سمت مدینه منوره اختیار کردندی زیرا که هیچ مزار بر صفحه زمین بزرگتر
از مزار فائض الانوار حضرت نبوی صلی الله علیه و سلم نبوده و صحابه رضی الله عنهم در محبت
و تعظیم آنحضرت صلی الله علیه و سلم نسبت بامردم غالب تر و در تحصیل ثواب و ابتغاء مرضات
الله حریص تر بودند الحاصل بعد صلوة مفروضه انحراف از قبله کردن و تعیین سمت مزار
هیچکس از نبی و ولی نمودن و قدمی چند بهیئت نمازگذارندگان یا تعظیم کنندگان بآنطرف
رفتن و تذلل و خشوع تام نمودن هرگز درست نیست اگر چه بعضی علماء این فعل را منکر کرده

ولفر گفته اند چنانچه روایات آن مرقوم میشود و گرچون حکم کفر بدون جزم این معنی که مرتکب این
فعل آن شخص اکثر روی التجا بوی آورده مؤثر تام و حاجت روای مستقل انگاشته نمیتواند شد
لامحاله این فعل حرام و اثم و گناه عظیم است آری اگر صرف بر دو رکعت نماز اقتصار کنند و ثواب
آن بروح پرفتوح آنجناب بخشد روا باشد که ثواب اعمال صالحه باتفاق اکثر ائمه بارواح
اموات میرسد و اگر هنگام دعا رو بقبله بتوسل آنجناب دعا بدرگاه او سبحانه کرده باشد
هم درست باشد زیرا که توسل بصلحاء در دعا درست است فقط فی دافع المبطلین من تصنیف
الفاضل الكامل علامة الورى افضل المتأخرين ابراهيم بن محمود البلخي الحنفي رحمه الله

ماقول ائمة الدين رضى الله عنهم اجمعين اندر آنچه جماعه عادت خود ساخته اند
و بر آن اصرار مینمایند و منع نمیشوند و حجت میگیرند که در شهرها معظم چنین میکنند یا نیز همچنین میکنیم
مثل یا فلان فلان مشایخ و مثل ضرب اقدام نحو عراق بعد صلوة آیا مجرد این قول حجت شود
یا لی در این فعل از حرمت بدر آید یا نه و ایشان معذور باشند یا نی **جواب** فی کتبه محمد بن
محمود الکشانی رحمه الله فی کتبه ابو المفاخر بن محمود البلخی فی کتبه محمد بن طاهر بخاری فی کتبه یوسف
بن محمد سمرقندی فی کتبه مظفر بن منصور البلخی فی کتبه بن فخر الدین الحلوائی فی کتبه عبد العزیز
بن نجم الدین شیرازی فی کتبه ابراهیم بن اسماعیل النیشاپوری فی کتبه محمد بن ابی بکر الهند
ی کتبه علی بن محمد بن قاضی حمید الدین ناگوری هکذا فی محاسن الطالبین فی فصل
زيارة القبور للشيخ محمد سعيد القادري المعروف بعبد السلام حسام الدين بن
حبيب الله العلوي الارموي الجلالي العربي ثم الكردي رحمة الله عليه قال القاضي
شهاب الملة والدين قد قررنا من قبل ان ضرب الاقدام بعد الصلوة نحو العراق كفر فا علمه
وفاعله واقعان في جريمة عظيمة هكذا نقل من تحقيق احكام الفتاوى في مدارج السالكين
شرح منازل السائلين وما افترى على المشايخ العظام من نحو ضرب الاقدام بعد الصلوة
نحو العراق فهو كفر اولئك الذين يعلم الله ما في قلوبهم فاعرض عنهم وعظهم وقل
لهم في انفسهم قولا بليغا تبا لهم ما ابعدهم عن حقيقة الايمان والله
اعلم وعلمه اتم واحكم كتبه العبد المسكين محمد صدر الدين

اعطی الله کتابه بیمینه فی یوم الدین فقط

سیادر رحمت علیخان نے
عدالت العالیه سلطان مفتی
سراج العلما ضیاء الفقہا

عبد الله	محمد نذیر حسین ۱۲	محمد برکت الله ۱۲
عبد الله ۱۲	الخالق الخیر هو القادر	نواز ش علی ۱۲۹۰

محمد بشیر و نذیر ۱۲۶۲	حبیب الدین احمد فقیر خواجه ۱۲	محمد قاضی فضل الرحمن خان ۱۲	حبیب الله حافظ ۱۲۹۵	محمد یعقوب ۱۲	مسکین علاء الدین
عبد الرحیم	محمد بن بار الله	گنا ہان الٰہی خدا بخش	عبد العزیز	فقیر غلام علی خادم شرع علی	جعفری سید محبوب علی

حق ما اجاب به المجیب الفقیر ؛ اصاب من اجاب ؛ المجیب مصیب ؛ الجواب صحیح کتبه محمد عبد الرزاق
کتبه الاثیم احمد الدین عفی عنه ؛ مشتاق احمد ؛ محمد مخدوم عفی عنه ؛ بن ہدایت النبی سہارنپوری

نعم الجواب وجیدا المجیب ؛ صح المکتوب ؛ ہذه المسائل صحیحة ؛ ہذا الجواب صحیح فقیر
الراقم عبد القادر ؛ الراقم نور الدین ؛ غلام رسول قصوری ؛ عبد الله

الحق ان ضرب الاقدام بخو العراق ممنوع عند الفقہاء وما ینقلونه عن جناب الشیخ عبد القادر الجیلی رضی الله عنه فی بہجة الاسرار محمول علی السکر لانه لم یوافق السنة کما ہو القاعدة المقررة عند المحققین السکر فی تصحیح المسائل فقیر غلام محمد لاہوری

استفتا دربیان مسئلہ رفع سبابہ

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسوله محمد واله واصحابه اجمعین اما بعد باعث تحریر این استفتا آن بود که فقیر غلام رسول بن فضیلت پناه میان رحیم بخش بن حافظ نظام الدین خادم بعد مطالعه رساله مولانا علی القاری صاحب مرقات شرح مشکوة و رساله نور الحق بن شیخ عبد الحق دہلوی و رساله شیخ علی المتقی و شرحین بر مشکوة از شیخ دہلوی و شرح سفر سعادت و شرح مولانا علی القاری بر موطا امام محمد شیبانی و تحریرات مولانا عبد العزیز محدث دہلوی و تحریرات محقق قندہاری حبیب الله مقبول الله الباری و مسوی شرح موطا از مولانا ولی الله دہلوی و رد المحتار شرح

در مختار مشهور بشامی و طحطاوی شرح در مختار و فتح القدیر شرح هدایه از شیخ ابن همام و عرف السنه
شرح مجموعه سلطانی از عنایت الله لاهوری صاحب غایة الحواشی بر شرح وقایه و از کتب صحاح ستہ
دیگر با صحیح مسلم مع شرح نووی و ترمذی و نسائی و ابوداود و ابن ماجه و موطا امام مالک و
مشکوة المصابیح و سایر کتب فقهیه حنفیه مطالعه کرده دید که رفع انگشت را سنت زائده و استحباب
نوشته اند و در احیای این سنت ترغیب داده اند و مواعید اجر جزیل بر آن باحادیث صحیحه
به ثبوت رسانیده در خاطر این حقیر هوس آن شد که بتوفیق الله تعالی بترویج این سنت متروکه
و احیای این سنت مرده احراز ثواب نماید و مردم پنجاب اکثر این را از علامات مبتدعین و فضیحت
میدانند و رافع را تشنیع و تقبیح و تضلیل میکنند از این شناعت آگاه کند که عیاذاً بالله کراز
سنت سنیه چه قدر تنفرے پیدا شده و منشای آن مطالعه بعضی روایات ضعیفه است که در بعض کتب
وارد شده و چونکه فراغت تحقیق نیات ندارند به تعصب بر میخیزند چنانچه مولوی کرم بخش جلی پوری
که اکثر از علم معقول فراغت کتب دینیه ندارد زیاده در غیبات سب و یاوه و بطعن و تشنیع رافع
لب کشاد و بحرمت قایل شد بگمان آنکه هر که در معقول سنت را رد کرده آید و نداند که مست
بوریا باف گرچه بافنده است • نبرندش بکارگاه حریر لهذا از علمای بابی سوال کرده استفتا
مرتب ساخته تا که متبع سنت سنیه به کسی وجه لغزش نخورد **استفتا** چه میفرمایند علمای
دین در باب رفع انگشت شهادت در تشهد که صاحب خلاصه کیدانی مسمی بلطف الله النسفی حرام نوشته
و صاحب مسعودی از شیخه عدم رفع مذهب طرفین و رفع مشرب ابویوسف صحیح گفته و متصل بنویسد که رفع
مذهب متقدمین است و متاخرین از آن نهی کرده اند و منسوخ شد برای نفی تهمت چرا که روافض در رفع
غلو کرده اند و بعضے میگویند که مبنی نماز بر سکون و وقار است و این رفع خلاف وقار است و بسیاری
از فقها او بر عدم رفع علیه الفتوی نگاشته اند مولانا علی القاری رساله در باب سنیت رفع
ساخته بکتاب سنت سند گرفته و احادیث صحیحه آورده و مذهب ائمه ثلثه و اصحاب ما همین گفته و شیخ
عبدالحق دهلوی در شرح سفر السعادت و مدارج النبوة و شرح مشکوة شریف سنیت رفع را ترجیح
داده و علی متقی رساله در این باب تصنیف نموده و صاحب فتح القدیر کمال الدین بن الهمام که از محققین حنفیه
است گویا روح و جان این مذهب است و نظیرش بعد او نگذشته در شرح صحیح مسلم عدم رفع را خلاف

درایة ودرایتة تحریر ساخته واکثر محققین بهمین راه رفته اند آیا از روی ادلهٔ شرعیه ترجیح کدام جانب است
که بعضی مردمان تعیین امر مرتکب حرام وسنت اننده راکافر میگویند و رساله ملا علی قاری را مزیان
گویند واقتدا ایں رافع درنماز جائز ندارند وبقضاء صلوات ماضیه حکم کنند بینوا توجروا جواب
از علماء پشاور یقول العاصی بانواع المعاصی العبد الجانی الحافظ غلام جیلانی
غفر الله تعالی له ولاسلافه وتجاوز عن تقصیره واسرافه ان الحق الصریح لامحیص عنه ولامناص
والصواب الملیح الذی یعض علیه بالنواجذ والاضراس هو القول بسنیة الاشارة بالمسبحة فی
التشهد فالمومن یکون اثما علیها علی التعهد فورد فیها اخبار کثیرة و اثار شهیرة طوینا ها
علی غیرها ویدل علیها نصوص الائمة المجتهدین ونصوص العلماء الراسخین ویکفی للمنصف
للحق العتید لا للمتعسف لعنید ما اکتب من کتب الثقات وصحف الاثبات قصیرة من طویلة
فی التحفة الاشارة مستحبة وهو الاصح علی ما ثبت فی الحدیث ۱۲ رمز شرح کنز عن ابی یوسف
انه یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة وعن محمد انه صلی الله
علیه وسلم کان یشیر ونحن نصنع بصنعه ۱۲ رمز شرح کنز شمنی یعنی ذکر ابو یوسف فی الامالی
انه یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة وذکر محمد انه صلعم کان
یشیر ونحن نصنع بصنعه قال وهو قول ابی حنیفة شمنی شرح مختصر رجح فی فتح القدیر القول بالاشارة
وانه مروی عن ابی حنیفة کما قال محمد فالقول بعدمها مخالف للروایة والدرایة ورواها فی صحیح
مسلم من فعله صلی الله علیه وسلم وفی المجتبی لما اتفقت الروایات وعلم عن اصحابنا جمیعا کونها سنة وکذا
عن الکوفیین والمدنیین وکثرت الاخبار کان العمل بها اولی بحر الرائق الظاهر انها سنة کما فی البرجندی و
عند الشافعی یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی والابهام ویشیر بالسبابة عند التلفظ بالشهادتین مشاهدا
عن علمائنا ایضا ۱۲ شرح وقایة ذکر محمد فی غیر روایة الاصول حدیثا عن النبی صلعم فی الاشارة قال هذا
قولی وقول ابی حنیفة قال الفقیه ابو جعفر ان الاشارة بالسبابة روایة عن ابی حنیفة وفی الامالی عن ابی یوسف
کما تقدم وعن الحلوانی یقیم اصبعه عند قوله لا اله ویضع عند قوله الا الله لیکون النصب کالنفی والوضع
کالاثبات وفی المحیط قیل رفع سبابة الیمنی فی التشهد عند ابی حنیفة ومحمد من السنن ۱۲ کفایة قال محمد
نصنع بصنع رسول الله صلعم ونأخذ بفعله وهذا قول ابی حنیفة وقولنا ۱۲ اعلم ان اشاره انا مرابع

مرثيت ١٢ ملا بد منه آمده ذكر في الولو الجية والخلاصة الفتوى على انه لا يشير لكنه قال في الملتقط و
الزاهدي ما يدل على انه يفعل الاشارة اتفاقا وانما الاختلاف في الكيفية وذكر في نسخة صحيحة من
المضمرات الصحيح انه يشير بالسبابة وهو الظاهر ١٢ شيخ الاسلام على شرح الوقاية في الملتقط عن ابي نصر
بن سلام ليس في الاشارة اختلاف العلماء انتهى ولعله اراد اختلاف المحققين من العلماء والمتاخرين
منهم ١٢ مفتاح الصلوة لا سبيل الى العمل بالراى مع امكان العمل بالنص شامي قلت بهذا ان العمل
بالراى انما يكون عند انعدام دليل سواه شرعا ١٢ شامي المعتمد ما صححه الشراح لاسيما المتاخرين كالكمال
والحلبي والبهنسي والباقاني وشيخ الاسلام الجد وغيرهم انه يشير لفعله صلعم ونسبوه لمحمد و
بل في متن درر البحار وشرحه غرر الاذكار المفتى به عندنا انه يشير باسطا اصابعه كلها
الشرنبلالية عن البرهان الصحيح انه يشير مسبحة وحدها يرفعها عند النفي ويضعها عند
واحترزنا بالصحيح عما قيل لا يشير لانه خلاف الدراية والرواية وبقولنا بالمسبحة عما
قيل يعقد عند الاشارة انتهى ١٢ در مختار **يقول** العاصي بانواع المعاصي احقر العباد
محمد سعيد عفي عنه ان الروايات في مسئلة الاشارة ظاهرة في التعارض بين النفي والاثبات غنية
عن ارتكاب النقل والجمع بين الشتات لكن كان الاثبات مستنبطا من الاحاديث المفيدة للاعتقاد
ولم يسمع للنفي وجه يصلح للاعتداد والانقياد لا يسوغ لنا الا القول بسنية الاشارة ولا يستغنا
الا العمل بها لنيل البشارة فالحق ان يأول العبارات الدالة على النفي الى اثبات اصل الاشارة ونفي
بعض الكيفيات ويفوض الى علم خالق الارض والسموات هذا ما يظهر لي فيما سمعته وراته وعند
مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو **جواب از علماء پنجاب** رفع سبابه در تشهد ثابت باحاديث
بي اختلاف و اختلاف علماء فقهيه در كيفيت عقد است **الفقير الاثيم مولوى احمد الدين**
بگوى والہ عفي عنه اقول وبالله التوفيق قال علي القاري قدس سره في شرح فقه الاكبر فلم
يوجد ربنا سبحانه الى راى فلان وذوق فلان ووجد فلان في اصول ديننا ولذا تجد
من خالف الكتاب والسنة مختلفين مضطربين بل قال الله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم واتممت
عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا فلا نحتاج في تكميله الى امر خارج عن الكتاب والسنة
كما قال الله تعالى هذا بلاغ للناس وقال الله تعالى اولم يكفهم انا انزلنا عليك الكتاب يتلى عليهم وقال

تعالی وما اتیکم الرسول فخذوه وما نهیکم عنه فانتهوا والی هذا المعنی اشار الطحاوی بقوله فی اول عقیدته
لا ندخل فی ذلک متاولین بآرائنا ولا متوهمین باهوائنا فانه ما سلم فی دینه الا من سلم لله تعالی ولرسوله
انتهی ۱۲ ولیت شعری کیف نترک ما ثبت لنا من الاحادیث المستفیضة والروایات الصحیحة بقول لا
نعرف دلیله ولا یکلفنا الله باتباع سبیله نعم لو اتی بدلیل اقوی منها لنطق بها ونعمل بها
خصوصًا بما لم یرض لها المحققون من اصحابنا وصرحوا بخلافه وانکروا علی اعتسافه ونقلوا صحته
عن امامنا الاعظم وصاحبیه رضوان الله علیهم اجمعین کما صرح فی فتح القدیر ۱۲ وقال الشیخ ولی الله
المحدث دهلوی فی شرحه المسوی من احادیث الموطا بعد نقل احادیث الاشارة بالمسبحة فی التشهد
قلت اکثر اهل العلم علی اثبات الاشارة بالمسبحة الیمنی عند کلمة التهلیل ویشیر عند قول
لا اله الا الله وهو الصحیح من مذهب ابی حنیفة ذکره محمد فی الموطا انتهی وقد بسط العلامة
القاری فی شرح المشکوة ونقل شهادة علمائنا الحنفیة علی رفع الشهادة من شاء فلیرجع الیه
ولولا ضیق الوقت لبسطت بسطًا والله یحق الحق ویبطل الباطل ۱۲ **الراقم الاثیم فقیر غلام علی قصوری**
قوله وبسط اصابعه ذکر محمد رح فی غیر روایة الاصول حدیثًا عن النبی صلی الله
علیه وسلم فی الاشارة ثم قال هذا قولی وقول ابی حنیفة رح وحکی عن الفقیه ابی جعفر یعقد الخنصر
والبنصر ویحلق الوسطی مع الابهام ویشیر بالسبابة وفی الجامع الصغیر المرتب وعن ابی یوسف رح فی
املائه یروی الاشارة عن النبی وفسره بما فسره به ابو جعفر رح ثم قال وقال غیره من اصحابنا
یشیر بثلثة وخمسین ثم قال وان الاشارة روایة عن ابی حنیفة وفی الاملاء عن ابی یوسف رح
کما تقدم وفی قول المدنیین یجب ان یعقد الثلاث والخمسین ویشیر بالسبابة وعن الحلوائی
یقیم اصبعه عند قول لا اله ویضع عند قول الا الله لیکون الرفع للنفی والوضع للاثبات
فی المحیط وقیل رفع سبابة الید الیمنی فی التشهد عند ابی حنیفة ومحمد والشافعی رحمهم الله تعالی
من السنن وفی ظاهر الاصول لا یرفعها کذا روی عن ابی یوسف قال العلامة نجم الدین الزاهدی
لما اتفقت الروایات عن اصحابنا جمیعًا فی کونه سنة وکذا عند الکوفیین والمدنیین وکثرت
الاخبار والآثار کان العمل بها اولی ۱۲ الکفایة حاشیه هدایه **حرره حافظ غلام محمد صاحب لاهوری**
مسئلہ اشارت بانگشت شہادت در تشہد نماز ثابت و متحقق است ہم باحادیث صحیحه و آثار

صرحکرده‌اند باجماع صحابه کرام وائمه اربعه وغیرهم علی ما صرح به علی القاری فی شرح موطا محمد رح والشیخ
عبدالحق دهلوی وغیرهما واختلافیکه در بعض کتب فقه از بعض متاخرین حنفیه منقولست صحیح اصلی قابل
اعتماد نیاورد چنانچه امام ابن الهمام تصریح باین معنی فرموده فالحق ان الاشارة سنة زائدة لانه
فیها و بسیاری از محققان علماء حنفیه در اثبات سنیت اشارت رساله‌ها تالیف کرده اند احقره
العبد الملتجی الی الله محمد بن مخدومی بارک الله عنی عنه تعلیم از جناب محمد خلیل الرحمان
خوشابی اللهم اغفره که استاذ استاذ این حدود بودند بخلاف منکارم که بر سیده بودم فرمودند که
من خود در رفع سبابه شکیم مگر کننده را مانع هم نیستم که عمل بحدیث نبوی می آرد و در موقت اعتقاد من است
که در حق رفع کننده نسبت ناسزا و بدگوئی گناه عظیم است فکیف اضافة الکفر الی فاعل فعل النبی صلی الله
علیه نعوذ بالله من شرور انفسنا وکسانیکه رافع را در منصب کفر نصب کردند الامان بالله خود در
چاه معصیت مجبور شدند که بر اهل آثار طاعن آمدند و حال آنکه جناب عبد القادر جیلانی قدس سره
در غنیه میفرمایند واعلم ان لاهل البدع علامات یعرفون بها فعلامة اهل البدع الوقیعة
فی اهل الاثر وعلامة الزنادقة تسمیتهم اهل الاثر **مسئله** مومن را بحکم مکفر کردن بلا ثبوت
محقق عند الشرع اثبات کفر بر خود است و اخلاصه الفقه **الراقم محمد عالم ساکن کهوڑی شاگرد**
مولوی جان محمد لاهوری ورود احادیث مصطفی صلعم بلا اشتباه در حق رفع مسبحه در تشهد
بصحاح سته مثل صحیح مسلم که مملو از افعال نبویه است علیه الصلوة والتحیة ومثل موطا که در فن حدیث
بس معتبر است باضبط شرائط درجات طبقات وحفظ مراتب ثقات بر عاشقان سنت سید المرسلین الظاهر
من الشمس است و مانعین که از اشارت نهی میکنند نمی ترسند که از افعال خاتم النبیین منکر قرار داده
نسبت بحرمت میسازند چنانکه امام محمد در موطا خود مینگارد و بصنع رسول الله صلعم ناخذ وهو قول
ابی حنیفة و باوجود این تحقیق از قول امام اعظم دست بردارند که منع رفع انگشت شهادت میکنند
حافظ ولی الله لاهوری فی مسئلة کیفیة رفع السبابة اختلف المجتهدون فعند
الفتوی یلیق بالقبول حقیق ان من رفع لا یمنع ومن لا یرفع لا یجبر لکن فعله افضل لانه فعل
رسول الله صلعم وکتب الاحادیث مشحونة فمن اراد العلم فلیتامل **تحریر مولوی**
غلام رسول ساکن پیره اسمعیل خان وفی الشرنبلالیة عن البرهان الصحیح

وعن وائل ابن حجر رضی الله
عنه عن رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال ثم جلس فافترش
رجله الیسرٰی ووضع یده الیسرٰی
علی فخذه الیسرٰی وحد مرفقه
الأیمن علی فخذه الیمنیٰ و
قبض ثنتین وحلق حلقة ثم
رفع اصبعه فرأیته یحرکها
یدعو بها رواه ابوداود

انه يشير بمسبحة وحدها يرفعها عند النفي ويضعها عند الاثبات واحترزنا بالصحيح عما
قيل لا يشير لانه خلاف الرواية والدراية وفي المسبحة وحدها عما قيل يعقد عند الاشارة
انتهى في العيني عن التحفة الاصح انها مستحبة وفي المحيط انها سنة ۱۲ در مختار **تحرير مولوى**
صاحب شير محمد سلمه والشاگرد مولوى جان محمد چونكه سنيت رفع نزد اكثر فقها
ومحدثين ثابت شده پس رافع را مرتكب سنة گفته میشود نه مرتكب الحرام فضلا ان يكفر و
يشتم نعوذ بالله منها **الراقم مولوى عبد العلي الدهلوى** هذه الروايات
صحيحة والاشارة سنة **مولوى محمد على ولد مولوى نظام الدين فتحگڑهيه**
هذه الروايات صحيحة لاريب فيه **مولوى قدرت الله دهلوى** امريكه وجه ثبوت
آن بدون ترتيب نسخ وتبديل شروع بلكه مسنون باشد بكدام حجت نامشروع تواند گرديد وچگونه
قول غير معصوم را بر قول معصوم ترجيح ميدهند **مولوى حمايت الله كاشميرى** صدق
رسول الله الحميد صلعم لهى اشد على الشيطان من الحديد **فقير احمد الله كاشميرى**
رفع سبابه مختلف فيها است ومن قلد مجتهدا في مجتهد فيه فلا انكار ولا عنار عليه ۱۲ غاية
الحواشي شرح وقايه **تحرير مولانا صاحب رحمة محمد كهيڑا** اين بنده خود رفع سبابه تحليل
مطابق روايت حنفى مذهب ميكند ورافع را از روى احاديث صحيحه و روايات فقهيه از علماى
كرام كه معتقد بنده اند مستحسن و متعبد ميداند وچونكه سواى خلاصه حرمت آن در هيچ كتاب معلوم گرديده
نشده آنرا اعتبارى نميكند مگر تارك بسبب خلاف بعض علماء بزهكار نميشود و تارك سنت نميدانند
بلكه جه تكفيرو **دستخط نور محمد چيلا** منع كردن رفع سبابه منع ميدانم چه براى خارش تن منع
من هم جارى نميشود برائے رفع احكام حديث چگونه منع كنم اگر كرده شود بسيارى جائز داشته اند و اگر
نكرده شود ما كوتاه هم تا زا چه فرائض متروك مستحبات را كدام كس در نظرمى آرد متعصبين حنفيه انگشت
براى شهادت بر نميدارند و براى خارش تن بسيار دست بر دارند **فقير عبيد الله**
ملتانى در مسئله رفع سبابه هيچ شكى وشبهى نيست كه سنت زائده است بر فاعل آن و غير فاعل آن هيچ الزام
نى كه سنت زائده اقرب بمستحبات است ۱۲ **حرره مولانا نور الدين چكوڑى والبه**
وآنكه بعضى ميگويند كه جناب امام ربانى ترجيح عدم رفع نموده اند جوابش از شمس الدين زنانجانا

مجددی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب پانزدہم در بیان رفع سبابہ نوشتہ شد نوشتہ بودند کہ حضرت
مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ در مکتوبے از مکتوبات خود منع رفع سبابہ کردہ اند و تو با وجود
دعوی محبت بجناب ایشان رفع سبابہ میکنی و محبا اتباع محبوب لازم است مخدوما او سبحانہ جل شانہ
اتباع کتاب و سنت بر عباد فرض گردانیدہ میفرماید مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ
وَ رَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ و رسول صلعم میفرماید لا یؤمن احدکم
حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ و حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ کہ نایب کامل
آنحضرت اند بنای طریقہ خود را بر اتباع کتاب و سنت گذاشتہ اند و علما در اثبات رفع سبابہ رسائل
مشتمل بر احادیث صحیحہ و روایات فقہیہ حنفیہ تصنیف کردہ اند تا بجائیکہ حضرت شاہ یحیی فرزند اصغر
حضرت مجدد نیز درینباب رسالہ تحریر نمودہ اند و در نفی رفع یک حدیث بثبوت نرسیدہ و ترک رفع
از جناب حضرت مجدد بنا بر اجتہاد واقع شدہ سنت محفوظ از نسخ بر اجتہاد مجتہد مقدم است و بعد ثبوت
سنت رفع ترک آن باین حجت کہ حضرت مجدد ترک فرمودہ اند معقول نیست و حضرت مجدد بر ترک
سنت تحذیر کثیر فرمودہ اند و حضرت مجدد ہم مذہب حنفی داشتند و امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی
گفتہ اذا اتت الحدیث فھو مذھبی و اترکوا قولی بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پس امید آنست کہ حضرت مجدد از ترک این امر اجتہادی و اخذ باحادیث صحیحہ متغیر نشوند و اگر گویند
کہ حضرت مجدد با آن علم واسع از احادیث ثبوت رفع آگاہ نبودند گویم تا زمان مبارک حضرت
ایشان این کتب و رسائل در دیار ہند شہرت نیافتہ بود و از نظر مبارک ایشان نگذشتہ کہ ترک نمودہ
و گرنہ ہرگز ترک رفع نمیفرمودند کہ ایشان حریص بر این اکابر این امت بر اتباع سنت بودہ اند و اگر
گویند عدم رضای حضرت رسالت علیہ التحیۃ را باین عمل از کشف دریافتہ ترک فرمودہ باشند گویم کہ
کشف در امور طریقہ معتبر است و در احکام شریعت حجت نیست معہذا در آن مکتوب استحباب تخفیف
نکردہ اند امید آنست کہ این مخالفت جزئی برعایت قاعدہ کلی ایشان کہ بجہت تمام ترغیب بمتابعت سنت علیہ السلام
فرمودہ اند ثمر نتایج گردد والسلام مقامات مظہرے تمام شد عبارت
استفتا مولوی غلام رسول صاحب میان برائی چومنی انگوٹھی کا وقت
سنے اشھد ان محمدا رسول اللہ کی اور اثبات بدعت اس فعل کے

معلوم کرنا چاہئے کہ بعضی بدعتی ناواقف علم حدیث سے جنکو صحیح اور سقیم اور ضعیف و رقوی مین کچھ امتیاز
نہین وقت سننے کلمہ اشہد ان محمد رسول اللہ کے موذن سے انگوٹھے چوم کے آنکھون پر لگاتے
ہین اور اس فعل کو چند احادیث جہوٹہی ور موضوع اور بناوٹ کی کو کتب طبقہ رابعہ سے حجت
لا کر سنت جانتے ہین اور در حقیقت یہہ عمل بدعت ہے سو اول ان احادیث جہوٹہی اور موضوع اور
بناوٹ کی کو کہ جنسے بعضی بدعتی استدلال کرتے ہین سنو اور بعد اوسکے حال اون احادیث
کا معہ جواب شبہات کے دریافت کرو اور حقیقت مسئلہ کو سمجہو **حدیث پہلی** ان ابا بکر الصدیق
لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وقبل باطن انملتی السبابتین ومسح عینیہ فقال
من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی یعنی تحقیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب سنا
قول موذن کا اشہد ان محمد رسول اللہ تو کہا اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربا و
بالاسلام دینا وبمحمد نبیا اور بوسہ دیا باطن دو انگشت شہادت کو اور لگایا دونون آنکھون کو
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کریگا جیسا کہ کیا دوست میرے نے پس بیشک واجب
ہوگی اوسپر شفاعت میری سو یہہ حدیث جہوٹہی اور بالکل موضوع ہے **حدیث دوسری**
قال الخضر علیہ السلام من قال حین سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرۃ
عینی محمد بن عبد اللہ صلعم ثم یقبل ابہامیہ ویجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد
ابدا یعنے فرمایا خضر علیہ السلام نے جو شخص کہے جسوقت سنے موذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا
رسول اللہ یہہ لفظ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ پہر بوسہ دے دونون انگوٹہون کو اور
پہیرے ان دونون کو آنکھون اپنے پر تو نہ اندہا ہوگا اور نہ دکہین گے آنکھین اوسکی کبہی خدا
خراب کرے بنانیوالے کو سو یہہ حدیث بہی بالکل موضوع اور بناوٹ کی ہے **حدیث تیسری**
قال الحسن من قال حین سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرۃ
عینی محمد بن عبد اللہ ویقبل ابہامیہ ویجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد یعنے فرمایا
حسن رضی اللہ عنہ نے جو شخص کہے جسوقت کہ سنے موذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمدا رسول اللہ
و رکہے یہہ لفظ مرحبا بحبیبی قرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ اور بوسہ دے دونون انگوٹہون کو اور

پھیرتے اونکو دو آنکھون اپنی پر تو نہ اندھا ہوگا اور نہ دکھین گی آنکھین اوسکی سو صریح جہوٹی حدیث اور طوفان ہے حدیث چوتھی من قبل عند سماعه من المؤذن كلمة الشهادة ظفري ابهاميه ومسهما على عينيه وقال عند المس اللهم احفظ حدقتي ونورهما بركة حدقتي محمد ونورهما لم يعم یعنے جو شخص بوسہ دے وقت سننے کی مؤذن سے کلمہ شہادت کو دونون ناخن انگوٹھون اپنے کو اور لگاوے انکو دونون آنکھون اپنی پر اور کہے وقت لگانے کے اللهم احفظ حدقتي ونورهما بركة حدقتي محمد ونورهما نہ اندھا ہوگا سو یہ بہی جہوٹھی حدیث اور بہتان ہے حدیث پانچوین ان عليًا رض كان اذا سمع المؤذن يقول اشهد ان محمدا رسول الله قال ذلك وقال رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيًا ويقبل باطن الانامل سبابتيه ويضعهما على عينيه یعنے تحقیق علی رض تہے آپ جب سنتے تہے مؤذن کو کہ کہتا ہے اشهد ان محمدا رسول الله تو فرماتے آپ بہی ویسا ہی اور کہتے رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا اور بوسہ دیتے باطن سرون دو انگشت شہادت کو اور رکہتے انکو اپنی دونون آنکھون پر سو یہ بہی بالکل باطل اور جہوٹھی حدیث ہے حدیث چھٹی ان رسول الله صلعم قال من قبل ظفري ابهاميه عند سماع اشهد ان محمدا رسول الله في الاذان انا قائده ومدخله في صفوف الجنة یعنی تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص بوسہ دے دونون ناخن انگوٹھون اپنے کو وقت سننے اشهد ان محمدا رسول الله کے اذان مین تو مین کھینچنے والا اور داخل کرنیوالا ہون اوسکا صفون جنت مین سو یہ بہی چوتھی حدیث جیسے گویا کہ کسی شیطان نے رسول اللہ پر بہتان رکہا ہے حدیث ساتوین ان رسول الله صلعم دخل المسجد في عشر المحرم عند الاسطوانة حذاء ابي بكر فقام بلال فاذن فلما بلغ اشهد ان محمدا رسول الله فقبل ابي بكر ظفري ابهاميه ووضعهما على عينيه وقال قرة عيني بك يا رسول الله فلما فرغ بلال من الاذان توجه النبي صلعم الى ابي بكر فقال من فعل مثل ما فعلت يا ابي بكر غفر الله تعالى ذنوبه حديثها وقديمها وعمدها وخطاءها یعنے تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بیچ مسجد کے عشرۂ محرم مین پاس اسطوانہ کے مقابل ابوبکر رض پس کہڑے ہوئے بلال پس اذان دی اونہون نے پہر جب پہنچے بلال اشہد ان محمدا رسول اللہ پر بوسہ دیا ابو بکر

کی دونون ناخن انگوٹھون اپنے کو اور رکہا انکو دونون آنکھون اپنی پر اور کہا قرۃ عینی بک
یا رسول اللہ پہر جب فراغت ہوئے بلال رض اذان سی تو متوجہ ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
طرف ابو بکر رض پس فرمایا جو شخص کرے جیسا کہ کیا تو نی ای ابو بکر رض بخشیگا اللہ سب گناہ
اوسکے نئے اور پرانی جانی اور انجانی سو یہہ ہے جہوٹہہ اور حضرت پر بہتان لگایا ہے
حدیث آٹھوین عن عبد اللہِ من سمع المؤذن یقول اشہد ان محمد الرسول
اللہِ فاجابه وقال مرحبًا بحبیبی و قرة عینی محمد ابن عبد اللہِ وقبّل ابہامیه نفسه
وامسحها علی عینیه لم یعم ولم یرمد ابدًا یعنے روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
کہ جو شخص سنی موذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمد ارسول اللہ پس جواب دے اوسکو اور کہی مرحبا
بحبیبی وقرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ اور بوسہ دی دونون نر انگشت نفس اپنی کو اور رکہیوے اونکو
آنکھون اپنے پر نہ اندہا ہوگا نہ آنکھین دکہین گی اوسکے کبہی سو یہہ ہے بناوٹ ہے **حدیث**
ناوین روی ان آدم ع اشتاق الی لقاء محمدٍ صلعم کان فی الجنة فاوحی اللہ تعالی الیه
هو من صلبك ویظهر فی آخر الزمانِ فاظهر اللہ تعالی له سورة محمد فی صفا ظفری ابہامیه
فمسح علی عینیه فصار اصلاً لذریته فلما اخبر جبرئیل النبی صلعم هذه القصة قال
من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابهامیه ومسح علی عینیه لم یعم ابدًا یعنے روایت
کیا گیا کہ تحقیق آدم ع مشتاق ہوئے واسطے ملاقات محمد صلعم جس وقت کہ تہے بیچ جنت کی پس وحی کی
اللہ تعالی نی طرف اونکی کہ محمد صلعم صلب تیرے سے ہی اور ظاہر ہوگا آخر زمانی مین پس ظاہر
کیا اللہ تعالے نے واسطے آدم علیہ السلام کے سورہ محمد صلعم صفائی دونون ناخن انگوٹھون
آدم علیہ السلام مین پس لگایا آدم ع نے دونون آنکھون پر پس ہوا یہ فعل اصل واسطے اولاد
آدم کے پہر جب خبر دی حضرت جبرئیل نی نبی صلعم کو اس قصہ کی تب فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جو
شخص سنی نام میرا اذان مین پہر بوسہ دیکے دونون ناخن انگوٹھون اپنی کو اور لگاوے انکو دونون
آنکھون اپنی پر تو نہ اندہا ہوگا کبہی سبحان اللہ کیا خوب استدلال احادیث سے ہے کہ ایک حدیث
بہی صحیح نہین اور انکا کسی معتمد کتاب مین پتا اور نشان بہی پایا نہین جاتا ہے محققین نے
ان سب احادیث مین کلام کرکے تصریح غیر صحیح اور موضوع ہونے کی کردی ہے تفصیل اوسکے

یہہ ہے کہ اول یہہ جستجو شین کتب احادیث طبقہ رابعہ سی ہین اور احادیث اس طبقہ کی اس قابل نہین
ہین کہ کسی عقیدہ او رعمل کے ثابت کرنے مین اونپر اعتماد کیا جاوے اور انکو تمسک بھی ٹہرایا جاے
چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب طوسی عجالہ نافعہ مین فرماتی ہین طبقہ رابعہ احادیثے کہ نشان
آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود و متاخرین آنرا روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق
خالی نیست یا سلف تفحص کردند و آنہا را اصلے نیافتند تا مشغول بروایت آنہا میشدند یا یافتند
و دران قدحے یا علتے دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا را بر ترک روایت آنہا علی کل تقدیر این
احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے بآنہا تمسک کردہ شود انتہی دوسرے
علامہ شمس الدین ابو الخیر محمد بن وجیہ الدین عبد الرحمان سخاوی نی مقاصد حسنہ مین حدیث پہلی
اور دوسرے کو لایصح لکہا ہی اور ایسا ہی کتاب مجمع البحار مین بہی ہے اور لفظ لایصح کا معنے
ثابت نہونیکے آتا ہی چنانچہ علامہ فتنی نے اپنے تذکرہ مین لکہا ہے قولنا لم یصح لا یلزم
منہ اثبات العدم وانما ہو اخبار عن عدم الثبوت انتہی یعنے قول ہمارا لم یصح نہین
لازم ہوتا ہے اوسی اثبات نہونے کا اور نہین ہی وہ قول مگر خبر دینا ہے نہ ثابت ہونے سے
اور شیخ الاسلام نے ترجمہ صحیح بخاری مین لکہا ہی کہ در فردوس از حدیث ابی بکر صدیق رض
آوردہ کہ وی چون شنید قول مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ وگفت ہمچنین و بوسید باطن
انملہ دو انگشت سبابہ را و مسح کرد بدان دو چشم خود را پس فرمود آن حضرت صلعم کسیکہ بکند مانند
تو پس شفاعت براو واجب شدہ و از حسن بن علی مرفوعا آرند کہ ہرکہ بگوید نزد سماع این کلمہ از مؤذن مرحبا
بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ و بوسد دو ابہام خود را و بگرداند آنرا بر دو چشم خود نابینا
بود و درد چشم نباشد ہرگز صحیح نشدہ نزد محدثین چیزے ازان انتہی غرض شیخ الاسلام نے
حدیث پہلے اور تیسرے کو نقل کرکے کہا کہ محدثین کے نزدیک نہین صحیح اور ثابت نہوا اسمے
کچھہ اسمین سی اور بہی علامہ شمس الدین سخاوی نی اسی مقاصد حسنہ مین بعد نقل حکایت محمد بن
بابا اور قول مجد مصری اور بعض شیوخ عراق یا عجم کے حدیث تیسرے او رچوتہے کو ذکر کرکے
کہا ولا یصح فی المرفوع من کل ہذا شئی یعنے نہین ثابت ہے مرفوع مین انمین سی کچھہ اور ابن
ربیع شافعی اور زرقانی مالکی نے کتاب مختصر المقاصد مین اور ابن طائف فتنی حنفی نے

تذکرہ موضوعات مین بہی ایسا لکہا ہے اور حسن بن علی ہندی صاحب سبل الجنان نے تعلیقات
مشکوۃ المصابیح مین بعد نقل حدیث پہلے اور پانچوین اور نوین کے لکہا ہی کل ما روی فی مسح
الابہامین علی العینین عند سماع الشہادۃ من الموذن لم یصح انتہی یعنی جو کچہہ روایت کیا گیا
ہے رکہنی انگوٹہون مین آنکہون پر وقت سننی کلمہ شہادت کے موذن سی ثبوت کو نہین پہونچا ہی
اور شیخ فتح محمد برہانپوری نے بعد حدیث پانچوین کے اپنی فتوح مین لکہا ہے اورد ہ صاحب
تذکرۃ الموضوعات ولم یتکلم فیہ بجرح اصلاً کما تکلمہ فی خبر الصدیق انتہی یعنی
لایا ہی اس حدیث کو صاحب تذکرہ موضوعات مین اور نہین کلام کیا اسمین جیسا کہ کلام کیا
خبر صدیق مین آنا صاحب تذکرہ کا اس حدیث کو بیان موضوعات مین دلیل صریح وضع کی ہے
اور نہ کلام کرنا اوسکا شاید بسبب جلی ہونے وضع اوسکے کے ہی آور ملا علی قاری نی مختصر موضوع
مین بعد نقل کلام سخاوی کے لکہا ہے اگر صحیح ہو جاوی عمل صدیق اکبر تو دلیل کافی ہی واسطی عمل
کرنے ہمارے کے کیونکہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم پکڑو تم سنت میرے اور
خلفاء راشدین کی مگر عمل صدیق اکبر کا بالکل ہم کو نہین پہنچا چنانچہ سخاوی نی لکہا ہی تو نہ ہے
کوئی دلیل واسطی عمل کے آخر تک ملا علی قاری نی بعض اور رسالون اپنی مین تصریح موضوع ہونے
ان احادیث کی کی ہی آور امام جلال الدین سیوطی نی کتاب تیسیر المقال مین لکہا ہی ف
الاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلہا علی العینین عند سماع اسمہ صلعم عن
الموذن فی کلمۃ الشہادۃ کلہا موضوعات انتہی یعنے جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین
چومنے اونگلیون اور پہیرنے اونکے مین آنکہونپر وقت سننے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موذن
سے کلمہ شہادت مین سب موضوع ہین آور یہی امام نے کتب الدرۃ المنتثرۃ فی الاحادیث
المنتشرۃ مین ایسا ہی لکہا ہی آور علامہ ابو اسحاق بن عبد الجبار کابلی شرح رسالہ عبد السلام
لاہوری مین بعد نقل حدیث چہٹی اور ساتوین اور آٹہوین کے لکہا ہے قد تکلموا فی احادیث
وضع الابہامین علے العینین فلم یصح شئی منہا بروایتہ ضعیفۃ ایضاً ولذا اصرح بعضہم
بوضع کلہا یعنے تحقیق کلام کیا ہے محدثین نے حدیثون رکہنے انگوٹہون کے مین آنکہون پر پس
نہین ثابت ہوا ہی کچہہ اونمین سی ساتہہ روایت ضعیف کے بہی اور اسیواسطی تصریح کے ہے

بعض محدثین نی ساتہہ موضوع ہونے کی انہین احادیث کی آور امام ابو الحسن عبد الغافر فارسی ﷫
منہم نے شرح صحیح مسلم مین اور مجمع الغرائب نے کتاب اقوال الاکاذیب مین بعد نقل احادیث از
دیلمی کے لکہا ہے والروایات فی ہذا الباب کثیرۃ لا اصل لہا بسند ضعیفا ایضا وقال
الحافظ ابو نعیم الاصفہانی ما روی فی ذلک کلہ موضوع انتہی یعنی روایات چومنے انگوٹہو
اور رکہنی ادنکے مین آنکہون پر بہت مین کہ نہین ہی کچہہ اصل انکی سند ضعیف ہی ہے اور فرمایا
حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کہ جو اسمین روایت کی گئی ہین سو سب موضوع ہین اور محمود بن احمد
عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری﷫ کی باب ما یقول اذا سمع المنادی کے لکہا ہی یجب علی السامعین
ترک کل عمل غیر الاجابۃ انتہی ملخصا یعنے واجب ہے سننے والون اذان پر چہوڑنا ہر کام کا
سوائی جواب اذان کی آور بہی شرح مذکور کے اسی باب مین لکہا ہی ینبغی ان لا یتکلم السامع
فی خلال الاذان والاقامۃ ولا یقرء القران ولا یسلم ولا یرد السلام ولا یشتغل
بشیٔ من الاعمال سوی الاجابۃ انتہی یعنے لائق یہہ ہے کہ کلام نکرے سننے والا درمیان
اذان اور اقامت کے اور نہ پڑہے قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے اور نہ مشغول
ہووے ساتہہ کسی عمل کے سوائے جواب دینے اذان کے اور محمد یعقوب بنبانی نے خیر جاری شرح صحیح
بخاری مین بعد نقل عبارت عینی کی لکہا ہی واعلم انہ یستفاد من کلام العینی المذکور
فیہ منع وضع الابہامین علی العینین عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ
انتہی یعنی جان تو تحقیق مستفاد ہوتا ہے کلام عینی سی جو یہان پر مذکور ہے منع ہونے رکہنے
انگوٹہونکا آنکہونپر وقت سننے اشہد ان محمدا رسول اللہ آور فتوی جامع الروایات مین بعد
نقل حدیث جہنی کے لکہا ہے این حدیث ملا جلال الدین سیوطی در موضوعات آوردہ است
موجب عمل نیست انتہی آور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز آور مولوی
مرزا حسن علی لکہنوی سی لوگون نے اس مقدمہ مین استفتاء کیا تہا دونون نے جواب مین تحریر
فرمایا کہ ہرگز یہہ قول حدیث سی ثابت نہین ہوتا ہے استفتاء محدث دہلوی کا یہہ ہے
سوال در وقت اذان و باوقات دیگر ہرگاہ نام محمد صلعم می شنوند ہر دو دست بچشم
و بر چشمان می نہند این عمل جائز است یا نہ جواب در وقت اذان سوائے جواب کلمات اذان

چیزے دیگر ثابت نشدہ و در وقت ذکر نام آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوائے فرستادن درود
وسلام بر آن حضرت صلعم چیزے دیگر ثابت نشدہ و این عمل از روئے احادیث معتبرہ در
زمانہ و زمانہ خلفائے راشدین نبودہ پس این عمل را بوقت اذان یا بوقت شنیدن نام
آن حضرت صلعم سنت یا مستحب السنۃ کردن بدعت است ازین امر احتراز باید کرد و آنچہ
در بعضے کتب فقہ این منقولست آن کتب چندان اعتبار ندارند انتہی بلفظہ ملخصاً اور
استفتاء محدث لکھنوی کا یہ ہے **سوال** آنکہ اکثر مردمان بوقت شنیدن محمد رسول اللہ
در اذان ہر دو ناخن انگشت خود را بوسہ دادہ بر چشم نہند ممنوع است یا مسنون **جواب**
ممنوع است و از قبیل بدعت و آنچہ درین باب حدیث از جناب آنحضرت صلعم در عمل کردن
صدیق اکبر رض نقل کنند ہمہ موضوع است کذا ذکرہ الشیخ جلال الدین السیوطی وغیرہ من محدثین
و بحسب روایات فقہ معتبرہ ہم اصلاً ثبوت ندارد انتہی بلفظہ الحاصل کلام شمس الدین سخاوی اور
ابن طاہر فتنی اور ابن ربیع شافعی اور زرقانی مالکی اور حسن بن علی ہندی اور شیخ
فتح محمد برہانپوری اور ملا علی قاری اور امام جلال الدین سیوطی اور ابو اسحاق کابلی
اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی شارح صحیح مسلم اور شیخ الاسلام اور محمود بن احمد عینی اور
شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور مرزا حسن علی محدث لکھنوی وغیرہ محدثوں سے بخوبی ثابت
ہے کہ جو احادیث انگوٹھے چومنے میں لائی جاتی ہیں سب موضوع ہیں اور یہ فعل ممنوع
و غیر مشروع ہے پس قول بعض فقہاء طبقہ رابعہ کا جنہوں نے احادیث موضوعہ سے حجت پکڑ
کر اس فعل کو جائز کیا ہے سو ایسا فعل اور قول قابل اعتبار اور لائق التفات کے نہیں
ہے بلکہ سراسر بہتان آن حضرت صلعم پر ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے من یقل ما لم اقل فلیتبوء مقعدہ من النار یعنے جو کوئی وہ بات کہے جو میں نے
نہ کہی ہو تو چاہیئے کہ وہ بنالیوے اپنی جگہ دوزخ میں اور دوسری حدیث میں یوں وارد
ہے کہ من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فہو رد یعنے جو کوئی کرے ایسا عمل کہ اوس پر
ہمارا حکم نہیں ہے سو وہ مردود ہے

استفتاء متضمن بر شش مسائل

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد میگوید فقیر ابو عبد اللہ

غلام العالی القصوری که در ینوقت سائلی از شش سوال جواب طلب نموده پس فقیر اظهار الحق
متشبثا باذیال التوفیق بجواب آن پرداخت **سوال اول** اعتقاد داشتن باین وجه
که ذات سرور کائنات در حالت برزخ بر اقوال و احوال و عقائد همه امت واقف و مطلع
اند و آن ذات شریف را بر همه احوال امت اطلاع میدهند بایی وجه گان صحیح است یا
نیست و اگر نیست کفر است یا فسق هرچه نزد آن صاحب مقرر است بنویسند مع سند
معتبر و عبارت کتاب بعینه **جواب** اولا باید دانست که در اثبات امور عقائد ادله قطعیه
معتبر داشته اند و ادله غیر قطعیه مثل احادیث صحاح و حسان و متواترات غیر منصوصه و آیات
محتمله مبنی اعتقادیات نمیتوانند شد و آنچه از ینها ثابت شود از معتقدات نمیشمارند و لفظ اعتقاد
بران اطلاق نمیکنند و اینقدر که مذکور شد بدیهی الثبوت و مستغنی البیان است چه کتابی از
کتب کلام و عقائد از تصریح آن خالی نیست اما چون سائل طالب عبارت کتاب است از جهت عبارت
شرح فقه الاکبر که حاضر الوقت است نوشته میشود و در جواب هر مسئله همین اسلوب ملتزم باشد مولانا
علی قاری قندهاری علیه الرحمة والغفران من الباری در فقه اکبر و مسئله تقلید تبر نوشته که
لَا یَخْفیٰ اَنَّ الْمُعْتَبَرَ فِی الْعَقَائِدِ هُوَ الْاَدِلَّةُ الْیَقِینِیَّةُ وَاَحَادِیْثُ الْاٰحَادِ لَوْ ثَبَتَ اِنَّمَا
تَکُوْنُ ظَنِّیَّةً اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تَعَدَّدَ طُرُقُهٗ بِحَیْثُ صَارَ مُتَوَاتِرًا مَعْنَوِیًّا فَحِیْنَئِذٍ فَکَذَا
تَکُوْنُ قَطْعِیًّا انتهی بعینه و بتمامه پس خود مطلع و واقف بودن ذات شریف سرور
کائنات صلی الله علیه وسلم در حالت برزخ بر همه احوال و عقائد امت از حسان هم ثابت نیست
چه جای صحاح و متواترات بلکه بحکم لا یعلم الغیب الا الله خلاف آن ثابت است لیکن اطلاع از
و عرض احوال شدن بوساطت ملائکه از مواهب لدنیه که از کتب سیر تصنیف ابن حجر قسطلانی است
مفهوم میشود و شیخ عبدالحق در مدارج النبوة هم از مواهب نقل کرده اما از کتب اصول مثل
بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجه وغیره نسائی از ینچیز پیدا نیست پس مادامیکه صحت آن از
کتب اصول حدیث ثابت نشود بمجرد نقل ارباب سیر که از هر قسم احادیث در ان منقول میشود
اعتماد در امثال این بسیار اعتقادیات که مدار آن بر یقینیات است نتوان کرد اگر بسند متصل صحیح ثابت
شود مجال انکار نیست بلکه واجب التسلیم است با وجود این همه هم از ظنیات است و از یقینیات نمیتواند

چه اگر از احادیث است مورث ظن است نه یقین علی لا یخفی علی الماهرین و اگر از متواترات است باز
هم ازین قسم نخواهد بود که جهل و غفلت ازان قادح ایمان و مخل ایقان باشد بلکه ازان قسم
است اگر همه عمر در خاطر کسی هم نگذرد مؤمن کامل بقصور تواند شد تفصیل این اجمال از نقل
عبارت شرح فقه اکبر علما اعلام و فضلای عالی مقام معلوم میشود و هذا عبارته وههنا مسائل

ملحقات لابد من ذکرها فی بیان الاعتقادیات ولو کانت من الامور
الخلافیات لیتم به المقاصد وتکمل به العقائد وذلک لان حد اصول
الدین علم یبحث فیه عما یجب به الاعتقاد وهو قسمان قسم یقدح
الجهل به فی الایمان کمعرفة الله تعالی وصفاته الثبوتیة والسلبیة والرسالة
والنبوة وامور الاخرة وقسم لا یضر کتفضیل الانبیاء علی الملائکة
فقد ذکره السبکی فی تالیف له لو مکث الانسان مدة عمره لم یخطر بباله
تفضیل النبی علی الملک لم یسأله الله عنه انتهی وعرف صاحب المقاصد علم
الکلام بانه العلم بالعقائد الدینیة عن الادلة الیقینیة والقسم الثانی
من الملحقات فمن شاء فلیقتصر علی ما قدمناه ومن شاء زیادة الفائدة منها
فلیتعلق بما الحقناه فمنها تفضیل بعض الانبیاء علی بعضهم وهو قطعی بحسب الحکم
الاجمالی حیث قال الله تعالی تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض وقال الله تعالی
ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض الحدیث لم یرد العلم الذی لا بوجود المال
الدنی واما بحسب الحکم التفصیلی فالامر ظنی والمعتقد المعتمد ان افضل الخلق
نبینا حبیب الحق وقد ادعی بعضهم الاجماع علی ذلک فقد قال ابن عباس رض
ان الله فضل محمدا علی اهل السماء وعلی الانبیاء وفی حدیث مسلم و
ترمذی عن انس رض انا سید ولد آدم یوم القیمة ولا فخر وزاد احمد و
الترمذی وابن ماجة عن ابی سعید وبیدی لواء الحمد ولا فخر اه پس این

عبارت مصرح است که اگر کسی را در عمر خود تفضیل بعض انبیا بر بعض اگرچه معتقد و معتمد
آن است که لیس احد افضل الخلق وسید البریات الا نبینا حبیب الحق

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخطور نشود ہمیشہ ازین امر و جہل مطلق باشد قادح ایمان نیست پس
عرض احوال کہ ثبوت آن متحقق نیست از اعتقادیات چگونہ توان شمرد علاوہ آنکہ علماء عقائد
بذکر آن نپرداختند در مسایل اعتقادیات ونہ در ملحقات آن بلکہ معظم مسایل کلامیہ واکثر
ابحاث آنرا کہ معرکہ آرائی اہل دین است از ضروریات عقائد نمی شمرند قال فی شرح المواقف
انّ المسائل التی اختلف فیہا اہلُ القبلۃ من کون اللہِ عالماً بعلمٍ او مُوجِدَ الفعلِ لعبد
او غیرَ مُتحیّزٍ ولا فی جہۃٍ ونحوِہا کالرویۃِ مرئیّاً اوْلا لم یَبحثْ النبی علیہ السّلام عن اعتقاد
مَن حَکم باسلامہ فیہا ولا الصحابۃ ولا التابعین فعلم انّ صحۃ دین الاسلام لا یتوقف
علی معرفۃ الحقّ فی تلکَ المسائلِ وانّ الخطاءَ فیہا لیس قادحاً فی حقیقۃ الاسلام و
وتفصیل این مسئلہ در رسالۂ خود کلام الرفیع کہ در رد و رد شیئاً للہ منفرد است بیان کردہ شد
فمن شاء فلیرجع الیہا پس سوال بعنوان مذکور ناشی است از عدم تتبع کتب عقائد و عدم
توغل بکتب دین تقریر سوال باین عنوان و باین عبارت واجب بود کہ مطلع بودن سرور
کائنات در حالت برزخ بہمہ اقوال و احوال و عقائد امت بعرض ملائکہ یا بغیر عرض ملائکہ ثابت
است یا نہ و اگر ثابت است از امور اعتقادیات است یا نہ و اگر از امور اعتقادیات است پس از کدام قسم
است از ضروریات فی الدین است کہ جہل و انکار آن قادح در حقیقت اسلام ہست یا غیر آن کہ انکار
و جہل قادح در حقیقت اسلام نیست و درین صورت جواب این است کہ مطلع بودن آنحضرت بغیر
وساطت ملائکہ بدیہی البطلان است و مستلزم اثبات علم غیب کہ بحکم وعندہ مفاتح الغیب
لا یعلمہا الا ہو الآیۃ خاصہ علام الغیوب است با آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و آن شرک جلی
است و بوساطت ملائکہ غیر متیقن و غیر مثبت چرا کہ بغیر از ارباب سیر احدے بنقل آن نپرداختہ
و کسے بتصحیح آن تصریح نکردہ بلکہ احادیث بخلاف آن وارد اند از انجملہ حدیث مسلم کہ
در مشکوٰۃ شریف در کتاب الطہارت واقع است عن ابی ہریرۃ انّ رسولَ اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اتی المقبرۃَ فقال السلامُ علیکم دارَ قومٍ مُؤمنین وانا ان شاءَ اللہُ بکم
لاحِقون وددتُ انّا قد رأینا اخواننا وقالوا اولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال
انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعدُ قالوا کیف تعرفُ من لم یات بعدُ من امتک

یا رسول اللہ فقال ارایت لو ان رجلاً له خیل غر محجلة بین ظهری خیل دهم بهم الا یعرف خیله قالوا بلی یا رسول اللہ قال فانهم یاتون غراً محجلین من الوضوء وانا فرطهم علی الحوض رواه مسلم از ینحدیث مصرح است که در صحابه کرام عرض احوال در برزخ متعارف نبود و نیز ظاهر است که بعد از ثبوت عرض احوال و شناخت باین علامات جزوی چه احتیاج بود و از انجمله حدیث متفق علیه است که در مشکوٰة در باب الحوض والشفاعة آمده و عن سهل ابن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظمأ ابداً لیردن علیّ اقوام اعرفهم ویعرفونی ثم یحال بینی وبینهم فاقول انهم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقاً سحقاً لمن غیر بعدی و اینحدیث نص است بر نفی عرض احوال ہاں اگر ثابت شود و حدیث صحیح در ینباب یافته شود واجب التسلیم است با این همه مستلزم صحت ندای حقیقی نیست چه در صحت حقیقت ندا و خطاب حضور حقیقی شرط است نه مطلع بودن بعرض یا بغیر آن نعم عرض صلوٰة وسلام بوساطة ملائکه ثابت و متحقق است چه درین باب احادیث وارد اند که معاضد و شاهد یکدیگر شده حکم حسن پیدا کردند عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان للہ ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواه النسائی والدارمی وغیر ذلک واما حدیث من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیاً وکل اللہ ملکا یبلغنی اه فی سنده لصغیر کذاب قلت له شواهد کحدیث ان للہ ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام وغیر ذلک کذا ذکر ابن طاهر فی تذکرته قلت الشهادة لا تخرج الحدیث لا لاوله فتدبر خلاصه جواب اینکه مطلع بودن آنحضرت صلعم بر احوال بدون عرض باطل و اعتقاد آن شرک و بعرض ملائکه در بعض کتب سیر منقول است اما چون معارض احادیث صحیحه واقع شده لائق اعتماد نیست و اثبات مسائل عقائد و اعمال بآن نمیتوان کرد و بفرض صحت مجوز صحت ندای حقیقی نیست **سوال دوم** اعتقاد کردن که ارواح را ادراکی و سماعی است و در حالت برزخ احوال شان مانند احوال شان قبل از موت است چنانچه احیا را اگر مانعی از ادراک و سماع مانند اشتغال باشغال یا غیر این باشد ادراک و سماع در بعض اوقات میکنند همچنان اموات

هیچ نزاعی نیست در میان ایشان مشروع است یا غیر مشروع اگر اول است کدام قسم است و اگر ثانی است کدام قسم است جواب چنانچه مسئلهٔ اول از مسایل اعتقاد شود این مسئله نیز از مسایل اعتقاد نیست قطع نظر ازین بهر جوابش آنکه ارواح مفارقه را او را کی تخلق نوعی حیات نیز تا بتألم و بتلذذ به حاصل است قال الامام الاعظم رحمه الله فی الفقه الاکبر و اعادة الروح الی العبد فی قبره حق و قال علی القاری فی شرحه بعد اتمام الشرح اعلم ان اهل الحق اتفقوا علی ان الله تعالی یخلق فی المیت نوع حیات فی القبر قدر ما یتألم و یتلذذ الخ و اتم میگویند که بنصره علی ما فسره اکثر المفسرین قوله تعالی امتنا اثنتین و احییتنا اثنتین لا یرید بان الموت الاول فی الدنیا و ثانی فی القبر و الحیات الاول فی القبر و الثانی عند البعث آتا بقا این ادراک از احادیثیکه در تنعیم ارواح و عذاب آن و منبسط بودن آنوقت رسول ثواب صدقات وارد اند مفهوم میشود علی القاری در اثبات موت و حیات روح نوشته و قد دل علی ذلک الاحادیث الواردة فی تنعیم الارواح و عذابها بعد المفارقة الی ان یرجعه الله الی اجساده انتهی و اسماع موتی پس ائمه حنفیه متفق اند بر نفی آن چنانچه در کتاب الایمان باتفاق تصریح کرده اند که میت را سماع نیست و آنکه شیخ عبد الحق در شرح مشکوة نوشته اکثر فقها منکر اند و بعضی فقها و اکثر مشایخ اند ادعا محض است بشهادت یکروایت که مفید مدعایش باشد و موجب اذعان سامع گردد تصدیق دعوا نموده بتحقیق معلوم گشته که در عدم سماع موتی اختلافی نیست اختلاف که هست در سماع موتی فلیب ام المؤمنین حضرت عایشه و من تبعها از ان منکر خلیفه ثانی رضی الله عنهما است با سمع منهم محمول بر سهو و نسیان کردند و بعضی دیگر از آن قبول نموده به محل اعجاز و خرق عادت فرود آورده اند و بجواب از استدلال ام المؤمنین پرداخته اند چنانچه از مواهب لدنیه مفهوم میشود و در نفی سماع مطلق از موتی هیچ شک نیست چنانچه در رساله المعان استقصائی در روایات نموده ایم در اینجا نبذی از آن ایرا ذکر ده میشود و احادیثیکه در شرح صدور در اثبات سماع موتی وارد اند قابل تمسک نمیتوان شمرد که اکثر احادیث رسائل جلال الدین سیوطی از طبقه رابع میباشند در اخذ

طبقہ رابع قابل آن نیستند کہ در اثبات عقیدۂ یا عملی تمسک بآن کردہ شود چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز

در عجالۂ نافعہ منیفر مائیند کہ ما نہ تصانیف شیخ جلال الدین سیوطی رح در رسائل و نوادر خود ہمین

کتابہاست پس مادامیکہ تصحیح احادیث متحقق نمیشود استدلال بآنہا از داب محققین نیست حالا

بنقل روایات فقہیہ کہ در عدم سماع موتی در کتب متداولہ واقع اند پرداختہ می آید در در المختار

نوشتہ فلو قال ان ضربتك اوكسوتك اوكلمتك اودخلت عليك اوقبلتك

تقيد كل منها بالحيات حتى لوعلق بها طلاقا اوعتقا لم يحنث بفعلها بميت وعلامہ

سید محمد امین معروف بابن عابدین در رد المحتار حاشیۂ در المختار نوشتہ قوله تقيد

كل منها بالحيات اه اما الضرب فلانه اسم لفعل مؤلم يتصل بالبدن او استعمال

آلة التاديب فى محل يقبله والايلام والادب لا يتحقق فى الميت ولا يرد تعذيب الميت

فى قبره لانه توضع فى الحيوة عند العامة بقدر ما يحس بالالم والبنية ليست بشرط

عند اهل السنة بل تجعل الحيوة فى تلك الاجزاء المتفرقة التى لا يدركها البصر

واما الكسوة فلان التمليك معتبر فى مفهومها كما فى الكفارة ولهذا لو قال كسوتك

هذا الثوب كان هبة والميت ليس اهلا للتمليك وقال فقيه ابو الليث رح لوكان

بالفارسية ينبغى ان يحنث لانه يراد به اللبس دون التمليك ولا يرد قولهم انه لو

نصب شبكة فتعلق بها صيد بعد موته ملكه لانه مستند الى وقت الحيوة والنصب

او المراد انه على حكم ملكه فتملكه الورثة حقيقة لا هو وايضا هذا املاك لا تمليك هذا

ما ظهر لى واما الكلام فلان المقصود منه الافهام والموت ينافيه ولا يرد ما فى الصحيح من

قوله صلعم لاهل قليب بدر هل وجدتم ما وعدكم ربكم حقا فقال عمر اتكلم الميت

يا رسول الله فقال عليه السلام والذى نفسى بيده ما انتم باسمع من هؤلاء او

منهم فقد اجاب عنه المشائخ بانه غير ثابت يعنى من جهة المعنى وذلك لان عائشة

ردته بقوله تعالى وما انت بمسمع من فى القبور انك لا تسمع الموتى وانه انما

قاله على وجه الموعظة للاحياء وبانه مخصوص باولئك تضعيفا للحسرة عليهم

وبانه خصوصية له عليه السلام معجزة لكن يشكل عليهم ما فى مسلم ان الميت ليسمع

تعالى لهم اذا انصرفوا الان يحصوا ذلك باول الوضع فى القبر مقدمة للسؤال جمعا
بينه وبين الآيتين فانه شبه فيهما الكفار بالموتى لافادة عدم سماعهم وهو فرع
سماع الموتى هذا حاصل ما ذكره فى الفتح ههنا و فى الجنائز ومعنى الجواب الاول انه و
ان صح سنده لكنه معلول من جهة المعنى بعلة يقتضى عدم ثبوته عنه عليه السلام وهى
مخالفة للقرآن فافهم انتهى و در جامع صغير نوشته وكذلك الكلام لان معناه الافهام
والموت ينافيه الا ترى الى قوله وما انت بمسمع من فى القبور و در هدايه نوشته من قال
ان ضربتك فعبدى حر فهذا على الحيوة لان الضرب اسم لفعل مؤلم يتصل بالبدن
ولا ايلام لا يتحقق فى الميت ومن يعذب فى القبر يوضع فيه الحيوة فى قول العامة وكذا
الكلام والدخول لان المقصود من الكلام الافهام والموت ينافيه و در عنايه مينويسد
قوله وكذلك الكلام بان حلف لا يكلم فلانا ولا يدخل دار فلان لان المقصود من الكلام
الافهام و ذا بالاسماع و ذا لا يتحقق بعد الموت الخ و در شرح مواقف نوشته كه تجويز قيام
علم و قدرت و اراده و سمع و بصر بميت مذهب فرقه صالحيه از معتزله است عبارتش اين است الصالحية

ثم جوزوا قيام العلم والقدرة والارادة و
السمع والبصر بالميت ويلزمهم جواز ان يكون الناس مع اتصافهم بهذه الصفات موتى
وان لا يكون تعالى حيا انتهى و در شرح مقاصد علامه تفتازانى مرقوم است اما قوله وما انت
بمسمع من فى القبور فتمثيل بحال الكفرة بحال الموتى ولا نزاع فى ان الموتى لا تسمع انتهى
و در غرائب فى تحقيق المذاهب نوشته رأى الامام الاعظم ابو حنيفة من يأتى القبور
اهل الصلاح فيسلم ويخاطب ويتكلم ويقول يا اهل القبور هل لكم من خبر وهل عندكم من اثر
انى اتيتكم وناديتكم من شهور وليس سؤالى منكم الا الدعاء فهل دريتم ام غفلتم فسمع
ابو حنيفة يقول بخاطبة لهم فقال هل اجابوا لك قال لا فقال سحقا لك وتربت يداك
كيف تكلم اجسادا لا يستطيعون جوابا ولا يملكون شيئا ولا يسمعون صوتا وقرأ وما انت بمسمع
من فى القبور انتهى و در فصول فى علم الاصول مينويسد لو حلف لا يكلم فلانا فكلمه بعد
الموت او ضربه بعد الموت لا يحنث لعدم معنى الافهام والايلام انتهى و در نظم الدلايل

مینویسد ان الذین فی القبور لایسمعون ما یکونون موتی انتهی و در رفاشی می نویسد من حلف لایکلم فلانا فکلمه بعد الموت لایحنث لعدم الاسماع انتهی و در تفسیر منثور مینویسد اخرج ابو سهل السدی بن سهل الجنید النیشابوری فی الخامس من حدیثه من طریق عبد القدوس عن ابی صالح عن ابن عباس فی قوله تعالی انک لاتسمع الموتی وما انت بمسمع من فی القبور قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقف علی القتلی یوم بدر ویقول هل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا یا فلان یا فلان الم تکفر بربک الم تکذب بنبیک الم تقطع رحمک فقالوا یا رسول الله ایسمعون ما تقول فقال ما انتم باسمع منهم لما اقول فانزل الله وانک لاتسمع الموتی وما انت بمسمع من فی القبور انتهی و در تفسیر بیضاوی نوشته انما یستجیب الذین ای یستجیب الذین یسمعون بفهم وتامل کقوله تعالی او القی السمع وهو شهید وهولاء کالموتی الذین لایسمعون و در جامع القرآن تحت آیه کریمه والموتی یبعثهم الله مینویسد ای الکفار کالموتی لایسمعون انتهی و در جلالین تحت والموتی مینویسد ای الکفار شبههم بهم فی عدم السماع انتهی و در نیشاپوری وکشاف تحت آیت کریمه انما یستجیب الذین یسمعون مینویسد ان الذین تحرص علی ان یصدقوک بمنزلة الموتی الذین لایسمعون وانما تستجیب من سمع انتهی و در معالم التنزیل تحت همین آیت مینویسد انهم لفرط اعراضهم عما یدعون الله کالمیت الذی لاسبیل الی سماعه والصم الذی لایسمع انتهی بالجمله از کتاب و سنت و اجماع امت ثابت که موتی را اسماع حاصل نیست **سوال سیوم** اعتقاد کردن که از ارواح انبیاء کرام و اولیاء عظام فیض و استفاضه بر ما گنهگاران جاری است وایشان از من جانب الله قدرت است که منصور شده راه هدایت نمایند یا بدیگر وجه بهر طرح که اراده باریتعالی باشد از ایشان برای خلق الله فیضان است درست است یا نیست **جواب** فیض و استفاضه یا در افعال اختیاریه مقدوریه است که در میان مردم در شراب وطعام وکسوت وتعلیم وتعلم واخذ واعطا جاری است واین فیض واستفاضه از ارواح مطلقا متصور نیست بلکه بدیهی البطلان است شرعا وعقلا والا بعثت انبیاء مرة بعد اخری

بعث وبقا بوده میگردد وجه وجود شریف ابوالبشر آدم علی نبینا وعلیه السلام تا قیام قیامت برائی کائنات کفایت میکرد ومحاربه وجدال نوح وابراہیم وموسی وعیسی وخاتم الانبیاء علی نبینا وعلیهم الصلوة والسلام چه ضرور بود تسلیما باوجود وجود شریف سرور کائنات افاده واستفاده وتعلیم وتعلم مردم که از زمان صحابه متواترات است بیجا میتوان گفت وتا این زمان منقول نیست که مسئله از مسائل دین خواجه دین صلوة الله علیه از قبر شریف بخش تعلیم فرموده باشد آختلاف صحابه در تعیین کفن ودفن وغسل باوجود موجود بودن عنصر شریف برروی زمین واختلاف در مسائل دیگر در عبادات ومعاملات که هریک ازین رای دیگر بود وتا مختلف الا ماشاء الله ومحاربات ومنازعات شان ہمچنین اختلاف تابعین وتبع تابعین از ائمه مجتهدین ومفسرین ومحدثین چنانچه بر ماہر مسائل دین مخفی نیست در کدام محل فرو توان آورد بلکه کارخانه قیاس واجتهاد واستنباطات وتتبع روایات احادیث وفقه درہم برہم میشود ونیست آنرا اثری الا در ذہن کسانیکه مغلوب وہام ومشوب بخیالات منام اند ولا عبرة بهم باز در امور غیر اختیاریه از اقبال وادبار واحیاء واماتت ورزق وتخلیق وغیر ذلک این ہم بدیہ البطلان است وباد ردعا واستغفار واین ہم بحکم حدیث واذا مات ابن ادم انقطع عمله الحدیث یعنی ترتب آثار واجابت آن نه بنفس عمل کرآن ثابت است بطریق تلذذ واعتیاد چنانچه در حدیث معراج وحدیث رایت موسی یصلی فی القبر واقع است وبحکم حدیث صحیح مسلم عن جابر قال قیل لعائشة ان ناسا یتناولون اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی ابابکر وعمر فقالت ما تعجبون من ہذه انقطع عنهم العمل فاحب ان لا ینقطع عنهم الاجر وبحکم روایت فقه که در شرح وقایه در باب جنائز نوشته وانما المال فی الاول الاسلام وفی الثانی الایمان لان الاسلام والایمان وان کانا متحدین فالاسلام ینبئ عن الانقیاد فکانه دعا فی حال الحیاة للایمان والانقیاد واما عند الوفاة فقد دعا بالتوفی علی الایمان وهو التصدیق والاقرار وهو العمل غیر موجود فی حال الوفاة وبعده انتهی واشتغال عالم ربانی خلیفه ثانی که باوجود قرب قبر جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجبے …

آنحضرت در قبر شریف چنانچه بعضی متاخرین باثبات آن پرداخته اند که از طلب دعا و استغفار از حضرت خواجه عالم اعراض نموده بحضرت عباس رجوع نمودند و بحضور صحابه کرام که اجماع سکوتی تعبیر از انست گفتند اللهم انا کنا نتوسل بنبیك ونحن الآن نتوسل بعم نبیك چنانچه در صحیح بخاری واقع است مؤید آنست یا باینطریق که در وجود شریف ایشان تاثیرے ودیعت نهادند که برکت شریف آن ذرات عالم فیضیاب میشوند و از خطیر قدس مستفیض میگردند و این طریق مسلم است وحدیث ابدال هم از قرون و هم مطرون را با آنکه صحیح نیست بدین محل فرود آوردند **سوال چهارم** استمداد از اهل قبور محض باینوجه که یا حضرت دعا کنید برائے حصول مطالب مشروع است یا غیر مشروع اذلک کذلك **جواب** این سوال در جواب سوال دوم و سیوم مندرج است چرا که گفتن یا حضرت سماع را میخواهد و سماع از اهل قبور منتفی است کما مر و نیز بر دعائے اهل قبور را ثمرے مترتب نیست چنانچه گذشت پس طلب دعاء از ایشان لغو افتاد **سوال پنجم** سفر کردن برائے بلغه متبرکه بقصد حصول تیمن مستحب است یا بدعت ذلك کذلك **جواب** سفر کردن بقصد تحصیل برکت بطرف امکنه ثلاثه بحکم حدیث صحیح لاتشد الرحال منصوص است و بجز آن اگر متبرک بودن آن بیقین ثابت است مثل طور و حوالیه شام و قبور انبیاء غیر قبر خاتم النبیین مخالف فیه مقصود رنز د بعض بحکم لاتشد الرحال عدم جواز است و اگر متبرک بودن آن بیقین ثابت نیست بلکه مظنون است مثل قبور مشاهیر زمان هم داخل اختلاف مذکور است اگر معبود خلائق و مسجود عوام و مظهر ظهور بدعات و محرمات از چراغان و گنبد و قبات و رقص مغنیات و بنگ نوشی و شراب خواری نیست و اگر معبود و مسجود خلائق است حکم وثن دارد احتراز از ان واجب و اگر مظهر بدعات است پس حضور در ظهور بدعات محظور کما لایخفی چنانچه حضرت شاه ولی الله دهلوی در بلاغ المبین تصریح کرده اند و هم آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرموده اند و در صحاح موجود است فرمودند آنحضرت صلی الله علیه وسلم لاتتخذوا قبری وثنا یعنی مساز ید گور مرا بتے و نیز بجناب الهی مناجات میکرد و عرض مینمود اللهم لاتجعل قبری وثنا یعبد یعنی ای بار خدایا نگردانی قبر مرا بتے که پرستش کرده شود و اینجا

دریافت شد که وثن از صنم عام است که اطلاق وثن بر صورت و غیر صورت کرده اند و نیز دریافت
شد که قبر هم بر تقدیر پرستش در اوثان داخل است و قوله تعالی فاجتنبوا الرجس من الاوثان
یعنی پرهیز کنید از پلیدی بتان و در مصنف خود ابو بکر بن شیبه که از محدثین سلف است
آورده اند که مردی در مدینه منوره قریب روضه قبر شریف سرور عالم صلعم ایستاده چیزی
عرض میکرد زین العابدین علی بن حسین او را منع فرمود و گفت آن سرور فرموده است که
لاتتخذوا قبری وثنا از ینجا از چنین حدیث بیقین دریافت میشود که بت پرستان بر ابر
بتان خود میکنند اصلا از ان چیز بایش قبور رنباند نمود که بعد کردن این کار روبروی قبور
آن قبور بلا شبه در حد اوثان داخل میشود که اجتناب از آنها واجب است خواجه بهاء الدین
نقشبند رحمه که طریقه او را سراسر اتباع پیغمبر گفته اند در همین معنی میگوید شعر تو تا کی گور
مردان را پرستی ٭ بگرد کار مردان گرد رستی ٭ انتهی **سوال ششم** آنچه در
تقویة الایمان و نصیحة المسلمین از فواید و عقاید اند موافق متقدمین اهل سنت جماعت اند یا
نیست **جواب** آنچه فواید و عقاید در تقویة الایمان و نصیحة المسلمین بعد از تراجم آیات
و احادیث واقع اند بعینه مطابق مضمون آیات و احادیث اند اگر فرقی هست فرق اجمال
و تفصیل است اگر تفسیر بیضاوی و مدارک و جلالین و معالم و شرح مشکوة در ترجمه آن بطرف
نهاده اولا معنی آیات و احادیث که در تقویة الایمان و نصیحة المسلمین مع اردو است با معان
نظر از کتب مذکوره دریافته باز ترجمه و فائده آن که بزبان اردو است ملاحظه کنند بلطف
این هر دو رساله آنوقت خواهند دریافت و معلوم خواهند کرد که از معانی متفقه اهل سنت
جماعت اختیار کرده و هم جواب اعتراضات که بنظر ظاهر آیت و حدیث که بر عقاید اهل سنت
و جماعت ارند در نظر داشته راقم کرده مرة این مجادله نموده هر بار فائده دیگر بر داشته والله
الموفق والمعین ومنه الهدایة والهام الیقین واخر دعونا ان الحمد لله رب
العلمین **از انجا که این فتوی** که باتفاق علمای هند مرقوم است خیلی با این جواب
سوال مناسبت داشت لهذا الطریق تتمه در ینجا درج نموده شد اللهم تقبل
منا انک انت السمیع العلیم **استفتا علماء دهلی و پنجاب**

در باب تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین

سوال علماء دین و فضلاء محققین موحدین سی یہہ ہے کہ کتاب مسمیٰ تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کی اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خرم علی صاحب کی جسمین شرک کی برائی کا بیان ہے ان دونون کا کیا حال ہے آیا اوپر عمل کرنا اور اونکے موافق عقیدہ رکہنا ہدایت ہے یا گمراہی اور انکا مضمون موافق اہل سنت کی ہے یا نہین اور جو شخص کہ انکے مصنفونکو اور اوپر عمل کرنیوالونکو بسبب اس تصنیف کی اور عمل کی کافر اور گمراہ کہی اسکا کیا حال ہے اور اوسکے پیچہے نماز درست ہے یا نہین بینوا توجروا

جواب نصیحۃ المسلمین اس فقیر کی نظر سے نہین گذری اور نہ اوسکے مصنف کا حال تفصیلی معلوم ہے لیکن اگر اوس کتاب مین شرک کی برائی کا بیان ہے تو اوسکے اچہے ہونے مین کسکو کلام ہے اور تقویۃ الایمان کو نظر اجمالی سی دیکہا ہے باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہے اور مولوی اسمعیل صاحب کو اپنا دیکہا کہ ہر کسی کو ایسا نہ دیکہا یہہ لوگ اونہین ہے کہ جنکے حق مین حق سبحانہ تعالی نے فرمایا وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور یہہ فرمایا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ پس جو اونکو کافر اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہے واللہ اعلم بالصواب [محمد صدر الدین] مہر سلالۃ المحققین عمدۃ المدققین مولانا مفتی صدر الدین خان صاحب دہلوی ٭ سائل لکہتا ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کے اور کتاب نصیحۃ المسلمین مولوی خرم علی صاحب کی جسمین شرک کی برائی کا بیان ہے الی آخرہ فقط

الجواب سب خاص و عام پر ظاہر ہے کہ شرک ایسی بڑی بلا ہے جسکے دفع اور مٹانیکو اور اوسکے مذمت کے بیان کو سب انبیا اور رسول حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ تک علی نبینا وعلیہم السلام بہیجے گئے اور سب صحیفے اور کتابین آسمانی اور فرامین ربانی توریت سے لیکر فرقان تک سب شرک کی برائی و مذمت کے بیان مین نازل ہوئے اور جو شخص زباندان عربی سے واقف

علوم دین اور قواعد اصول شرع متین اول سی آخر تک قرآن شریف کو غور سے تلاوت کرے
اور اوسکے مضامین عالی پر اپنی فکر صحیح اور سلیم نظر خرچ کرے اس مطلب کو صراحۃً پا ریگا
کہ مراد اور مقصود اور مہم بالشان حضرت رب العالمین جل ذکرہ کا نزول قرآن سی یہہ
دفع شرک اور اظہار توحید اور اثبات وحدانیت اپنی ذات پاک کا ہی اور یہہ ہی خلاصہ
مضمون سب اذکار اور سب ادیان حقہ اور کلمہ طیبہ لا اله الا الله کا جسکو سب انبیاء
اولیاء مقربین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نفی اور اثبات سی تعبیر و بیان کرتے
ہین باقی مضامین اثبات رسالت و احکام معاد و احکام عبادات و معاش وغیرہ مبادے
اور وسایل تحصیل اوسی توحید ذاتی اور صفاتی حضرت رب العالمین کی ہین اور یہہ توحید
ذاتی اور صفاتی حضرت رب الارباب کی بلا فرق و تفاوت کی سب دینون مذہبون حقہ مین
چلے آتی ہی کسی دین مین اسکا نسخ اور تبدیل نہین ہوا اور کلام برکت التیام حضرت
خیر الاولین والآخرین رسول رب العالمین کا جو چھہ کتابون وغیرہ مین مندرج ہی جسکو
صحاح ستہ کہتی ہین وہ سب اسی شرک و بدعت کے دفع اور اظہار توحید ذاتی اور صفاتی اور
اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین باواز بلند ناطق ہی اور حضرت خلفائے
راشدین اور سب صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علمائے مجتہدین اور محدثین اور
صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور
صفاتی اور اعلاء کلمۃ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ مین جس جس قدر سعی اور کوشش
کر گئی ہین مطالعہ کتابون اونکے سے واضح و لایح ہے شکر اللہ سعیہم اور متاخرین مثل
امام غزالی اور امام رازی اور شیخ محی الدین عربی اور حضرت قطب الاقطاب عبد القادر
جیلانی اور حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ
محدث اور شاہ عبد العزیز شاہ رفیع الدین شاہ عبد القادر محققین علماء دہلی نی اسکو
دفع شرک اور بدعت مین اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی مین اور اعلاء کلمۃ اللہ
اور احیاء سنت رسول اللہ مین طرح طرح سی مضمون رنگا رنگ بیان فرمائے ہین جسکو
کچھہ شک و شبہہ ہو ان لوگون سابقین کے کتابین ملاحظہ کرے الغرض اس مضمون پر

یعنے بیان مذمت و برائی شرک بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی حضرت واجب الوجود
فائض الجود اور اعلاء کلمة الله اور احیاء سنت رسول الله مین وحی آسمانی اور کلام نبوی
اور جماہیر اہلسنت وجماعت از سلف تا خلف متفق اور متحد ہین کسیکو اسمین مجال اختلاف اور
انحراف کا نہین کیونکہ یہہ عین ایمان ہی اسکا خلاف دین وایمان کا خلاف ہی پہر اب غور
کیا چاہیئے کہ جب یہہ امر مانند آفتاب کی واضح ہوگیا کہ کتاب تقویة الایمان تصنیف مولوی
اسمعیل صاحب مغفور مرحوم کی یا اور کوئی رسالہ مولوی خرم علے وغیرہ کا جسمین دفع
شرک اور بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتی اور اعلاء کلمة الله اور احیاء سنت
رسول الله کا بیان موافق قرآن مجید اور احادیث حمیدہ کے ہوئے وہ سراسر مطابق مذہب
اہلسنت وجماعت کے ہی اوسپر عمل کرنا اور اوسکی موافق عقیدہ رکہنا عین ہدایت ہے
مخالف اوسکا مخالف اہلسنت وجماعت کا ہی مجیب نے تقویة الایمان کو اور رسالہ النصیحة المسلمین
کو مطالعہ کیا اوسمین اول سی آخر تک آیات قرآن اور صحاح احادیث نبوی مندرج ہین
اقرار اونپر عین ایمان اور انحراف اور اعراض ونسی عین کفر ہے مولوی خرم علے اپنی
تحریر رسالہ مین وبیان مسایل مین اکثر تابع تحریر اور تقریر مولانا صاحب کے ہین اور تحریر
وتقریر مولانا صاحب کے تقویة الایمان مین مثل تحریر وتقریر امام رازی مفسر تفسیر کبیر کے
ہے اور مسائل اور احکام مندرجہ تقویة الایمان موافق کتب سلف اہلسنت کی ہین اذ جبکہ
یہہ مضمون عالی مقصود اعظم متفق علیہ جماعت انبیاء اولیاء اور علماء اولین وآخرین کا یعنی
مضمون رفع شرک وبدعت اور اثبات توحید ذاتی وصفاتی اور اعلاء کلمة الله اور
احیاء سنت رسول الله اشرف مقاصد دینی قرار پایا پہر غور کیا چاہیئے کہ جو کتاب محتوی اور
شامل اس مضمون شریف کو ہی وہ کس مرتبہ کو اشرف اور لائق تعظیم وتکریم ہوگے اور تقویة
الایمان مین اول سی آخر تک یہی مضمون شریف مندرج ہی الحمد لله کہ شرافت اس کتاب کی
اس عالی درجہ مین علی الرغم مخالفان ثابت ہوگئی اب جو منکر اور مخالف ہو تقویة الایمان کا
لازم آیا اوسپر انکار اور خلاف مضمون شریف توحید ذاتی اور صفاتی حضرت واجب الوجود
اور جسپر لازم آیا یہہ انکار وہ شامل ہوا اشد اور اغلظ کفار اور منافقین مین

پہر کیونکر ایسی بدعقیدہ کی پیچہے نماز اہلسنت کی درست ہوگی ہان اگر وہ یون تقریر کرے کہ مجکو
بعضے مسایل فرعیہ مندرجہ تقویۃ الایمان مین شک و شبہ ہی انشاء اللہ تعالی ہم اوسکے شک
اور شبہ کو رفع کردینگے تین برس پہلے اس سی فضل امام بداونی نی اوس شبہ تقویۃ الایمان
اور صراط مستقیم پر جو تصانیف مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم کے ہین لکہکر ایک رسالہ مقولات
عشر نام مشہور کیا تہا سو اوسکے جواب اور دفع شکوک مین ہمنی ایک کتاب نثر نام فارسی
زبان مین لکہی ہی جس صاحب کو شوق ہووی اوسکا مطالعہ کرے واضح ہو کہ اب چند
اوصاف اور محامد حضرت مولوی اسمٰعیل صاحب مغفور و مرحوم مصنف اس کتاب کے ذکر کرتا ہون
اس راقم الحروف نی حضرت ممدوح کو بخوبی دیکہا اور فیوض برکات ربانی اونکی صحبت سے اور
انوار ایمانی اونکی مجالس وعظ و نصیحت مین پائی اور ہزارون منکرین خدا اور رسول کے
مقر اور ہزارون فاسقین دایم الخمر اور زانی بدکار اونکے صحبت کی برکت سے تایب اور
پارسا ہوگئی حضرت مولانا حافظ قرآن مجید ضابط احادیث رسول حمید حامی الحرمین الشریفین
عالم ربانی باعمل عارف معارف سبحانی باخبر غازی و مجاہد فی سبیل اللہ مہاجر محبۃ رسول اللہ
قامع بنیان شرک و بدعت باعث احیا سنت حامی دین و ملت غرضکہ اپنی جان و مال و عزت
و آبرو کو اوس ولی الاصفات نی محض محبت خدا اور رسول مین نثار کرکے رتبہ شہادت کبرے
حاصل کیا اللہم اوصلہ فی درجات رضوانک بفضلک و رحمتک نزدیک مجیب کے مولانا مرحوم
مرتبہ اولیاء کاملین کا سا رکہتی ہین اوصاف اولیاؤن سابقین کے اونمین پائے جاتے ہین
کیونکہ موافق شرع شریف کے ولی خدا کا اور مقبول رسول کا وہی ہی کہ جسکے صحبت مین محبت خدا
اور رسول کی زیادہ ہووی اور ایمان صیقل پا وی گناہ چہوٹین عبادت بڑہے اللہ جلشانہ
کا خوف اور رسول مقبول کی راہ کی محبت دل مین بڑہے دنیا سی بیزاری اور آخرت
کے کامون مین شوق زیادہ ہووی سو یہہ سب خوبیان حضرت مولانا ممدوح کے صحبت
مین تہین اور اونکے تصنیفات کتابون مین پائی جاتی ہین جن لوگون کو دیدہ بصیرت
اور نور ایمان اللہ کی ہدایت سے ہے وہ دریافت کرتے ہین اور جو لوگ بغاوت اور
شقاوت ازلی مین گرفتار رہین وہ اوس نور کے روشنی سے محروم اور بے نصیب

ہین ایسون کی شان مین یہہ صادق ہی اولئك كالانعام بل هم أضل سبيلا

اکثر آیات فرقانی و اشارات رحمانی اور احادیث صادقہ حضرت رسول مقبول کی مولانا

کے حال صافی پر منطبق و صحیح مظنون ہین بخوف تطویل بعض کو ذکر کرتا ہون قال اللہ تعالے

ومن يخرج من بيته مهاجرا الى الله ورسوله ثم يدركه الموت فقد وقع اجره على الله

الاية لاتحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون

فرحين بما اتاهم الله من فضله الاية الغرض مولانا صاحب کا شہید ہونا اللہ کے

راہ مین اور عالم دیندار متقی اور پرہیزگار اور محدث اور حافظ قرآن ہونا مانند آفتاب

کی ثابت ہی اور وہ جو حدیث مین وارد ہی العلماء ورثة الانبياء وہ ایسی ہی علما

کی شان مین ہی فنعم ما قيل فمن سب العلماء فكانما سب الانبياء ومن سب

الانبياء فدخل فى حزب اعداء الله ورسوله فاولئك حزب الشيطان الا ان

حزب الشيطان هم الخاسرون فقط کافر اور بد کہنا اور برا جاننا ایسی علماء دیندار

کو اور ان کی کتابون کو کہ جسمین بالکل آیاتین قرآنی اور حدیثین نبوی مندرج ہین برا کہنا

اشد فسق ہی بلکہ خوف کفر کا ہی ایسی عقیدہ والی پر ملا علی قاری نی اپنی شرح فقہ اکبر مین اس

روایت کو بیچ باب بیان کلمات ارتداد کی ذکر کیا ہے وفى الخلاصة من ابغض عالما

من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر وقيل يكفر باستخفاف العلماء وهو مساو

لاستخفاف الانبياء عليهم السلام لان العلماء ورثة الانبياء انتهى ملخصا اور

نماز پڑھنا اور اقتدا کرنا ایسی عقیدہ والی کے پیچھے جسکا فسق اور بدعت حد کفر کو پہونچا

ہو جائز اور درست نہین جیسا کہ شرح عقائد نسفی مین المنع عن الصلوة خلف المبتدع

فمحمول على الكراهة اذ لا كلام فى كراهة الصلوة خلف الفاسق والمبتدع هذا

اذا لم يؤد الفسق والبدعة الى حد الكفر فاما اذا ادى فلا كلام فى عدم جواز

الصلوة فقط والله اعلم بالصواب وعلمه اتم واكمل كتبه العبد المسكين محمد تقى

ختم الله له بالحسنى [مہر: محمد تقی خان] مہر مولوی محمد تقی خان صاحب دہلوی جامع معقول و منقول

[مہر: محمد نذیر حسین] مہر مولوی صاحب بقیة السلف حجة الخلف حافظ الحدیث مولانا سید نذیر حسین صاحب

[لصحۃ الجواب] مہر خواجہ مولوی ضیاء الدین احمد و اعظم بلوے سلمہ اللہ تعالیٰ
یہہ جواب صحیح اور بہت خوب لکھا ہے مجیب نے اور جناب مولانا اسمعیل علیہ الرحمۃ مصداق
اس آیت کریمہ کے ہین ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم
الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ و
الانجیل والقرآن ومن اوفی بعہدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ
وذلک ہو الفوز العظیم ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے انکی جانین
ومال اس قیمت پر کہ انکو بہشت ہے لڑتی ہین اللہ کی راہ مین پہر مارتی ہین اور مرتے ہین وعدہ
ہو چکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے
زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو تم نے کی ہے اوس سے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی فقط
[قطب الدین خان] مہر نواب قطب الدین خان صاحب سلمہ ربہ [حسبنا اللہ] مہر مولانا حفیظ اللہ صاحب بلوے
تہہ دو نو جواب جو مجیبین فاضلین نے لکہی ہین نسبت کرنا ساتہہ بد اعتقادی اور کفر وغیرہ
کلمات ناملایم کے اپنے افضل اجل واکمل واتقی واورع تارع شرک وبدعت مجاہد فی سبیل اللہ
اعنی مولینا وبالفضل اولینا مولوی اسمعیل علیہ الرحمۃ کو سراسر کذب وبہتان ہے اکثر لوگ انکے
فیض بیان سے موفق بصوم وصلوۃ اور مجتنب شرک وبدعات سے ہوئے اور کتب انکی تصانیف
کا دریافت کرنا کام ہر کسی کم استعداد خفاش منش کا نہین یہہ جناب مقدس تو متصف
بجمیع حسنات علماء ربانی حقانی سے اور متبع سنت نبوی سے تہے اور مصداق اس آیت کریمہ کے
یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ نہ مورد ذم
ذمیمہ کے لیکن حقتعالیٰ بعرض تباہی راہ راست سے بے انصافونکو ویضل اللہ الظالمین ویفعل
اللہ ما یشاء ۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ؛ برا کہنا ہر مسلمان کو
نا فرمانے نبے خدا اجل اسمہ کے بتا ایسے اعلم اوحد العصر کو سباب المسلم فسوق اور داخل ہونا
ہے امر وعید مین ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما ۱۲ فاعلم ان المقولات
العشرۃ التی کتبہا فضل الرسول کلہا مردودۃ خارجۃ عن عقاید اہل السنۃ والجماعۃ
فمن لہ طبیعۃ بالغۃ وقریحۃ نازغۃ یکشف بہا عن فرایل الفنون انا زید

مہر مولوی رامپوری — مہر مولوی محمد علی (محمد علی) — مہر مولوی محمد حسن (محمد حسن) — مہر مولوی محمد عبد الوحید — مہر مفتی سلطان حسن مرحوم دہلوی (عدالت العالیہ سلطانیہ سراج العلماء ضیاء الفقہاء) — سید رحمت علیخان

مولانا محمد اسمعیل صاحب اور مولوی خرم علی صاحب حق پر تھے اور کتابون مین اونکی شرک اور بدعت کی برائی ہی اور آیتین قرآن شریف کی ہین اوسکا ترجمہ ہی پھر جو کوئی اونکو نسبت گمراہی کی کری یا اونکے کتابون کو برا کہے وہ خود گمراہ ہی اور برا ہے فقط جواب درست ہے اور جو کوئی مولوی اسمعیل صاحب ولی کامل کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے اور مصداق ہے حدیث من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ فقط (الرحیم علی خان) (الخالق الحی ابو القادر)

زبانی بسیار کسان شنیده ام که پیشتر از وجود باجود مولانا مرحوم باوجود کثرت علماء و صوفیان که دم تقرب با خدا تعالی میزدند قلت نمازیان بدین درجه بود که بروز جمعه الوداع در جامع دہلوی دالان وسط خالی میبود و صرف ببرکت ذات والاصفات مولانا صاحب نمازیان بکثرت آمدند و خوب میدانم و مرا تجربه است که در خانہاء شرفاء و علماء و صوفیان هر اسم کہ در ہنود است علی الاعلان جاری بود ند و دیگر اشراک عقائد را از حق میدانستند و یا از استحسان او در نمیگذشتند و ظاہر است کہ حج کردند و بیوه را نکاح کنانیدند و بدرجہ شہادت رسیدند پس کسیکہ ہمچو عالم باعمل را بی حجت مخاصمت کند کافر باشد و من ابغض عالما و فقیہا من غیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر اه و من خاصم فقیہا فی حادثۃ و بین القضیۃ لہ وجہا شرعیا فقال المخاصم این دانشمندی مکن کہ با من تردو شیخاف علیہ الکفر و اذا کان القضیۃ یذکر شیئا من العلم او یروی حدیثا صحیحا فقال آخر این ہیچ نیست او رده اه فہذا اکفر فقط واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم (محمد ہاشم) مہر مولوی محمد ہاشم

جواب حضرت استاذی سیدی مفتی محمد صدر الدین صاحب کا مع تقریظات سب حضرات کی حق ہے اور ماذا بعد الحق الا الضلال اور مولوی اسمعیل صاحب حاجی اور مہاجر اور مجاہد اور شہید اور حافظ اور عالم اور محی الدین تھے اور مصداق تھے اس آیت کریمہ کے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس اونکو کافر کہنے والا خود کافر ہی

اور مصداق ہی اس حدیث کا من عادی لی ولیا فقد بارزنی الله بالمحاربة اور کتاب
تقویة الایمان لب لباب ہے قرآن اور حدیث کا تو منکر او ر طاعن اوسکا منکر ہے قرآن اور
حدیث کا اور جس صاحب کو تقویة الایمان کی کسی بات پر کچھہ اعتراض ہوا وسکو لازم ہی کہ اپنے
شک اور اعتراض کو ہماری سامنی بیان کرے نہ یہہ کہ محض دعوی سی اہل حق کی تکفیر اور
تغلیط کری ؛ نمقہ العبد الاحقر ابو سعید محمد المدعو بہ حسین رزقہ الله اتباع سید الثقلین
[محمد حسین] مولوی اسمعیل صاحب کے کافر کہنی والی کا کفر رجوع کرتا ہے طرف اوسکے ؛ محمد حکیم
ساکن عظیم آباد پٹنہ ؛ مکفر مولوی اسمعیل صاحب کا خود کافر ہے ؛ حررہ خادم حسین عفی الله
ساکن اعظم گڈہ ؛ مکفر مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب کا خود کافر ہے ؛ حررہ العبد المشتاق
الی الله الہادی الاحد المدعو بہ بخشش احمد القاضی فوری عفی عنہ (مہر) مہر جناب عالیجناب
مآب جامع معقول و منقول حضرت قاضی بخشش احمد صاحب سلمہ متوطن قاضی پور پورب – مکفر
مولوی اسمعیل صاحب کا خود کافر و مردود ہی تقویة الایمان سراسر خلاصہ قرآن وحدیث
ہے حررہ محمد اسد علی متوطن اسلام آباد از اضلاع کلکتہ صدر [اسد علی] مکفر مولوی
اسمعیل صاحب کا خود کافر ہے ؛ راقم سید محمد ابراہیم عفی الله ساکن باڑا فقط مولوی اسمعیل
حاجی شہید فی سبیل الله مہاجر الی الله کا حال جو اپنی والد ماجد مولوی محمد عبد الخالق مرحوم
سے اور علماء سی جو سنا گیا وہ ایسا ہی کہ یہہ صفحہ قرطاس اوسکے تحریر کو وفا کرے حضرات
کو اونکے اشتیاق میں یہی کہتی ساسہ وہ صورتیں الہی کس ملک بستیاں ہیں ؛ اب جنکے
دیکھنی کو آنکھیں ترستیاں ہیں ؛ اور اونکے وصف قرآن شریف اور حدیث سی ثابت
و ظاہر ہوتے ہیں ان الذین امنوا والذین ہاجروا وجاہدوا فی سبیل الله
اولئک یرجون رحمة الله والله غفور الرحیم پہر ایسی شخص کو جو کافر کہے وہ کمال
خسران اور ضلال میں ہی ینبغی لہ ان یتوب ویدعوان یتوب الله علیہ [مہر]
مہر مولوی عبد الرب صاحب دہلوی عمدة الواعظین سلمہ ربہ مولانا محمد اسمعیل جناب
شہید محدث غازی دہلوی رحمة الله تعالی در اعتقاد ما از علماء ربانی و صلحائی حقانی
بودہ اند و کتاب ایشان تقویة الایمان بنظر این احقر گذشتہ کتابے بس عجیب و غریب است

جزاه الله تعالیٰ عنا وعن سائر المسلمین خیر الجزاء فی الدارین وتکفیر کنندگان ایشان برادران تکفیر کنندگان خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اند ہداہم اللہ تعالیٰ (بارک اللہ تعالیٰ محمود والہ) مہر مولوی حافظ محمد بن مولانا بارک اللہ صاحب ساکن لکھوکے ضلع فیروز پور متعلق پنجاب ؛ سایل میگوید کہ ہر دو کتاب برای استیصال شرک و بدعت اند و موید توحید و اتباع سنت پس در خوبی این امر چہ شک است وچہ شبہ پس اعتراض معترضین بر فہمید خود است کہ بہ سینہ زوری تاویلات فاسدہ مخالف اہلسنت وجماعت مینمایند ہداہم اللہ تعالیٰ الی الصراط المستقیم اذکار ومراقبات ہمہ بتفصیل نوشتہ اند **فقیر عبد اللہ المشہور بغلام رسول** کہ بارہا گفتہ ام بار دگر میگویم ؛ کہ من دل شدہ این رہ نہ بخود می پویم ؛ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ؛ آنچہ استاد ازل گفت بگو میگویم ؛ کہ کتاب تقویۃ الایمان بیشک موجب تقویۃ الایمان وایقانست ونصیحۃ المسلمین بلا ریب نصیحۃ المسلمین وخیر خواہی شان است کہ در ہند وعرب وخراسان موجب احیاء سنت نبویہ وامحاء بدعات ورسوم شرکیہ گردیدہ اما مصنف الاول رحمہ اللہ فقل من اجتمع فیہ ما اجتمع فیہ من الفضایل والکمالات کان کما سمعنا عالمًا عاملًا حافظًا ومفسرًا ومحدثًا فقیہًا واعظًا ومہاجرًا قد اشتری اللہ نفسہ بان لہ الجنۃ وفضلہ اللہ علی القاعدین درجہ وکذا مصنف الثانی ثبت انہ کان محدثًا فقیہًا متورعًا فمن عادیہما فقد بارز اللہ بالمحاربۃ وانا احقر الخلیفۃ لا شیٔ فی الحقیقۃ احمد اللہ جعل اللہ آخرہ خیرًا من اولاہ فقط —

تلک کذلک لا ریب فیہ وایضًا سمعت بہذہ الوجہ من لسان شاہ عبد الغنی مسکین محمود عفی عنہ ؛ ما کتب فی ہذا القرطاس من مناقب امام الشریعۃ قامع البدعۃ محی السنۃ رسول اللہ ماحی آثار الشرک والکفر محمد اسمعیل الدہلوی الغازی الشہید قدس اللہ سرہ فہی قطرہ من بحرہا ورشفتہ من دیمہا للہ درہ کاتبہا ومحررہا واما تقویۃ الایمان فما راہ ہذا المسکین بالنظر التفصیلی لکنی رایت فی مقدمۃ انہ کتب فی دفع الشرک وقمع البدعۃ فلا ریب فی صحتہ واما نصیحۃ المسلمین فما رایتہ الی الآن فلو کتب ایضًا علی نمط تقویۃ الایمان فہو شقیقہ فی الصحۃ

وقد سمعت من حال مصنفه انه كان عالما عاملا نادرا فتكفير مولاء الابرار لا يأتي الا من شيء من الاستكبار والفجار الراقم احقر الانام مير حسن شاه قادري حمدة المحققين و
زبدة المتاخرين شمس العلما و قمر الاتقيا مولانا محمد اسمعيل صاحب رحمة الله عليه حق پر تهے اور
كتابون مين اونكے شرك اور بدعت كی برائی ہی اور آيات قرآن شريف كا ترجمہ ہے
پهر جو كوئے اونكو نسبت گمراہی كی كرے يا اونكی كتابونكو برا كہے وہ خود گمراہ ہے عباذاً بالله
من ذلك ۔ الراقم صوفی شاہ وبا قوے ۔ آنكه حضرات علماء دين در جواب اين سوال اداء
فرموده اند باعتقاد فقير همه حق است اما ے گر نه بيند بروز شپره چشم ۔ چشمۂ آفتاب را
چه گناه ۔ ولا يلتفت الى هفوات المتعصبين فانهم خايفون في الدين وانا العبد
المسكين حافظ علم الدين هوشيار پوری عفا الله عنه بسم الله الرحمن الرحيم بر ناظران
اين پرچه قرطاس پوشيده مباد كه كتاب تقوية الايمان و نصيحة المسلمين برد در رد شرك
و بدعت و اثبات توحيد و سنت بی نظير اند و مولوے اسمعيل صاحب مغفور و مرحوم كه
كمالات ايشان اظهر من الشمس در راه خدا شهيد شده اند و در حق شهداء خدا تعالی
ميفرمايد ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون
و اين فقير از استاد و پير خويش كه اسم سامی شان عبد الغنی است صفت و ثناء مولوے
صاحب موصوف بگوش خويش شنيده است پس حق چنين عالم ربانی بدگمان بودن نبايد
و از خدا تعالی خوف بايد نمود كه آخر رفتنی است امروز باشد يا فردا پس كسی كه چنين كتب
و چنين مولوی را بد گويد او خود گمراه است بلكه خوف ايمان هم هست الراقم كمترين عباد الله
محمد قدرت الله دہلوے يكم ماه محرم الحرام ۱۳۰۸ ہجرے ما حرر على هذا القرطاس معمول
ومقبول عند الشرع على لسان فحول الافاضل من الناس كيف لا وقد كان مولانا اسمعيل
عليه الرحمة الله الجليل مصداقا لقوله صلى الله عليه وسلم خير الناس و ذلك ثابت
من مؤلفاته الشريفة الدالة على مراد الدين سيما النسخة المباركة المشهورة بين الاعيان
الموسومة بتقوية الايمان ولا ريب ان هذه النسخة الكريمة مملوة من توحيد
رب الانام و سنة سيد المرسلين عليه السلام ولا عبرة لمن انكر ما فيها من المسائل

التوحید واتباع السنن وترهیب عن البدعات المذمومة والرسوم التبنیة والشرك
القبیح ولایعیا من کمرمسلما حافظا واعظا محدثا ومفسرا وشهیدا فی سبیل الله و
حکم بضلالته بل یرجع الکفر والضلالة الیه فبقی انه هل یجوز الصلوة خلف من کفر
مثل ذلك الفاضل ام لا والمعتمد عند الفقهاء لا کما فی غایة المعتبرات وانا الفقیر
الحقیر محب العلماء العرفا بالله حمایت الله عفی عنه وعن من احبه لله آمین ورکتاب
تقویة الایمان رئیس المحدثین وتاج المفسرین غازی ومجاهد و شهید فی سبیل الله
جناب مولانا صاحب اسمعیل رحمة الله علیه وعلی اتباعه ارقام فرموده اند عین موافق
سنت وکتاب الله ونصیحة المسلمین در رفع بدعت وشرک مثلها کتبه احقر العباد الراجی الی
مغفرت رب العالمین شهاب الدین احمد عفی عنه [الدین احمد سید شہاب] ما کتب فی هذه الاجوبة
من الفضایل المولانا الشهید المرحوم الغازی الباذل ماله ونفسه فی سبیل الله وحقیة
بالیفه المسماة بتقویة الایمان فهو حق وحقیق خلافه لایلیق کتبه مسکین نظام الدین
ساکن ڈیره افغانان ما حرره رئیس المحدثین وتاج المفسرین مولانا محمد
اسمعیل الشهید الدهلوی رحمة الله فی تقویة الایمان ومولینا مولوی خرم علی
فی نصیحة المسلمین عین مذهب اهل السنة والجماعة وانی معتقد لهما اعتقادا
راسخا جازما وانا الفقیر المذنب المسکین سعد الدین اللاهوری عفی عنه ذنوبه
وعیوبه انی قد اطلعت بعض ما فی هذه القرطاس فرایتها صحیحا کما قال وحررها مولانا
محمد صدر الدین سلمه الله تعالی علی رئیس المومنین فقط کتبه عاجز فقیر ابراهیم عفی
عنه ؛ ثم الحمد لله الذی ذکرنی ذکرا بعد تحریر هذه التقریر وما انسانیه الا الشیطان
ان اذکره وهو ذکر یوم کنت فی حضرت وقتی واوستادی مولائی سیدی سندی
مولینا فضل امام رحمة الله علیه وکان تذکرة فی بحث الذی فی مولینا شهید و
مولائی فضل حق غفر الله ذنوبهما وستر عیوبهما فقال اوستادی لاینبغی لولدی
وقرة عینی فضل حق ان یبحث مع الذی هو امام محققی عصره ومدققی دهره وهو صادق
فی دعواه سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب

العالمین وتمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم
العبد محمد ابراھیم ساکن بھمنہ ٭٭ ما کتبہ العلماء فی حق تقویۃ الایمان وفضیلۃ
الفاضل النحریر الاسماعیل صحیح وکذا الاشبہ فی نصیحۃ المسلمین وفی فضل مصنفہ
فقط فقیر عبد اللہ ساکن قصبہ سوہڑیان عشتعام شد بقلم محمد فضیل
لاہوری عفی عنہ

خاتمۃ الطبع

التماس ہیہ خدمت بہائی مسلمانون دیندارون کے ہیہ ہے کہ اول سی آخر تک کتاب کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین اور اگر کسی عبارت مین شک وشبہ ہو تو اسکو اصل کے ساتہہ مطابق کرین اگر موافق ہو تو تمسک کرکر عمل مین لاوین اور اگر بمقتضائی بشر کہین سہو وخطا پاوین تو بقلم اصلاح درست فرماوین مگر زبردستی سی برائی کی لفظ کو برا کہنی والی کی مانند تبدیل وتحریف نکرین اور فضل الٰہی سی امید تو یہہ ہی کہ اس کتاب کو دیندار لوگ اپنی حق مین وسیلہ نجات کا سمجہکر مسرور ہونگے اللہ تعالے سب بہائی مسلمانون کو اسپر عمل کرنے کی توفیق دی اور شرک اور بدعت کے عقائد سے کہ جسمین ایک جہان بہین رہا ہی بچاوے آمین یا رب العالمین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تاریخ خادم العلماء شرع محمدی شیخ محی الدین تاجر مہتمم ہذا الکتاب

بدعتون کے رد مین ہی یہہ کتاب
اور روایت فقہ جو ہین معتبر
یعنی اسکو ہے مرض مہلک لگا
جسکے کہنی پر ہوا اسکو یقین
مانتی مشرک نہین تقریر سے
پر نہین ممکن کہ مانین یہہ ہو
اونکو سمجہا بانی کی عمر بہر
راہ حق ہر چند بتلاتے رہے

خوب ہین اسکی دلائل لاجواب
جسکو ہوا انکار اتنی برملا
ہی بہت مشکل کہ ہو اسکی شفا
اسکا کہنا مانتی ہین یہہ خبیث
عالمون کی پند اور تدبیر سے
عہد پیغمبر مین جو تہی مشرکین
پر نہ کچہہ دل مین ہوا اونکے اثر
پر نہ دل انکا ادہر مائل ہوا

اسمین ہی مضمون آیات خبیر
جان تو وہ شرک مین ہیں مبتلا
رہنما اوسکا ہی شیطان لعین
منکر آیات قرآن وحدیث
گرچہ سمجہا دین انہین کر رسول
مانتی کہنا نہ تہے اکثر لعین
معجزے ہر چند دکہلاتے رہے
گرچہ قرآن سب کا سب نازل ہوا

خلیفہ غلام [illegible] لاہوری

غلام محی الدین [illegible]

مفتی امام الدین

وہ ہی اب قرآن حدیثین ہین عیان
پر نہین یہہ مانتی مردودین
ہی مبارک نام منحی المؤمنین
ہین دلایل اسکی مثل آفتاب

پر نہین یہہ مانتی ہین جاہلان
ختم کر اب شیخ محی الدین سخن
نافع ہر خاص و عام مسلمین
کاٹ کمبخت کا ہوگا میاب
الحاصل

اب بہی وہی حکم حق موجود ہین
خود سمجہہ لیویگا اسنے ذوالمنن
بدعتی کا کاٹ کر سر کر حساب
مشرکون کے رد مین ہی یہہ کتاب
۱۲

تاریخ طبع از ادیب جامع معقول و منقول مولوی غلام العلی قصوری

مبارک اہل ایمان راکہ حاصل
طراز تختہ عرش برین گشت
زالوان مسائل ریزہ ریزہ
بتوفیق الہی محی دین گشت

فراغ از طبع منحی المؤمنین گشت
بتضمین مسائل چون ثریا
شدہ مجموعہ و کجلول دین گشت
قصوری راخیال سال طبعش

بیاض صفحہ از رنگ سوادش
نشان لوح چرخ ہشتمین گشت
ز طبعش شیخ محی الدین تاجر
سحر گہ چون عرق ریزی جبین گشت

سروش از سر فضل اینچنین گفت
کہ محی الدین منحی المؤمنین گشت
۱۲

فہرست مطالب کتاب مستطاب منحی المؤمنین

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳	بیان فریب اون ملاؤنکا جو دشمنان دین ہین	۹	نقل بقال کی
۵	قصہ ابراہیم اور سلیمان اور سوے ہمبر دارونکا حاشیہ پر	۱۰	سوال جواب فاسق رسمی مسلمان کا اور تہمت لگانی اوسکے کا او پرہیزگارونکے
۶	نقل چار نمازیون کی	۱۲	قصہ بنئے اور رانڈہی کا نظم مین
ایضاً	نقل ایک سپاہی کی	۱۴	نقل ایک مرد و دکے جو کہ مسجد مین لواطت کرتا تہا
ایضاً	بیان ایک سائیس کا بموجب ابیات مثنوی رنگین کے	ایضاً	نقل ایک مغل کے لڑکے کے
۹	نقل بکری کے بچے اور بہیڑیئے کے	۱۵	قصہ و چورونکا

غلام محی الدین
بوگہ والہ

نظام الدین
فتحگڑیہ

بارک اللہ علی محمد و آلہ
محمد بن بارک اللہ

محمد حسین
بٹالوی

احمد اللہ

عبد الحکیم

محمد نذیر حسین

حافظ عمر دین
ہوشیارپوری

صفحہ	مطالب
١٦	نقل ایک شخص یوربی کی
ایضاً	نقل ایک ہندو اور مسلمان کی
ایضاً	بیان اقسام شرک در بدعت کا حاشیہ پر
١٧	بیان تہتر فرقون کا
١٩	بیان ان افتراؤن اور بہتانون کا جو کہ بدعتی لوگ موحدون پر کرتے ہین
٢٠	ابیات متضمنہ رد بدعت کتاب سید مرتضی صاحب کے جو کہ عالمگیر بادشاہ کے وقت مین تصنیف ہوئی تہی
٢٧	نصیحت واسطے خیرخواہی مسلمانون کے
٣٠	نقل ایک بادشاہ کی
٣١	جواب پہلی تہمت بدعتیونکا یعنی جس باتکا جو مشہور کرتے ہین کہ موحد لوگ انبیا علیہم السلام کو اپنی برابر جانتے ہین
٣٣	جواب دوسری تہمت بدعتیونکا جو کہتے ہین موحدین انبیاء علیہم السلام کو اموات سمجھتے ہین
ایضاً	جواب تیسرے تہمت بدعتیونکا جو کہتے ہین موحدین فیض انبیاء کی قائل نہین اور اونکی ذات پاک کو چشمہ فیض اور وسیلہ بجناب باری تعالے نہین سمجھتے

صفحہ	مطالب
٣٥	جواب چوتہی تہمت بدعتیونکا جو کہتے ہین کہ یہہ لوگ شفاعت سی منکر ہین
٣٦	جواب پانچوین تہمت بدعتیون کا جو کہتے ہین کہ یہہ لوگ پڑہنی مولود شریف سی منع کرتے ہین
٤٨	لطیفہ تتمہ مولود کا
٤٩	جواب چہٹی تہمت کا جو کہتے ہین کہ یہہ لوگ زیارت قبور سے منع کرتے ہین
٥٢	بیان طریق جواز زیارت قبور کا
ایضاً	بیان نہج کراہت زیارت قبور کا
ایضاً	بیان حرمت زیارت قبور کا
٥٣	بیان اس نہج زیارت قبور کا کہ جسمین کفر و شرک عاید ہوتا ہے
ایضاً	بیان اغوای بدعتیونکا کہ عوام الناس کو کہتے ہین کہ یہہ کتابین چہاپے کے غلط ہین
٥٤	جواب ساتوین تہمت کا جو کہتے ہین کہ یہہ لوگ میت کے ثواب رسانی سے منع کرتے ہین
٥٥	جواب اسباتکا کہ بدعتی کہتے ہین حضرت ؐ کو عبد کا لفظ کہنا بے ادبی اور حضرات انبیاء اولیا کو علام الغیوب کہنا سنت ہے

صفحہ	مطالب
۵۶	جواب آٹھوین تہمت بدعتیون کا اسبات مین کہ موحدین سنتین نماز کے نہین پڑہتے
ایضًا	بیان قبرون پر پہول ڈالنے کا
۵۷	دسوین تہمت قرآن خوانی کی بابمین
۵۸	بیان گیارہوین تہمت بدعتیون کا جو کہتے ہین کہ یہہ لوگ قبرون پاس صدقہ دینے سے منع کرتے ہین
ایضًا	جواب بارہوین تہمت بدعتیونکا جو کہتے ہین پیرون کے سنجر و نکو پانے مین ڈلواتے ہین ؛
۵۹	بیان نذر و نیاز کا
۶۱	بیان عرس کا دن مقرر کرنے مین
۶۳	بیان برسی کی فاتحہ دینے کا
۶۵	نقل ایک عورت کی فاتحہ دلوانے کے
ایضًا	بسم اللہ چار برس چار مہینے چار دن کے بعد بچے کو پڑہانے کے بیان
۶۷	بیان سنت پر عمل کرنے اور بدعت سے بچنے کا ؛
۶۹	بیان ممانعت بزرگون کے منت ماننے کا
۷۱	بیان رسومات شرک و بدعت کا

صفحہ	مطالب
۷۷	نقل ایک عالم کی ؛
۷۸	بیان اُن علماؤنکا جو کہ باعث خوشامد کے لوگونکو خلاف شرع مسئلہ بتاتے ہین
۷۹	بیان تارک الصلوٰۃ کا
۸۰	بیان بیچ بابیونکے غلامونکا بموجب کہنے بدعتیونکے
۸۲	نقل ایک بیمار کے
ایضًا	بیان کنوان کہودوانے سعد صحابی کا جو کہ انہون نے اپنی والدہ کے نام مشہور کیا تہا
۸۵	مسئلہ جو جانور کہ اللہ کی نام کے سوا کسی اور کے نام سے ذبح ہووے
ایضًا	استفتاء متعلقہ حاشیہ بیچ بیان نداء لغیر اللہ اور کہنے لفظ یا رسول اللہ اور یا علے اور یا بہیکہہ کے
۹۲	استفتاء علماء دہلے و پنجاب و پشاور در باب مسئلہ شیئًا للہ
۹۹	استفتاء متضمن بیچ تین سوالون کے جواب سوال پہلے کا بیچ بیان کہنے لفظ یا رسول اللہ کے ؛
۱۰۲	جواب سوال دوسرے کا بیچ بیان کہنے یا شیخ عبد القادر جیلانے شیئًا للہ کے ؛

صفحہ	مطالب
۱۰۳	جواب سوال تیسرے کا بیچ بیان نام رکھنے عبد النبی و عبد الرسول وغیرہ کے
۱۰۴	استفتاء علماء دہلی اور پنجاب کا بیچ بیان ضرب الاقدام کے
۱۰۵	استفتاء ثانی متعلقہ حاشیہ درباب ضرب الاقدام
۱۰۷	استفتاء بیچ بیان رفع یدین کے
۱۱۴	بیان برائے چومنی انگوٹھی کا وقت سننے اشہد ان محمد رسول اللہ کے اور اثبات بدعت اس فعل کے
۱۱۵	استفتاء متعلقہ حاشیہ بیچ بیان فاتحہ پڑھنے گرد اگرد جنازے کے
۱۲۱	استفتاء متضمن بر شش مسائل
۱۲۲	جواب سوال پہلی کا بیچ بیان عرض احوال امت کے اوپر خاتم النبیین کے عالم برزخ مین

صفحہ	مطالب
۱۲۶	جواب سوال دوسرے کا بیچ بیان حکم ادراک ارواح کے عالم برزخ مین
۱۲۹	جواب سوال تیسری کا بیچ بیان استفاضہ و فیض ارواح انبیاء و اولیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے
۱۳۱	جواب سوال چوتھی کا بیچ بیان استمداد اہل قبور کے
ایضاً	جواب سوال پانچوین کا بیچ بیان سفر کرنے کے واسطے زیارت قبور کے امکنہ بعیدہ سے
ایضاً	استفتاء متعلقہ حاشیہ بیچ بیان بوسہ دینی قبر کے
۱۳۲	جواب سوال چھٹی کا بیچ بیان حقیقت کتاب تقویۃ الایمان و نصیحۃ المسلمین کے
ایضاً	استفتاء علماء دہلی و پنجاب کا بیچ بیان تقویۃ الایمان و نصیحۃ المسلمین کے
۱۳۷	استفتاء بیچ بیان مسئلہ مفقود الخبر کے

تمت

602

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

تنبیه المشرکین ۱۲۸۳

در مطبع مرتضوی دهلی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمیشہ سی سنی ہی ایمان والا
نبی کا مطیع ہی یہہ پہچان والا
کہیں بدعتی جنکو ہیں یہہ وہابی
نہیں ہیں یہہ زانی شرابی کبابی
خدا اور نبی کا ہی تابع وہابی
طریق جہالت کا قاطع وہابی
رسول خدا پر ہی قربان وہابی
اور آل نبی پر ہی قربان وہابی
نہیں جانتا یہہ ہیں کیسی وہابی
کہی خاص سنی کو جلکر وہابی
سمجھتا نہیں یہہ بوال مطلق
وہابی کسی اب کہی ہی یہ احمق
غضب ہے کہ دین تعزیہ دار سنی
وہابی سہی ہین ایسی بیزار سنی
ہین بدعت شعار ور کے قائل ہوا ہی
پہر اڑجا کہ کچہہ کچہہ بکے ہے شرائی
اری بدعتی تجہہ پہ لعنت خدا کی

رہی راست پر ہی وہ قرآن والا
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
وہی ہیں حقیقت میں پیرو صحابے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
ہی شرک اور بدعت کا مانع وہابی
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
طریق نبی پر ہی قربان وہابی
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
ہوئی اونکی رسمون کی اتنی خرابی
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کہ سنت نبی کی ہین جتنی وہ قایق
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
ہین ہند ہی وہابا نجی کی سزا
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کرین مشرکون کی یہان تک خرابی
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
فرشتون کی اور خلق ارض و سما کی

ہی بس بند اردون میں شان والا
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
منافق کی جیسا نہ مذہب کا ہے
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
رسوم کفر کا ہی دافع وہابی
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
صحابہ نبی پر ہی قربان وہابی
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
اسیوا سطی تر ہی تو اہی وہابی
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
نہیں چہوڑتا جو کہ سنی ہی ضاد قی
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
یہ جبتی چلکے ہین کرن ار سنی
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
کہ یہا کین یہا کا نجی دیو خنا سی
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
کہ جسد تو نے سنت کو خیر الورا کی

کیا اور وہابی پہ ثابت خطا ہے — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
ہین چارون ائمہ کے قائل ہمارے — ہین چارون طریقون پہ مائل ہمارے — جو حق ہی اسی کی ہین سائل ہمارے
نہین کچھہ بھی بیدلائل وہابی — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
وہابی تو قرآن کو مانتے ہین — حدیث نبی کو بدل جانتے ہین — فقہ کے کتابونکو پہچانتے ہین
یہہ وہی مسائل بہت جہانتے ہین — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
نہین باپ دادون کی رسمون پہ اڑتے — نہ تیمور بابر کے سندین پکڑتے — نہ شدون کے آگی پیشانی رگڑتے
نہ تابوت لکڑی کی پہ پاؤن پڑتے — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
نہین پوجتے داول و شیخ سدو — نہین مانتے تعزیہ اور علم کو — جو ہین مانتے انکو سمجھین ہین بدخو
وہابی جو ہوگا وہی ہوگا جھگڑو — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
وہابی تو بندے ہین پورے خدا کے — وہ ہین خاص امت رسول خدا کے — یہ سب ہین مطیع شریعت صفا کے
ہین پیرو صحابہ رسول خدا کے — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
حدیثات و قرآن پہ انکا عمل ہے — صحابہ کے قولون پہ انکا عمل ہے — فقہ کی کتابون پہ انکا عمل ہے
موحد جو ہو شرک سی بی خلل ہے — وہابی کا معنا ہے رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
میان بدعتی جو کہاتا ہی سنئے — غلط آپکو وہ بتاتا ہی سنئے — نذر غیر اللہ کے گہر مین گئے
بہلا کیونکر ہو اسکو نسبت لسنئے — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
جنہین بدعتی بولتے ہین وہابے — مطیع وہ نبی ہین مطیع وہ صحابے — یہ سب بدعتی ہین ہوا انکی لہابے
مخالف نبی اور مخالف صحابے — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
وہابی کہی سنی پاک دین کو — شفاعت کا منکر کہی مومنین کو — کہی تارک سنت اہل یقین کو
بہلا کیا کہی کوئی اس اہل دین کو — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
غمی شادی جنکی ہنودون کے مانند — عقاید ہو جنکا یہودون کے مانند — لباس و چلن جنکا گبرون کے مانند
کرین تہمت ہمکو مجنون کی مانند — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
یہہ سب گفتگو حاسدون کی غلط ہے — یہ شر اور غلو مفسدون کے غلط ہے — یہہ تہمت شریرون کے بالکل غلط ہے
محض افترا جہوٹہ بہتان غلط ہی — وہابی کا معنا ہی رحمان والا — کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا

بھلا ہمنے مانا ہی حیلہ پرستو | کہ ہم ہین وہابی اور سنی تمہین ہو | نقل اور جو کچھ کر ثابت تو کر دو
نذر غیر اللہ کو جائز بتا دو | وہابی کا معنا ہے رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
قبر کا طواف اور عرس اور میلا | چہہ ماہی و برسی و چہلم و چالا | کھڑی جو کی کنگنہ دھلوا و سہرا
فقہ کی کتابون مین کس جا ہی تبلا | وہابی کا معنا ہی رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
نہین وہ وہابی جنہین تم ہو کہتی | وہ سب رسم کو غیر جائز ہین کہتی | حدیثون سے اور فقہ سی ہین بتاتی
نہ تم جیسی ہو بیہودہ بہتان کرتی | وہابی کا معنا ہی رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ارے منطقی کہول صغری و کبرے | یا توضیح و تلویح و تہذیب تبلا | شرح سلم و بازغہ اور صدرا
رواجی مسایل کسی مین ہی تبلا | وہابی کا معنا ہی رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
تمہارے نہین دین کا کچھ ٹھکانا | نہین تمکو معلوم اپنا بیگانہ | ہی بہکانیوالا تمہارا دیوانہ
تمہارا ہی مذہب بنا اور زمانہ | وہابی کا معنا ہی رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ہمارا خدا ایک معبود برحق | نہین اوسکا ساجہی انی ہین مطلق | کلام اوسکا قرآن نبی اوسکا برحق
تمامی صحابہ نبی کی ہین برحق | وہابی کا معنا ہی رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
وہابی نہین پوجتی شیخ سدو | بری کا طبق چاٹتی ہین نہین وہ | نہ میران کا بکرا کبھی کہاتی ہین وہ
نہین بہرتے وہ گہونٹ چالیسوین کو | وہابی کا معنا ہی رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
کہلاتی ہین للہ فقیر و گدا کو | ثواب اسکا پہنچاتی ہین میتو نکو | نہین پڑہتے گا بجی پر الحمد قل کو
نہین مانتی تعزیہ اور علم کو | وہابی کا معنا ہی رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
بانصاف دیکھو تو ہی کون منکر | شفاعت و سنت کا ہی کون منکر | فقہ اور حدیثون کا ہی کون منکر
امامت کرامت کا ہی کون منکر | وہابی کا معنا ہی رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
تمہین منکر اولیا ٹہرتے ہو | تمہین منکر اولیا ٹہرتے ہو | تمہین منکر رہ پیغمبر ٹہرتے ہو
شیاطین کی تم پیشوا ٹہرتے ہو | وہابی کا معنا ہی رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
حد کی نہ رہی خدا کی عبادت | وہی ہی بر آرندہ جملہ حاجت | خلیفہ ہیں چار کی حق خلافت
شہیدان دین کی ہی برحق شہادت | وہابی کا معنا ہی رحمان والا | کچھ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
نبی کی ہی حق معجزی اور رسالت | امامان حق اور برحق امامت | تمامی ولی کے ہی برحق کرامت

جہنم مین ہو انکی منکر کی شامت
نبی کو نبی جانتی ہین وہابے
بڑے پیر کو مانتی ہین وہابے
شفاعت کرامت کا منکر ہے کافر
مسلمان پہ تہمت لگاتا ہی کافر
سمجھتا نہین حق کو حق جو ہے منکر
ابو جہل کا بھی وہ کافر ہے مرشد
حسن بند کر اب زبانِ قلم کو
عجب کیا زیادہ شرارت ہو انکو
دعا کر خدا سی کہ اے رب اکبر
کہہ انکو تو مضبوط راہ نبی پر
فریب اور وسواس خناسیون سے
بچانا خدایا سبھی ملحدون سے

وہابی کا معنا ہی رحمان والا
صحابہؓ کو حق مانتے ہین وہابے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
نبی کی طریقے کا منکر ہے کافر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
وہ بہکاتا ہی لوگونکو جو ہی مفسد
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کہان تک تو سمجھاویگا مفسدونکو
وہابے کا معنا ہے رحمان والا
تصدق محمد شفیع روز محشر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
بہی مروانیون کے جعلسازیون سے
وہابے کا معنا ہی رحمان والا

کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
ولی کو ولی جانتی ہین وہابے
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
بڑی پیر بہ کہی جو وہ کافر
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
خلل ڈالی اسلام مین جو ہے ملحد
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا
نہین فایدہ ہوگا کچھہ حاسدونکو
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
مسلمان عاجز ہین اپنا کرم کر
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
یزیدی شریرون سے بوجہلیون سے
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بی تصدق کرین جان اپر
مدق کرین آلِ خیر الوری پر
اسی وہ خوش الغنی راضی خدا سے
ضل اسکا فردوس اعلی جزا ہے
ندل لگا اعتقادِ وہابے
وجینگے حق کی سوا یہہ مانے
ابی یہہ حضرت نے اے میری غفار
پوجے وہ بدکار کافر ہوا
ر اور صنم پوجنی مین ہین یکسان

تصدق شفیع الامم مصطفی پر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
خوشی کا سبب پیروی مصطفے ہے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
یہہ پیرو نبی ہین یہہ پیرو صحابہ
وہابی کا معنا ہے رحمانوالا
نہ کر پوجے قبر کو بت توز نہار
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
پیغمبر کے یا غیر کے ہو بدل ان

تصدق سب اصحاب اہل صفا پر
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
او نہون سے یہہ دین روشن ہوا ہے
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
کرین قتل یا قید انکو لہا ہے
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
کہ تا اسکو پوجین نہ آ کر کے بدکار
کچھہ اور ہی سمجھتا ہے شیطانوالا
جو پوجین مزار اونکے حق مین صنم جا

نہین وہ منم فی الحقیقت مین مجاز
بہت ہند کی لوگ جاہل مسلمان
وہ ہین قبر انکی حق مین یہی جان
سجدہ لو دعا جب نبی کی ہی اسطور
یہہ ہی سب آیا ہی یہہ نا راست بدطور
مقابر پہ مردونکو جانا صحیح ہے
جو پوجے وہ مردود مشرک صحیح ہے
مزار اک ولی متقی کا ہی مشہور
کرین سجدہ اسکو زن و مرد یک اور دور
طواف اور رکوع اسکا کرتے ہین جہول
ہمین رزق و اولاد دینی سی تب ہو لیا
سبہی بدعتی جاکی پوجے ہین اسکو
ملا ساتہہ داتا پکارین سید رؤف
سنگار اپنا کر سبیان و نجادین
تو نگر کوئی ہمکو داتا ملا دین
جمعرات کو تا ایکر اونکے جائے
نذر پانچ پیسون کی اونپر کہلائے
کبہی باندہکر ہاتہہ مرد ار بدکار
چڑہاؤنگی تم پر غلاف ایک تجدار
سوا اسکی اک دیگ لاکر چڑہاؤن
زری لفت کی تم پہ چادر اڑہاؤن
جمعرات آتی کو مجرا کراؤن
لگاؤ پہر نذر ونکا درگاہ پہ آؤن

وہابی کا معنا ہی رحمان والا
صریحا نہین پوجتی بت کسی آن
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
تو پہر اولیا انسی رہتی ہون کبیدہ
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
نہین اسکا منکر کوئی مسلمین ہے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
لقب گنج بخش اونکا مرحوم و مغفور
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
چڑہانین مٹہائی مالیدہ و پہول
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
نذر اسکی لانین تہہ شام و سحر کو
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
نذر اونکی لانین ہوئی جا چڑہاؤ
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
رکابی پلاؤ کی اونپر چڑہائے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کہ نوجے تمہارے ہی مدت سی تیار
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
سہرا فزا زلونڈی کو حسن و زیبا
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
تماشا بڑی رنگ و منک کا دکہاؤن
وہابی کا معنا ہی رحمان والا

کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
مگر پوجتے ہین یہہ قبرونکو شیطان
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
مسلمان کرین عقل و دانش تو سمجھی
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
وہابی مگر پوجتی ہی بڑی ہے
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
وہان مرد اور عورت اونکا ہی دستور
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
کہین باندہکر ہاتہہ ہی پیر مقبول
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
فقط نام لیتی نہین اسکا بدخو
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
مجاور سی یہہ عرض اپنی کرادین
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
مزار اونکا وہ چوم کر سر جہکائے
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
ملا دو اوسی عقل ہاکو رزر دو
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
تمہارے مجاور سبہونکو کہلاؤن
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
سبہی شہر کی کسبیونکو بلاؤن
کچھہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا

ہارہی ہین لونڈی نُو باندی کہاؤن
رادین سبھی کس سے پوری کراؤن
ہین سیر کواتا تمہین چین ہارے
وہ درگاہ والا سی مطلب دہارے
بلین ایسی بدذات ہی تباہے
لگاتی ہین تہمت ولیون پہ واہے
سراسر یہہ تہمت ہی انکی ولی پر
ولی متقی سب ہین بیزار انپر
نہین اختیار انہین کچہہ اس کا
پہری قبر کو پوجنا تم یہان آ
یہہ سب مشرکین منکرین اولیا ہین
وہان جاکی یارون سے ملتی سدا ہین
لبین خصم دیوث کو یہہ بدانجام
کرین شت وا اونسی بدفعل کام
نہین مقبرون کے مجاور مسلمان
نہین مانتی نام کی یہہ مسلمان
مکلف بنا مقبرے قبر اوپر
یہہ کرتے ہین دشمن خدا اور پیغمبر
بہلا کوئی پوچھی ذرا مسخرونکو
لہ لگتا ہی جاڑا او یا گرمی انکو
اگر انکو منظور زینت ہی اسکے
حرام اونکی نزدیک زینت ہی اسکے
سنو ہی یہہ فرمان اوس پیشوا کا

تمہارا یہہ در چھوڑ کر کس پہ جاؤن
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
سبھی ہین بنے تم سی مطالب سنوارے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مزار اس ولی پر کرین بیحیائی
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کرین نوجیون کی یہہ نسبت اونہین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
صنم کی طرح پوجتی ہین جو صدہا
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مزار اونکا پوجین یہہ دشمن خدا ہین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
زیارت کو جائین گے ہم تو سحر شام
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
پہری ہین پیغمبر سی جہلائی نادان
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کرین عرس و میلا ہر سال اونپر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کہ قبرونکو چادر چڑہاتی جو تم ہو
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
تو پہر یہہ بتاؤ کہ امت ہو کسکے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
خدا کی نبی خاتم الانبیا کا

تمہین چھوڑ کر کسکی ڈھونڈی سدا اون
کچہہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
نذر صدق دل سی جو تیری گذارے
کچہہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
نہین خوف عقبی کہ ہو رو سیاہے
کچہہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
خدا کی یہہ منکر ہین منکر پیغمبر
کچہہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
نہین زندگی مین کہا اونسی یہہ تہا
کچہہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
بہت عورتین فاحشہ بیحیا ہین
کچہہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
نکل گہر سے لے یار کو زشت فرجام
کچہہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
ہوا حکم حاکم کا جو ہمکو فرمان
کچہہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
مخالف نبی جو ہین بدعات بدتر
کچہہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
بتاؤ تو کسنی سکہایا ہی تمکو
کچہہ اور ہی سمجھا ہی شیطانوالا
مسلمان مؤمن ہم امت ہین جنکے
کچہہ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
جو قبرون پہ جاکر دیئے ہے جلاتا

وہ جو شخص لعنت خدا کی ہیں آتا	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
جلاتی ہیں منکر جو افغان صدہا	کراتی ہیں او سجا پہ کیسی کا میلا	پکڑ کر غلاف اور او ٹھا نا [illegible]
کہیں میری حاجات یا پیر برلا	وہابی کا معنا ہی رحمانو الا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو الا
رگڑ ناک سجدہ کریں مقبرو نکو	بزرگ سمجھ جو ہیں جو کہتے در کو	سطالب طلب و نسی کرتے ہیں [illegible]
سحر شام اونکو پکاریں سیہ رو	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو الا
دہر و نکل میں ہر سال میلا کرائیں	وہان جو منی عو زمین مل جائیں	خصم جو رو سب پیر بہتا کہائیں
مجاور اوٹھائیں اونکا جو پائیں	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو الا
یہہ ہیں بدعتی دشمن ہیں ہمارے	ہمیں انکی شادی میں طوطی نقارے	کمٹ باندہ وگا نا پہرین شہر سارے
منافق جو چہوڑ ور بدعت پہ مارے	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطان والا
یہہ ہیں بدعتی راگ باجے کی مستانے	حمریں بلائیں طوائف یہہ فساق	جو کچھ امرا و رہنی آیا زخلاق
نہیں مانتی یہہ شیاطین آفاق	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہے شیطانو
مخالف شریعت کہیں طب و نانے	نہیں مارتی ہمیں ہم نہیں بہانے	کریں سب بات واہی تباہے
سبہی جو کہ ہیں سچ بیدعت سہاہے	وہابی کا معنا ہی رحمانو الا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو الا
وہابی نہیں پوجتے سیندلاکو	نہ پنجہ نہ جہنڈے نہ غیر خدا کو	نہ قبر و نکو پوجیں نہ تعزیہ
نہ بغدادی اجمیری سالار بالاکو	وہابی کا معنا ہی رحمانو الا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو الا
کہیں یہہ نبی اور ولی غیب داں ہیں	بہر حال ہر لحظہ سب لا زوال ہیں	خبر انکو سب ہے جو ظاہر نہاں ہیں
یہہ سب مشرکیں منکریں قرآن ہیں	وہابی کا معنا ہی رحمانو الا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو الا
کہیں مشرکیں بدتریں خلق مردود	نبی اور ولی سب ہماری ہیں معبود	ہماری سبہی ہیں دنیا کی مقصود
وہ برائی میں کچھ نہیں ونسی مفقود	وہابی کا معنا ہی رحمانو الا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو الا
پیش باک جاویں گروہ صد گروہا	کریں عرس میلا وہاں خوب برپا	بہشتی بنایا ہی دروا [illegible]
بہشتی کہیں اسکو جو ہمیں گذرا	وہابی کا معنا ہی رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو
بہشتی نہیں بدعتی ہیں یہہ مردود	بہشتی نہو بدعتی ای خبر دار	عمر بہر میں نہ کی جنسی بکار
عقائد حنیفہ سے ہو گا وہ انکار	وہابی کا معنا ہی رحمانو الا	کچھ اور ہی سمجھا ہی شیطانو

بہت عورتین ہند کی ہین جنہیات
بہرین اتنی ان مقبرون پہ ہیہات
طواف و سجدہ کرین مقبرونکو
چڑہاوا انہین لاونگی خوش ہو
اگر اتفاقا یہہ قدرت خدا ہو
رفیق اوسکے جو ہین وہ بجاوین بلیو
چڑہاتی ہین ہندو بتون پر بکرے
چڑہاوین یہہ قبرون پہ ملیدا گور کے
یہہ ہندو رکہین بود یاسے نیر
یہہ پہناوین لڑکونکو بدہی سنگہر
یہہ ہندو بتون پاس گاوین بجاوین
یہہ بعضی کرتے ہین بعضی چڑہاوین
یہہ ہندو بناہو کے پوجتے ہین
مسانی لگے کو یہہ پوجتے ہین
یہہ ہندو جیسے ام زادہا کو سارے
مسلمان بناوین ماہیون کے بارے
یہہ ہندو جگن ناتہہ کاشی کو جاوین
ہم پیرون کے تسلی کرین ایسے گاوین
ہندو بلا را ستار ہی بجاوین
... مین یہہ پیٹ کر موبہہ بجاوین
... مین ہندو چراغان جلائین
سر شام قبرون پہ یہہ سر جہکائین
ہندو عبادتمین گاوین بجاوین

خصم اونکی بڑہ کرکے ہین انسے بدتر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
چڑہاہیوں مانگین دعا انسے بدخو
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
اونہین دن مین ہو حمل اسکے کرکو
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان چڑہاوین ...
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان رکہین چوٹیان سر اکثر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان قبرون پہ مجرا کراوین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
تصور سے یہہ صورتین پوجتے ہین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان جیسے پیر اللہ کے مارے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان نگاہی و اجمیر جاوین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان طنبورا و ڈہولک بجاوین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
یہہ پیرون چراغون سے قبرین ...
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان محفل مین ڈہولک سناوین

نہین انکو کرتے ہین منع از زیارت
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
اجی قبر والی مجہی بیٹا گر دو
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
بہلا کرکے حق پوجے غیر اللہ کو
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
چڑہاوین وہ دیوی پہ پور کے کہچڑ
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
گلون مین وہ زنار پہنتے ہین بدتر
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
وہ داڑہی منڈا کرکے موچہین بڑہاوین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
مہادیو کا لنگ وہ پوجتے ہین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
بناتی ہین وہ لوگ ٹہاکر دوارے
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
قسم وہ ہین گنگا و جمنا کی کہاوین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
وہ ہولی مین بہرو اکہاڑین رکہاوین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
وہ صنمون کو جا سیس دینوا ... ہین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
وہ ہر سال کچہہ سیر ا ... کراوین

کرین گیارہوین یہہ بہر شاہ گیلان
یہہ ہندو رکہین برت شمس و قمر کا
یہہ روزہ رکہین شاہ علی شیر نر کا
یہہ ہندو بتون پر چڑہاتی ہین بکرے
نقارے بجاوین یہہ قبرون پہ جڑ کر
جو ہندو مین ہوتی ہے سبہی باندہتی ہین
رہا خود یہہ مین نہین مانتی ہین
یہہ ہندو کہین تہیرو نکو خدا ہین
یہہ مردود مشرک سبہی سمجہا ہین
نہین فرق ان کافرون مشرکون کا
حشر مشرکون کافرون کا ہو یکجا
کہین مشرکین سنیونکو وہابی
خدا کو نہ سجدہ کرین یہہ لکہا ہی
محمد نے جو شفیع دوسرا ہے
یہہ ہی ترجمہ قول خیر الورا ہے
غرض طعن خلقت سے ہمکو نہین ہے
غرض چڑہ وہابی کی ہمکو نہین ہے
وہابی کا معنا جو الٹا بتا دین
یہہ قرآن مین کہو تو دکہا دین
زمین مسجدون کی سبہو غنین یہہ ملا ان
صریح دیکہہ مردار کہاتی ہین ملان
یہہ ظالم ہین انپر خدا کا غضب ہے
یتیمونکا سب مال کہاتی ہین بدخو

وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان روزہ رکہین پہر پہر کا
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
مسلمان مزارون پہ بالیدہ ورد
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
مسلمان لنگوٹی بہٹی باندہتی ہین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مسلمان مطیع جو نہین کچہ سند ہین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
قدم بر قدم ہندوون کے مین سب جاین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
وہابی سے پڑتے ہین مشرک دلے
وہابی کا معنا ہے رحمان
نمازون کے حق مین یہہ دو سنی کہا ہے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
غرض کچہ مخالف سے ہمکو نہین ہے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
ذرا پوچہو انسے لغت مین وہ کہا دین
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
نبی پیر چہوٹے ہین کہا کہا گمان
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
غضب ہے ت مین انکی بدعت سب ہے
وہابی کا معنا ہی رحمان والا

کچہہ اور ہی سمجہا شیطانو والا
رکہین بیچ تارو کا دشمنی مرحبا
کچہہ اور ہی سمجہا ہی شیطانو والا
بتون پاس ٹکون کو ہارے ہین جو
کچہہ اور ہی سمجہا ہی شیطان والا
سو خنزیر کہانا صحیح جانتی ہین
کچہہ اور ہی سمجہا ہی شیطان والا
کہین تعزیونکو یہہ جا جانتے ہین
کچہہ اور ہی سمجہا ہی شیطانو والا
نہین فرق اک بال کا انکا
کچہہ اور ہی سمجہا ہے شیطانو
انہین سی ہوئی دین مین
رہی سمجہا شیطانو
سہ کا ذ
عہد
کچہہ اور ہی سمجہا ہے
غرض انکی دعوت کی ہمکو نہین ہے
کچہہ اور ہی سمجہا شیطان
سزا کا ذہین لعنت اللہ ہی
کچہہ اور ہی سمجہا شیطانو
غم دین و دنیا سے فارغ
کچہہ اور ہی سمجہا شیطانو
حقوق جو سودان و جالی
کچہہ اور ہی سمجہا شیطا

نہین انکو ایمان ائی برابر
نمازین اگر فوت ہون کچہہ نہو ڈر
جسی چاہی بخشی وہ مالک ہے غفار
تو پہر دوزخی بہی نہو کوئی کافر
غضب ہے کہ ملاؤن نی دین بویا
کہین حکم اقدام کا ایسی ہو یا
یہ گنگوحی ملکن سب مشرکین ہے
نہ اہل شریعت کہی اہل دین کے
یہہ بل گنگوحی مین بدعت گزین ہے
سبھی مشرکین بلکہ سب ملحدین ہے
بڑی بہائی تلو کے ہین پیرزادے
جبر سے جنیثون سے لیتے ہین کہ نذرات
برس بیچ لین سالیا نہ مقرر
نہین ان مین ایمان کا کچہہ ذرا ہر
مرید او نکی جو ہین کہین انکو با ہم
ہین ہونگی مختار جنت کے دو سدم
نہین پہر مین پردہ ذرا پیر جی سے
نہین کرتا الفت میر امرو مجہہ سے
وظیفہ پڑہین پیر پیر وعلی کا
کہین سنتی اور دیکہے ہین یہہ سیاہ
فراعت یہہ جب ہاتہہ دہو جاتی یا پیر
جو بہائی مین آوے اوسی وہ بہسائیر
خبر انکو اتی مین باہر سی آوے

کفل چور کہانی ہین ہین شیر نا
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
زمین و زمان کا وہ ہے ہی گا مختار
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
غضب انکی فتوی سی شیطان رو یا
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
نہ حقانیون کے نہ راہ یقین کے
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
بحق دین و اسلام کی منکرین ہے
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
طوائف مرید ان کے ہوتی ہین ثابت
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
مریدون پلیدون سی بدذات بدتر
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
تمہاری گناہ بخشوائینگی سب ہم
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
بہو بیٹیونکو نہین شرم اون سے
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
خدا کے سوا شیخ پیر و ولی کا
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
مرید و نکو ہو حکم گدہی بچہائین
وہابی کا معنا ہے رحمان والا
کہ منشی کی گہر مین لگاتی بلا دے

بلاؤ متنجن کو دو ڑین بہادر
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
مگر جب کہ ملان کی بخشش ہوئی پار
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
سمجہہ شیخ جیلان پہ تہمت ہے گویا
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہ غلاہی فخر اول و آخرین کے
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
بحق پیر و ملاؤن احداث دین ہے
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نیاز انکی مینڈہی کہلاتی وہی سات
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہین شرم انکو نہین ننگ نی ڈر
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
نہین قبر او ر حشر کا تمکو کچہہ غم
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
کہین پیر جی دیجو تعویذ دل سے
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
مثل ہندؤن رام لچہمن جیتے کا
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
کہنا کٹ کی تسبیح کو وہ دام لائین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہے شیطان والا
ستے جب خوشی سی نہ تن مین سما وے

مسلمان پھر یہی سمجھی ہین جو درو
عبث انکا الزام ہے کیسون پر
لگاتے ہین کہتے ہی کو دیکھہ و سمجھکر
کہین مشرکین منکرین تجھم شیطان
شفاعت کا منکر کہین ہمکو جیو ان
شفاعت سے منکر وہابی نہین ہین
اماموں سے منکر وہابی نہین ہین
کلام خدا قول و فعل پیغمبر
جو منکر ہوان جائز ہے وہ بدتر
صحیح غیر منسوخ جو ہین حدیثیات
سنتم ہین چلین غیر پر بیہودہ بات
بیان اسکا تفصیل سے ہی سن تنا
نہین مانتی اسکو مطلق وہابی
خلاف اسکی جو کچھہ ہے واہی تباہی
کسیکی نہ مانینگے ہم بات کو اچھے
کراب محی الدین اختتام سخن کو
سوا اوسکے ہادی نہین سمجھہ لو
دعا کر خدا سے کہ اے میرے ستار
مجھے بخشدے تجکو تیرے رب غفار

وہابی کا معنا ہی رحمان والا
یہہ سب نکی پھرکے ہین کسی سے برتر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
علامت وہابی کی دو ہین ارکان
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کرامت سے منکر وہابی نہین ہین
وہابے کا معنا رحمانوالا
صحابہ کا اجماع قیاس صحیح تر
وہابی کا معنا رحمانوالا
صحاح میں ہین یا غیر مین یا مشکوۃ
وہابی کا معنا رحمان والا
مخالف خدا یا نبی یا صحابی
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
نہین مانتی یہہ موحد سیاسے
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا
کہان تک ملامت کریگا تو انکو
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
ہمیشہ رہوں شرک بدعت سے بیزار
وہابی کا معنا ہی رحمانوالا

کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
نہ سمجھا دین مردود انکو دیوث اکثر
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطان والا
اول شملہ دوم ازار اونچی سمجھا ان
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
ولیوں سے منکر وہابی نہین ہین
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
عمل کرنا ہی واجب لازم انپر
کچھہ اور ہی سمجھتا شیطانوالا
ملے جب تلک انسے مسئلے کی ہر بات
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
جو ہین مانتی انکو ہی بسر
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
کوئی بیجا ئی کری رد سیا
کچھہ اور ہی سمجھتا ہی شیطانوالا
جسے چاہی اللہ ہدایت اوسی کو
کچھہ اور ہی سمجھتا شیطانوالا
سوا تیرے کوئی نہین بخشنے والا
کچھہ اور ہی سمجھتا شیطان والا

تمت

اشتہار

راضی ہو کہ کوئی صاحب بدون اجازت احقر البریہ کے قصد طبع کا نہ فرماوے

مسلمان پهر بهی بیٹهی ہین جهو ورد
عبث انکا الزام ہی کیسون پر
لگاتے ہین کبہی کو دیکہہ اور سمجہکر
کہین ستر کہین منکر ہین تجہم شیطان
شفاعت کا منکر کہین ہمکو جہوٹا
شفاعت سے منکر وہابی نہین ہین
اماموں سے منکر وہابی نہین ہین
کلام خدا قول و فعل پیغمبر
جو منکر ہوان چار سے وہ بدتر
صحیح غیر منسوخ جو ہین حدیثات
سنیم ہین چلین غیر سے بہی ہیہات
بیان اسکا تفصیل سے ہی سن سنا
نہین مانتے اسکو مطلق وہابے
خلاف اسکی جو کچہہ ہے داہی تباہی
کسیکی نہ مانینگے ہم بات کوئی اچہے
کر اب محی الدین اختتام سخن کو
سوا اوسکے ہادی نہین ہے سمجہہ لو
دعا کر خدا سے کہ ای میرے ستار
مجہے بخشدے تو مرے رب غفار

وہابی کا معنا ہی رحمان والا
یہہ سب انکی گہڑے ہین کسبی سے برتر
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
علامت وہابی کی دو ہین لربان
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
کرامت سے منکر وہابی نہین ہین
وہابی کا معنا ہی رحمانو الا
صحابہ کا اجماع قیاس صحیح تر
وہابی کا معنا ہی رحمانو الا
صحاح مین ہین یا غیر مین یا بنا ق
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
مخالف خدا یا نبی یا صحابے
وہابی کا معنا ہی رحمانو الا
نہین مانتے یہہ موحد سیاسے
وہابی کا معنا ہی رحمانو الا
کہان تک ملامت کریگا تو انکو
وہابی کا معنا ہی رحمان والا
ہمیشہ رہون شرک و بدعت سے بیزار
وہابی کا معنا ہی رحمانو الا

کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
نہ سمجہا دین مردا انکو دیوث اکثر
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطان والا
اول شمار دوم ازار اونچی پہچان
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانو الا
ولیون سے منکر وہابی نہین ہین
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانو الا
عمل کرنا ہی واجب لازم انپر
کچہہ اور ہی سمجہتا شیطانو الا
ملے جب تلک انسے مسلے کی ہر بات
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانو الا
جو ہین مانتے انکو ہی بس
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانو الا
کوئی بچانہ کری رو سیاہ
کچہہ اور ہی سمجہتا ہی شیطانو الا
جسے چاہے اللہ ہدایت اوسکو
کچہہ اور ہی سمجہتا شیطانو الا
سوا تیرے کوئی نہین بخشنے والا
کچہہ اور سمجہتا شیطان والا

تمت

اشتہار

واضح ہو کہ کوئی صاحب بدون اجازت احقر البریہ کے قصد طبع کا نفرماوی